# مکمل ناول

# قید یارم

## تانیہ طاہر

وہ نہیں جانتی تھی اسکا سر کس لیے چکرا رہا ہے۔۔ گاڑی کو حتلامکان اپنے قابو میں کرنے کے باوجود بھی گاڑی کا سٹیرنگ اس سے سمبھالا نہیں جارہا تھا۔۔۔

جبکہ بارش کی تیز رفتاری نے سامنے کی مناظر بھی دھندلے کردیے تھے۔۔ سر پر اتنا وزن تھا ۔۔کے وہ بار بار اپنی آنکھوں کو ایک جھٹکے سے کھول کر سامنے دیکھنے کی کوشش کرتی اور بارش کے تیز شور اور مسلادھار پڑنے کی وجہ سے سارا منظر دھندلا پڑ جاتا۔۔۔

وٹ دا ہیل "اپنی کیفیت سے پریشان وہ ایکدم خود پر چیخی تھی اور اسنے۔۔۔ سٹیرنگ پر گرفت سخت کر۔۔۔ کہ اچانک۔۔ سامنے سے آتے ٹرک سے جیسے کچھ ٹکرایا۔۔ کچھ دردناک سی چیخ ابھری اور بارش کے شور میں دم توڑ گئ۔۔ اسنے گھبرا کر۔۔ گاڑی کا سٹیرینگ سختی سے جکڑا ۔۔۔۔اسکو۔۔۔ آواز سنائ دی تھی۔۔ وہ ٹرک سپیڈ سے اسکی جانب ارہا تھا

اسنے۔۔۔ سٹیر نگ کو گھمایا۔۔اور ٹرک کو کٹ مارا۔۔۔ بلکل ٹرک کے ساتھ سے گزرتے اسکی گاڑی

۔۔ٹرک سے رگڑ کھا چکی تھی جس کا شور ماحول میں اور خوفنا کی پھیلا رہا تھا۔۔اسکے دل کی دھڑکنیں بے ہنگم تھی مگر پھر بھی۔۔۔اسنے۔۔ سٹیر نگ کو نہیں چھوڑا۔۔۔ٹرک گزرا۔۔اصر روکا نہیں جبکہ اسکی۔۔ گاڑی۔۔ پوری سڑک پر گھومی تھی۔۔۔

وہ بریک پر سختی سے پاؤں رکھ گئ۔۔۔

اور گاڑی کے ٹائر کسی چیز کی وجہ سے۔۔۔روک گئے۔۔وہ نہیں جانتی تھی۔۔وہ چیز کیا ہے جس نے گاڑی کے ٹائروک روکنے میں مدد فراہم کی ہے۔۔۔اسک اور سٹیر ینگ پر زور سے پڑا تھا ۔۔۔یہاں تک کے۔۔اسکے سر سے خون بہنے لگا۔۔۔اسنے گھومتے سر کے ساتھ۔۔خون پر اپنی کانپتی انگلیاں رکھیں۔۔۔اسکی سانسوں کے شور نے۔۔گاڑی میں۔آواز بکھیر دی تھی۔۔۔۔

اسنے ادھر ادھر دیکھنا چاہا۔۔ مگر۔۔۔نہ وہ دیکھ پائ اور نہ اسے نظر آیا۔۔۔

بارش کا شور اب بھی نہیں ٹوٹا۔۔۔ تھا۔۔اسقدر بارش نے آس پاس کے مناظر جو دھندلے کیے تو اسے لگا اسکا نکھوں کے آگے بھی دھند اتر گئ ہو۔۔۔اور جیسے ہی اسکو یہ احساس ہوا۔۔۔ اسکا سر چکرایا اور وہ اسی سٹیر ینگ پر جا کر گیری۔۔۔آنکھوں کو بھرپور کھولنے کی کوشش میں وہ کچھ دیر ہلکان ہوتی رہی اور پھر بے ہوش ہو گئ۔۔۔۔

۔؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نازرین آپ دیکھ سکتے ہیں۔۔ پارس رندھاوا کی گاڑی نے۔۔۔ دو معصوم جانوں کو کچل ڈالا جبکہ پارس رندھاوا اس میں اس وقت موجود پائ گیئں ہیں۔۔۔۔ اور جہاں تک ہماری رسور سز ہیں ۔۔ پارس رندھاوا نشے میں دھت تھیں۔۔۔ جس کی وجہ سے۔۔۔۔ انھوں نے دو معصوم زندگیوں کی جان لے لی۔۔ اور ان دونوں۔۔۔ پر گاڑی اس طرح چڑھا ڈالی کے شناخت بھی مشکل وہ گیٔ۔۔۔ ہے۔۔

آخر کب تک۔۔۔ آخر کب تک ناظرین ہم اسی طرح کے ظلم دیکھتے رہیں گے۔۔ کب تک یہ امید لوگ قریبوں کو کچل ڈالیں گے۔۔۔

ناظرین مشور و معروف بیز نیس و من جنھوں نے۔۔ بیونس ڈریڈ کی دنیا میں اتنی چھوٹی عمر میں اپنا نام منوایا تھا کہ وہی پارس رندھا جو شکل سے بے حد معصوم لگتی ہیں۔۔۔ اس وقت ہم انکی گاڑی کے نزدیک کھڑے ہیں اس میں پارس رندھاوا موجود ہیں اور اب بھی بے ہوش ہیں۔۔۔۔

ناظرین انوسٹیگیشن جاری ہے۔۔۔۔

پارس رندھاوا نشے میں پائ گیئں تھیں۔۔۔۔

اور دو معصوم جانوں کو جن کے لواکین کا بھی کچھ نہیں۔ علم۔۔۔۔

کو مار چکیں ہیں۔۔۔۔

کیا۔۔ حکومت پارس رندھاوا پر کیس بنائے گی۔۔۔

کیا پارس رندھاوا جیسی امیر باپ کی بیٹی اور مشہور بیز نیس لیڈی کو۔۔۔ بھی سزا سنائی جائے گی۔۔

یہ اس بار بھی کسی مظلوم کی آہ۔۔۔ پارس رندھاوا کے پیسے تلے دب جائے گی۔۔۔ جانیں کے لیے ساتھ رہیں۔۔۔۔"

مختلف آوازیں چار وسمت سے سنائی دی جارہیں تھیں۔۔۔

پارس" عالیان نے کھڑکی بجائے اسکے رنگ فق تھے۔۔۔۔۔ جبکہ۔۔۔ رپورٹرز کی چیخو پکار پر وہ واقعی حونک تھا۔۔۔

یہ کیا کیا تم نے پارس" عالیان کو پولیس آفیسر ژیان نے پیچھے ہٹایا۔۔۔۔

اور سخت نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

جبکہ لیڈی ڈاکٹر نے اور کچھ لیڈی سپاہیوں نے پارس کو گاڑی سے باہر نکالا اور پارس رندھاوا کی نبضیں چیک کرنے لگیں جو چل رہیں تھیں تبھی انھیں ٹریٹمنٹ دی جانے لگی۔۔۔

عالیان۔۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتا۔۔۔ بے چینی سے پارس کو دیکھ رہا تھا اور جب جب نگاہ ان دو لاشوں پر جاتی جن کا اتا پتہ کوئی نہیں تھا۔۔۔

اسکا دم سا نکلتا تھا۔۔۔۔

صفی پارس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے" اسنے پارس کے آفس کے وائس پریزیڈنٹ کو کال کی۔۔۔

واٹ" وہ ایکدم چیخا۔۔۔

کہاں ہے پارس" عالیان نے بے ہوش پارس کو دیکھا۔۔۔ اصر دانتوں تلے ہونٹ دبا لیے۔۔۔۔

میرے سامنے پڑی ہے بے ہوش" اسنے کہا۔۔۔ آفیسر ژیان علائان کی بے چینی کو خوب اچھے سے دیکھ رہے تھے۔۔

یوڈیمیٹ تم کتنے سکون سے بتا رہے ہو ہسپیٹل لے کر جاؤاسے میں آتا ہوں" صفی جلدی سے باہر کی جانب بھگتا بولا۔۔۔۔

پارس کی گاڑی سے دو لوگوں کا قتل ہو گیا ہے" اسنے قدرے دھیمی آواز میں صفی کو انفارم کیا ۔۔۔تو یہ صفی کو ریسیپشن تک لمحوں میں پہنچا تھا وہیں جم گیا۔۔۔

پلیز جلدی آو یہاں مجھے سمجھ نہیں ارہا میں کیا کرو" وہ بولا۔۔۔۔

تو صفی کو ہوش آیا۔۔۔

اور اسنے کال کٹ کی اور جلدی سے۔۔۔ نیکسٹ ان کی بیلڈینگ سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

عالیان۔ پارس کو دیکھ رہا تھا۔۔اسکص ہوش نہیں ارہا تھا۔۔۔لوگ ع ہونے شروع ہو گئے تھے میڈیا ایکا یک منظر کو آنکھوں میں قید کر رہا تھا۔۔۔

عجیب سما تھا۔ مگر سمجھ نہیں ارہی تھی کہ یہ ایکدم کیا ہو گیا۔۔۔

یہ ٹیسٹ کے لیے پہنچاؤ "لیڈی ڈاکٹر نے پارس کا بلڈ۔۔۔لے کر۔۔آفیسر کی طرف بڑھایا تو آفیسر کانسٹیبل کو سختی سے بولا۔۔۔۔

اور وہ سر ہلا کر وہاں سے بھاگا۔۔۔

اور دوسری طرف۔۔ پارس۔۔ پر پانی کی بھی ٹے زور سے مارے۔۔ تو اسنے اپنے سر کو جنبش دی ۔۔۔

اسکے سر میں اس وقت اتنا درد تھا کہ آنکھیں بھی بمشکل تمام ہی کھلیں تھیں۔۔۔اور جیسے ہی آنکھیں کھلیں تیز کیمرون کی فلیش لائٹ سے اسنے۔۔اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔۔

پارس "اسکے اٹھتے ہی عالیان اسکی جانب بڑھا مگر آفیسر کے ہاتھ نے اسکو اس تک پہنچنے سے روک دیا۔۔۔

جزبات قابو میں رکھو اپنے کبھی اسکے ساتھ تمھیں بھی اندر پہنچا دوں۔۔۔۔"وہ غصے سے بولا ۔۔۔تو عالیان پیچھے ہو گیا۔۔۔

جبکہ۔۔پارس کا دماغ جیسے ہوش میں آنے لگا تھا۔۔۔اور خود کو زمین پر پا کر وہ ایکدم اٹھی تھی ۔۔۔۔

بال بکھر کر اسکی بلیک شرٹ پر آگے اگئے۔۔اسنے حیرانگی سے ارد گرد دیکھا۔۔۔

اور اپنے سامنے بیٹھنے والی۔۔آفیسر کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔۔

گڈ مورنیگ لیڈی ٹائیکون پارس۔رندھاوا۔۔امید ہے نیند مزے دار ہو گی۔۔کیونکہ سکون دے نیند یہ آخری ہی تھی تمھاری"طے منزل کے تے ہر اسپر اچھالتے ہوئے۔۔۔وہ اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔۔

پارس کو ایک لفظ بھی سمجھ نہیں آیا اور ر اسنے عالیان کو دیکھا جو۔۔کہ پریشان کھڑا تھا۔۔۔

عالی"وہ بولی۔۔۔اور اسکیطرف بڑھتی کہ۔۔۔آفیسر نے اسکے آگے اپنا ڈنڈا کیا۔۔۔۔

حوصلہ حوصلہ زرا بات چیت ہو گی۔۔قول و قرار ہو گئیں۔۔۔۔

پہلے مجھ سے بات کر لو پھر اس سے کرنا"اسکے روکنے پر۔۔۔پارس پھولتی سانسوں سے روک گئ ۔۔

خوف سے دل بیٹھنے لگا۔۔۔۔

میڈیا کی کھٹا کھٹ پڑتی روشنی سے وہ مزید پریشان ہو گئ تھی۔۔

ہاں تو پارس رندھاوا۔۔ناشتہ واشتہ تو نہیں کرنا یہ۔۔۔ کوئ انتظام کروں "ڈنڈے کو ہاتھ پر مارتے۔۔ وہ اسکے گرد گھومتے پوچھنے لگا۔۔

بلیک شرٹ اور پینٹ میں پارس۔۔ ہیل جوتوں میں کھڑی بھی نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

ہمم تو تم کل رات۔۔۔نشے میں تھی "آفیسر ژیان نے۔۔اسکے ڈولتے قدمعن کو دیکھ کر پوچھا

۔۔

ن۔۔۔ نہیں "وہ تڑپ کر پلٹی ایسا تو نہیں تھا۔۔۔اسنے صت کبھی شراب نہیں پی تھی پھر یہ آفیسر کیوں کہہ رہا تھا۔۔۔

اسکے ایکدم انکار کرنے سے زیان مسکرایا۔۔

گڈ جھے یہ ہی امید تھی ایسا ہی جواب ہو گا" وہ کھل کر ہنسا تھا۔۔ جبکہ اسکے ہنسنے پر پارس خوف سے تھر تھرا اٹھی۔۔۔

کیوں۔۔ کیوں کر رہیں ہیں مجھ سے سوال "اسنے بلا آخر اپنے اندر کے ڈر و خوف کو ایک طرف کر کے۔۔۔ژیان کی جانب دیکھا۔۔ جس کے چہرے پر بلا کی سختی در آئ تھی۔۔۔۔

یہ گاڑی تمھاری ہے "اچانک اسکی گدی پکڑ کر اسنے۔۔۔ گاڑی کی جانب پارس کا رخ کیا اور دھاڑا

۔۔۔

ہ۔۔۔۔ہاں مگر۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔"پارس نے اس سے اپنا آپ چھڑوانا چاہا۔۔۔

اور یہ لاشیں۔۔انھیں پہچانتی ہو محترمہ پارس۔۔۔۔"اسنے سفید کپڑے سے ڈھنپی لاشوں کی جانب اشارہ کیا۔۔۔جبکہ پارس کا وجود اچانک سرد ساپڑ گیا۔۔دل تھا پاتال میں جا گیرہ۔۔۔رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑا تھا۔۔۔

یہ یہ"وہ لفظ ادا نہیں کر سکی جو سمجھ ارہا تھا وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

پارس رندھاوا تم کل رات نشے میں پائی ویت پر سے گزر رہی تھی اور تم نے۔۔ان دونوں ص عورتوں کو بے دردی سے اپنی گاڑی تلے کچل دیا۔۔"گاڑی کے بونٹ پر ڈنڈا مارتے ہوئے۔وہ چلایا۔۔۔

جبکہ۔۔۔پارس کی اچانک چیخ نکلی تھی۔۔

ن۔۔نہیں۔۔نہیں ایسا نہیں ہے میں۔۔میں نے نہیں مارا انھیں۔۔۔وہ تو۔۔۔"

اسے گویا یاد آیا۔۔۔

وہ ٹرک۔۔۔وہ تھا۔۔۔میں تو میں تو نہیں"پارس۔۔۔کی ایش گرین آنکھوں میں سرخی پھیلی اور وہ خوف سے ہانپتی کانپتی آفیسر ژیان کو سب بتانے لگی۔۔

شیٹ آپ۔۔۔۔"ژیان کو یہ سب بکواس لگی۔۔۔۔

امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد نشہ ہر کے ہوئی وے پر دو لوگن کو مار چکی ہے۔۔۔پارس رندھاوا یقین کرو اس بات کا یقین۔۔۔"دوبارہ اسکے بال بے دردی سے جکڑ کر۔۔وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا اسے مزید حرساں کر گیا۔۔۔

میں نے نہیں مارا۔۔۔میں سچ۔"ژیان نے اسے دور دھکیل دیا۔۔۔۔

اور کسٹیبل وہ گاڑی ریڈی کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔

پارس نے ارد گرد دیکھا۔۔

عالیان کے ساتھ صفی بھی کھڑا تھا۔۔۔

صفی۔۔"وہ بری طرح روتے اسے پکار گئ۔۔۔

صفی بھی آگے بڑھا۔۔۔جبکہ آفیسر ژیان نے۔۔۔پارس کی کلائی سختی سے جکڑی اور اسے۔۔

لیڈی کنسیٹبل کی جانب پھینکا۔۔پارس کا پاؤں مڑا اور وہ اسپر جا گیری۔۔۔

آپ اسطرح کا رویہ نہیں رکھ سکتے "صفی غصے سے گے بڑھا۔۔

یہ بات۔۔تمھارا وکیل کہے گا۔۔تو سنو گا۔۔"ژیان نے۔۔ترچھی نظر پارس پر ڈال کر صفی کو گھورا۔۔

صفی نے۔۔جلدی سے۔۔وکیل کو کال کی۔۔۔۔

جبکہ روتی چلاتی پارس کو۔۔۔آفیسر ژیان وہاں۔۔۔سے نکال کر۔۔گڈ آری میں دھکیل کر لے گیا۔۔۔۔

عالیان اور صفی پریشانی سے۔۔میڈیا کے سوالوں سے بچتے۔خود بھی گاڑی میں بیٹھے۔۔۔نہ جانے کے یہ کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔

-----------------------------

چپ "وہ دھاڑا۔۔۔پارس کی سانسیں حلق میں ہی کہیں اٹک گئیں۔۔۔

خالی سیاہ کمرے میں۔۔۔ صرف ایک پیلے بلب کے نیچے اس وقت وہ موجود تھی۔۔اسکا بیان لکھا جا رہا تھا۔۔ جبکہ وہ بار بار ایک ہی بات کہہ رہی تھی کہ یہ قتل اسنے نہیں کیا۔۔وہ نہیں جانتی اس بارے میں۔۔۔۔

زیان کے غصے سے دھاڑنے پر۔۔۔وہ چپ سی ہو گئی۔۔

کل تم کہاں گئی تھی اس روڈ پر کیوں تھی"سخت بے لچک آواز میں وہ خوف میں گرفتار لڑکی کو اپنی آنکھوں سے مزید خوف زدہ کر چکا تھا۔۔۔

جواب دو"لیڈی کانسٹیبل نے ایکدم اگے بڑھ کر اسکے سر پر تھپڑ مارا۔۔۔

پارس۔۔۔کا سر چکرا گیا اسقدر بھاری ہاتھ پر۔۔۔۔

زیان نے کنسٹیبل کو دور رہنے کا اشارہ کیا۔۔اور اپنی چھڑی سے۔۔ٹپ ٹپ گرتے آنسوں سے تر چہرہ لیے۔۔لڑکی کا چہرہ اوپر اٹھایا۔۔۔

جواب دو۔۔۔پارس رندھاوا ورنہ تمھارے ناشتے کا انتظام میں نے خود کیا۔۔تو تم جانتی نہیں ہو یہ کیا جگہ ہے۔۔۔"ذو معنی لہجے میں بولتا۔۔وہ پارس کی پھیلتی آنکھوں میں دیکھ کر سر ہلانے لگا کہ بلکل وہ سمجھ جو رہی ہے ویسا ہی ہو سکتا ہے اسکے ساتھ۔۔۔۔

م۔۔میں کل پارٹی میں گئی تھی۔۔سب سب تھے وہاں۔۔۔وہ وہ بیزنیس پارٹی تھ۔۔۔ تھی۔۔۔۔"وہ اٹکتے لہجے میں۔۔۔روتے ہوئے اسے بتانے لگی۔۔۔۔

اور تم نے وہاں شراب پی"آفیسر زیان نے تیوری چڑھائی۔۔۔

ن۔۔۔نہیں"وہ پھر سے فورا نفی کر گئی۔۔

م۔۔میں نے کبھی شراب نہیں پی میں نہیں جانتی کچھ "

بکواس کررہی ہو "زیان نے زور سے چھڑی ٹیبل پر ماری۔۔پارس کی پھر اسے چیخ نکلی۔۔

تم نے شراب پی تھی۔۔تو پھر یہ کیا ہے "اسنے ٹیسٹ رپورٹ اسکے منہ پر دے ماری۔۔۔

پارس نے۔۔۔جلدی سے وہ رپورٹ اٹھائی۔۔۔اور پوزیٹو دیکھ کر اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

۔۔۔۔

اسنے کل رات ڈرنک کی تھی۔۔۔وہ سن ہو گئی۔۔۔

اب کیا کہنا ہے تمھارا پارس بی بی۔۔۔"وہ ٹیبل پر سے اٹھا۔۔۔

اور اسکے ہاتھ سے رپورٹ کھینچی۔۔۔۔

دورا چھال کر اسکے بال پکڑ کر اسنے کھینچے تو پارس کی مدھم بے بس چیخ۔۔۔۔نے محظوظ کیا تھا اسے

۔۔۔۔

لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

اے آفیسر زیان۔۔تم میرے معقل کے ساتھ یہ نہیں کر سکتے "وکیل نے سلاخوں کے پیچھے سے چیخ کر کہا۔۔جبکہ آفیسر زیان نے پارس کا سر جھٹکا۔۔اور اسکے پاس آیا ڈور کھولا اور باہر نکل آیا۔۔۔

ہممممم "چیئر پر جھولتے اسنے اپنی شرٹ کے آگے سے دو بٹن کھولے۔۔اور مزے سے وکیل کو دیکھنے لگا۔۔

ملزموں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے۔۔۔ تمھیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔۔ وہ دو عورتیں مریں ہیں۔۔۔ بزرگوں۔۔۔ کوئ عام بات نہیں ہے۔۔۔" وہ بولا۔۔۔۔

ایف آئی آر نہیں کٹا۔۔ انکے لواکین کون ہیں۔۔ کوئ نہیں جانتا میرے معقل کے خلاف ابھی سارے ثبوت نہیں ہیں تو تم اسکے ساتھ ایسا رویہ نہیں رکھ سکتے سمجھے۔" وہ بولا تو ژیان نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔۔۔

اسکی مسکراہٹ سامنے کھڑے وکیل کو سخت زہر لگی۔۔۔

باہر نکالو مس پارس کو" وہ بولا۔۔ تو صفی اور عالیان نے بے تابی سے پارس کو دیکھا جو۔۔ سلاخوں کو پکڑے بری طرح رو رہی تھی۔۔۔

کنسٹیبل کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کر کے۔۔ وہ پھر سے وکیل کو دیکھنے لگا۔۔۔ جو کے غصے سے اسکے یوں ڈھٹائی سے گھورنے پر منہ موڑ گیا تھا۔۔۔۔

پارس بھاگتی ہوئ صفی کی باہوں کا حصہ بنی تھی۔۔۔

صفی میں نے کچھ نہیں کیا میرا یقین کرو پلیز مجھے یہاں سے لے جاؤ۔۔ پلیز" وہ پھوٹ کر روتی صفی سے بولی۔۔۔

تمھیں کچھ نہیں ہو گا۔۔" صفی نے اسکے چہرے پر سے بال ہٹائے۔۔

کچھ لمحے آفیسر زیان یہ جزباتی منظر دیکھتا رہا۔۔۔

اور اسکے بعد اسنے زور سے چھڑی اٹھا کر ٹیبل پر ماری کہ پارس تو اچھل کر صفی کے اور بھی نزدیک ہو گئ۔۔

یہ رومانوی نظارے دیکھنے کا میرا موڈ نہیں ہے فلحال۔۔۔

آئے قاتلا دور ہو کر کھڑی ہو تم" وہ سختی سے چلایا۔۔۔۔

پارس نے صفی کی شرٹ جکڑ لی۔۔ جبکہ زیان کے ایک اشارے پر۔۔ کنسٹیبل نے پارس کو کھینچ کر اس سے الگ کیا تھا۔۔۔

پارس رونے لگی۔۔۔

ششششش" زیان نے ترچھی نظروں سے۔۔اسکو گھورا۔۔اور پھر سے اسکی سانسیں حلق میں ہی رک گئیں۔۔

وکیل اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔

پارس کے سامنے ہی وہ ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔۔ مگر پارس کی جیسے گویائی سلب ہو چکی تھی۔۔۔

دو لوگ اسکی گاڑی تلے اگئے اور اسے پتہ بھی نہیں چلا کیسے ممکن ہے یہ اور کل رات کل رات اسنے صرف آنٹی رخسانہ صفی کی والدہ کا دیا ہوا جوس پیا تھا اسکے علاؤہ کچھ بھی نہیں پھر کیسے وہ ڈرنک کر سکتی ہے۔۔اسے دکھ تھا کہ دو لوگ مارے گئے تھے مگر یہ بھی حقیقت تھی کہ اسکی وجہ سے نہیں۔۔۔

زیان جو پوری طرح محو تھا وکیل کی بات سننے پر۔۔۔اچانک ازمیر کے اندر داخل ہونے پر وہ چونک کر اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔

زیان بھائی۔۔۔"ازمیر کا سفید چہرہ۔۔دیکھ کر وہ سب چھوڑ چھاڑ کر اس تک پہنچا تھا۔۔۔

ازمیر۔۔۔ تم تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔ کیوں آئے ہو یہاں۔۔۔"اسنے اپنے چھوٹے بھائی کو ۔۔۔ جیسے بازوں میں جکڑ لیا جو کہ زمین بوس ہونے کو تیار تھا۔۔

ازمیر۔۔۔ازمیر "

بھائ۔۔۔و۔۔۔وہ۔۔وہ مر گئ"ازمیر۔۔ کی آنکھوں سے آنسو کا سیلاب ساماڈ آیا۔۔

زیان کا دماغ جھنجھٹا سا گیا۔۔۔۔

کون۔۔۔ پاگل ہو گئے ہو۔۔ کس کی بات کر رہے ہو کیوں آئے ہو یہاں "زیان نے اپنی روتی ہوئ ماں کو دیکھا۔۔اسکے لیے یہ سب سمجھنا مشکل ہو رہا تھا باقی سب بھی۔۔۔ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔

ازمیر کا چہرہ تھام کر۔۔۔زیان نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

کیا ہو گیا میری جان ایسے کیوں رو رہا ہے "وہ تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

ازمیر کی بیماری کے باری میں باخوبی واقف تھا وہ۔۔۔۔

اور وہ ہر طرح سے کوشش کرتا تھا کہ ازمیر کو کوئ تکلیف نہ ہو۔۔۔

کینسر نے اسکے خوش باش بھائ کو۔۔۔ برباد کر دیا تھا۔۔۔۔

نہ جانے اسے یہ مرض کیسے لگا تھا۔۔۔اور آج۔۔اسکا یوں تڑپنا وہ حیران تھا۔۔۔

ازمیر کچھ بولتا کہ۔۔۔اچانک اسکی دل دھلا دینے والی چیخوں سے۔۔زیان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔یہ نہیں مر سکتی۔۔۔ تمھارے لیے میں ٹھیک ہو۔رہا تھا ۔۔نہیں چھوڑ کر جاسکتی تم مجھے۔۔اٹھو اٹھو۔۔۔پلیز اٹھو" وہ بچوں کیطرح روتا ڈیڈ بوڈی پر بلکنے لگا ۔۔۔جبکہ پارس کی نکلتی چیخوں کو اسنے اپنے ہاتھ سے خود ہی دبایا تھا۔۔۔

زیان۔۔۔ازمیر کیطرف آیا۔۔۔

بھائی اسکو کہو اٹھے یہ نہیں مر سکتی۔۔میں نے وعدہ کیا تھا میں ٹھیک ہو جاؤ گا۔۔۔میں ٹھیک ہو رہا تھا نہ بھائی۔۔اس سے کہیں بھائی یہ اٹھے میں اسکے بنا نہیں رہ سکتا۔۔پلیز بھائی اس سے کہیں ۔۔۔"ازمیر کی چیخو پکار اور پھر بگڑتی حالت پر۔۔۔زیان۔۔کے ماتھے کے بلوں میں اضافظ ہو رہا تھا۔۔۔

ازمیر سنبھالو خود کو" ژیان نے جیب سے موبائل نکالتے ہوئے۔۔۔سکندر کو کال کی کہاں ہو تم جلدی پہنچو میرے پاس ازمیر کی طبعیت خراب ہو رہی ہے" زیان چیخا۔۔جبکہ اسکی ماں بھی۔بیٹے تک پہنچ گئی تھی۔۔زیان نے۔دانت بھینچے تھے۔۔جب اسکی ماں اس بارے میں جانتی تھی تو اسکو کچھ کیوں نہیں بتایا۔۔

ازمیر میرے بچے۔۔ہوش میں آؤ۔۔زیان اسکو کیا ہو گیا ہے" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔۔۔

ازمیر" زیان نے اسکا سفید پڑتا چہرہ ہاتھوں میں بھرا۔۔اور ایمبولینس کو کال کی۔۔۔۔

---------------------------------

سکندر راز میر کو لے کر جا چکا تھا۔۔۔زیان اسکے ساتھ جانا چاہتا تھا مگر وہ اون ڈیوٹی تھا۔۔اسنے مٹھیاں بھینچی سنجیدگی سے وکیل کی جانب دیکھا۔۔

ایف آئی آر کاٹ رہا ہوں میں "اسنے کہا۔۔۔

تم ایسا نہیں کر سکتے زیان "وکیل گھبرایا جبکہ زیان نے انکے سامنے ایف آئی آر کاٹی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔"پارس کے منہ سے بے ساختہ نکلا مگر کسی کی توجہ اسکی جانب نہیں تھی۔۔۔

کچھ کرو تم "صفی نے غصے سے وکیل سے کہا۔۔۔

پوری طرح انوسٹیگیشن ہونے تک فلحال تم میرے معقلہ کو کچھ نہیں کر سکتے"

انوسٹیگیٹ بھی میں نے کرنا ہے۔۔اورت

تمھاری معقلہ بھی گرفتاری میں رہے گی۔۔۔"زیان نے آنکھیں نکال کر کہا۔۔۔پارس روتی ہوئی وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔

میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گا پارس۔۔کچھ بھی نہیں "صفی بولا

۔جبکہ عالیان نے بھی کہا۔۔۔

عدالت میں ملنا اب" کنسٹیبل نے صفی کو دھکا دیا اور پارس کو اپنے ساتھ لے گئی جو کہ صفی کو روتے ہوئے پکار رہی تھی چلا رہی تھی۔۔۔۔

مگر کنسٹیبل کے لگنے والے مکے نے اسکی زبان تالو سے لگا دی۔۔۔۔

--------

وہ آئی سی یو کے باہر کھڑا اس اس سب صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ آخر ازمیر کا تعلق اس لڑکی کے ساتھ کیسے ہے کوئی سیرا ہاتھ نہیں لگا تھا وہ کافی دیر آئی سی یو کے باہر انتظار کرتا رہا اتنا لا تعلق تھا وہ اپنے بھائی سے کہ جان ہی نہ سکا کہ وہ کسی سے محبت کرتا ہے اور اس حد تک۔۔۔اسے خود پر غصہ کوفت ا رہا تھا کیونکہ ڈاکٹرز نے ازمیر کی مینٹلی ڈسٹر بنس کے بارے میں اسے انفارم کیا تھا اور ابھی کچھ دیر پہلے اسکی حالت دیکھ کر اسے باخوبی اندازا ہو گیا تھا کہ معملہ کس حد تک بگڑ گیا ہے کہ ایک پل کے لیے تو وہ خود بھی اس سے خوف زدہ سارہ گیا تھا

----

سکندر کے ساتھ ماں کو گھر بھیج کر۔۔وہ اس ہسپیٹل کے خرچے کے بارے میں اس وقت سوچ رہا تھا ایسا نہیں تھا کہ اسکی سیلری کم تھی مگر ازمیر کی میڈیسنز کا خرچہ ہر گزرتے دن کے ساتھ اسکو پریشان کر رہا تھا۔۔اور اب۔۔ٹیومر کے ساتھ ساتھ مینٹلی ڈسٹر بنس کی وجہ سے ڈاکٹرز اسے ۔۔کچھ وقت اپنی انڈر رکھنا چاہتے تھے مگر پیسے سے زیادہ قیمتی اسکے لیے اسکا بھائی تھا تبھی اسنے اسکو اڈمیٹ کرا دیا۔۔

اور وہ وہیں بینچ پر بیٹھا۔۔دن نکلنے کا انتظار کرتا رہا خالی خالی ذہن سے۔۔کوریڈور کی خاموشی اور بس۔۔۔کچھ وقت کے بعد گزرنے والی کسی نرس کے جوتے کی ٹک ٹک۔۔اب اس کے سر میں بجنے لگی تھی۔۔وہ وہاں سے اٹھا اور۔۔۔کنٹین کی جانب اگیا تبھی اس خاموشی میں موبائل ٹون نے شور سا برپا کر دیا جو کہ یقیناً نا گوار تھا۔۔اسنے سیل فون چیک کیا۔۔

ہاں بولو" سکندر سے بات کرتے ہوئے وہ الرٹ ہو گیا تھا کیونکہ اسکی ماں اسکے ساتھ تھی۔۔

میں آنٹی کو اپنے گھر لے آیا ہوں۔۔۔۔ مشل اور امی انکا اچھے سے خیال رکھیں گیں۔۔ تم بھی اپنا خیال رکھنا بلکے میں تو کہتا ہوں کچھ دیر کے لیے گھر اجاؤ" سکندر نے کہا۔۔۔

نہیں ازمیر اکیلا ہے۔۔ دن نکلتے ہی واپس کیس کی وجہ سے۔۔ مجھے ڈیوٹی جوائن کرنی ہو گی۔۔ اور اس صورتحال میں کہ اس کیس میں میرا بھائی انولو ہے تو افکورس مجھے۔۔۔ پوری توجہ دینی ہے ۔۔بس۔۔۔ دن میں دوپہر تک تم چکر لگا لینا باقی۔۔۔ تو وہ ابھی ہوش میں بھی نہیں آیا ہے"

چائے کے سیپ لیتے ہوئے اسے اپنے شانے پر سے تھکان دور ہوتی محسوس ہوئی۔۔

تم جانتے تھے ازمیر کسی سے محبت کرتا ہے" سکندر نے سوال کیا۔۔

نہیں اگر جانتا ہوتا۔۔ تو شاید میں اسکی یہ خواہش اس سے دور نہ رہنے دیتا۔۔۔ اور اس بے حس لڑکی کو تو میں الٹا لٹکا دوں گا اگر اسکی وجہ سے میرے بھائی کو کچھ ہوا تو" وہ سخت لہجے میں بولا ۔۔۔۔

سکندر نے ہنکارہ بھرا۔۔۔۔

ویسے کتنی عجیب بات ہے ایک لڑکی کیا واقعی اتنی بے حس ہو سکتی ہے" وہ جیسے سوچ میں پڑا تھا ۔۔

کہ اتنی آرام سے وہ دو لوگوں کا قتل کر دے۔۔۔۔ "وہ حیران تھا۔۔

یہ امیر عورتیں۔۔ سمجھتی ہیں سب انکی جوتی کے نیچے ہے۔۔۔۔

اور ویسے بھی۔۔ ہر لڑکی

مشل نہیں ہوتی"۔۔۔ اسنے۔ دوبسرہ چائے کا سیپ بھرا۔۔ اور نارملی کہا

اوہ۔۔آئی سی۔۔۔"سکندر مسکرایا۔۔تھا۔۔۔دونوں کی منگنی ہونے جا رہی تھی مگر اب ازمیر کی طبعیت خرابی کی وجہ سے پینڈینگ میں چلی گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر مزید رو سمی گفتگو کر کے اسنے فون بند کر دیا۔۔۔

واقعی کوئی لڑکی اتنی بے حس ہو سکتی ہے۔۔دو عورتوں پر سے گاڑی چڑھا دے "اچانک۔۔۔

ایک چہرا اسکے دماغ میں اترا۔۔۔

خوف زدہ ایش گرین آنکھیں۔۔آنکھوں میں آسمائیں مگر ایک لمحے میں اسنے ذہن جھٹکا اور۔۔

چائے کے پیسے دے کر دوبارہ۔۔آئی سی یو کی جانب چل دیا۔۔۔

جبکہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ دور۔۔۔کہیں سے اس ویرانے میں امید کی لہر کی طرح۔۔خدا کا نام جگمگا اٹھا ہے

۔۔تبھی آئی سی یو سے قدم موڑ کر وہ ہسپیٹل کی مسجد کی جانب چل دیا۔۔۔

---

آنٹی آپ پلیز مت روئیں ازمیر ٹھیک ہو جائے گا"مشل نے انکو دیکھا۔۔جو اندھیرے میں جائے نماز پر بیٹھیں آنسوں سے تر چہرہ لیے خدا کے آگے اپنے بچے کی صحت یابی کے لیے دعا مانگ رہیں تھیں۔۔

تم نہیں جانتی مشل اسکو۔۔۔وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔اور۔۔میں میں نے خود سنا ہے ڈاکٹروں نے کہا ہے اسکا ذہن توازن خراب ہو گیا ہے میرا بیٹا پاگل ہو گیا ہے کاش میں زیان کو پہلے بتا دیتی ۔۔تو میں جانتی تھی وہ کچھ کر لیتا اسکے لیے۔۔مگر اب۔۔۔اب۔"وہ پھر سے رونے لگیں۔۔۔

مشل کا دل بیٹھ سا گیا۔۔۔یہ جان کر کے ازمیر کا ذہن توازن خراب ہو چکا ہے۔۔وہ پہلے بھی عجیب جزباتی سا۔۔۔دیکھتا تھا ایک دو بار اسنے سکندر سے بھی یہ زکر سنا تھا کہ ازمیر کا دماغی توازن ٹھیک نہیں

۔یہ زیان ہی تھا جو اسکو سمبھال لیتا تھا۔۔۔اور اکثر زیان اسکو۔۔۔

انڈر ابزرویشن میں رکھتا تھا اور اب تو۔۔اسے ٹیومر بھی تھا۔ جس سے وہ لڑ رہا تھا۔۔۔

وہ کچھ دیر انکے پاس بیٹھی رہی مگر وہ جانتی تھی وہ انکا غم ہلکا نہیں کر سکتی

۔اور کرے بھی تو کیسے۔۔۔۔ہم دوسروں کا درد۔۔ سمجھ سکتے ہیں اسکو محسوس نہیں کر سکتے

۔ محسوس وہ ہی کرتا ہے جو اس درد سے گزرتا ہے۔۔۔۔

تبھی وہ انکے پاس سے اٹھ کر۔۔کچن میں اگئ۔۔ساری رات سو نہیں سکی تھی کیونکہ زیان۔جو جاگتا رہا تھا۔۔۔۔

بار بار اسکا خیال آنے لگا تھا۔۔۔ تبھی وہ ناشتہ تیار کرنے لگی

کیا کر رہی ہو مشل "

امی زیان کے لیے۔۔۔ناشتہ تیار کر رہی ہوں "وہ آہستگی سے بولی۔۔تو وہ مسکرادیں۔۔۔

جھلی ہے۔۔تو۔۔۔اس وقت۔۔کون لے کر جائے گا۔۔"وہ اندر آئیں اور کولر میں سے پانی کا گلاس بھرا۔۔

آہ سکندر بھائی سے کہیں نہ۔۔میں جانتی ہوں۔۔انھوں نے کچھ نہیں کھایا ہوگا"اسکے چہرے پر فکر مندی تھی۔۔۔

اچھا میں کہتی ہوں۔۔اپنی آنٹی کے لیے بھی ناشتہ بنالو۔۔پریشان ہیں کافی وہ"وہ کہہ کر ۔کچن سے باہر نکل گئیں۔چھوٹا سا گھر تھا۔۔تبھی پاس پاس کمرے تھے اور مشل کو محسوس ہوگیا کہ۔۔امی سکندر کے کمرے میں گئیں ہیں۔۔تبھی وہ آنٹی اور زیان دونوں کا۔۔ناشتہ تیار کرنے لگی۔۔

جلدی جلدی کچھ دیر میں ناشتہ تیار کر کے اسنے ایک ڈبے میں سلیقے سے زیان کا ناشتہ رکھا۔۔۔ اور

۔۔آنٹی کے پاس اگئی۔۔

انکو زبردستی ناشتہ کھلا کر۔۔اسنے نیند کی گولی بھی دی تھی تاکہ وہ آرام کر سکیں۔۔۔

اور پھر سکندر کے کمرے کے باہر کھڑی ہو گئی۔۔

اٹھ جائیں سکندر بھائی"وہ بے چینی سے بولی۔۔سکندر جو امی کے کہنے پر ہی اٹھ گیا۔۔تھا۔۔۔ اسکی عجلت اور بے چینی کے ساتھ۔۔صبح کی پھیلتی کرنوں کو دیکھنے لگا

۔۔تم رکھ دو۔۔۔اور جا کر آرام کر لو"سکندر نے کہا اور شرٹ پہننے لگا۔۔

بھائی نیند نہیں ارہی"مشل نے اپنی مجبوری بتائی۔۔۔

وہ کافی بڑے کیس میں پھنسا ہوا ہے مشل اگر تمھیں ایسا لگتا ہے کہ ۔۔۔وہ یہاں آئے گا۔۔تو یہ ابھی ممکن نہیں "اسنے اسکی آنکھوں میں انتظار پا کر۔۔ کہا تو۔۔ مشل نے ڈبہ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔ اورچپ چاپ خاموشی سے باہر نکل گئ۔۔ حقیقت تھی کہ وہ اسکے انتظار میں تھی۔۔شائد وہ یہاں اجائے۔۔۔ مگر یہ سن کر۔۔۔اسے افسوس ہوا تھا۔۔اور اسنے۔۔۔ سر ہلا۔۔ کر اپنے کالج جانے کی تیاری شروع کر دی تھی۔۔۔

---

سکندر کو آتا دیکھ کر۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

ہوش آیا از میر کو" سکندر نے پوچھا۔۔۔تو از میر نے سر ہلا دیا۔۔

دونوں کے چہرے پر مایوسی تھی۔۔۔

چلو۔۔۔تم جاؤ۔۔بلکے میں تو کہتا ہوں کچھ دیر گھر جا کر آرام کر لو" سکندر نے کہا۔۔

نہیں۔۔۔ایکچلی۔۔۔مجھے ان دونوں۔۔۔ عورتوں کے بارے یں انفارمیشن نکالنی ہے اور اوپر سے اس امیر زادہ کی ہیرنگ ہو گی۔۔"

وہ سر جھٹک کر بولا۔۔۔

مگر آج تو سنڈے ہے۔۔۔اب تو مندے کو ہو گی" اسکے کہنے پر زیان نے سر ہلا یا۔۔

بھائی۔۔۔تو بھول رہا ہے۔۔۔اس کیس کی اوپوزیشن میں ابھی میں کھڑا ہوں تو۔۔۔اس کیس کو ہینڈل بھی میں ہی کر رہا ہوں تو سکون کی سانس نہیں ہے فلحال میرے پاس "اسنے شانے پر ہاتھ رکھ کر وہ صہن ماسے نکلا۔۔۔

جبکہ سکندر چونک کر اسکو پکار گیا۔۔

آگے یار۔۔۔یہ لو۔۔اس محترمہ نے۔۔ بڑی محنت سے

۔تمھارے لیے آلو کے پراٹھے بنائے ہیں۔۔۔"وہ مسکرایا۔۔زیان نے اس ڈبے کو دیکھا اور تھام لیا۔۔۔

حالانکہ وہ لڑکی ایسی تھی۔۔کہ اسکی ہر ادا سے محبت کی جائے اتنی حساس۔۔اور اس سے زیادہ خیال رکھنے والی مگر نہ جانے پھر بھی کیوں اسکے لیے وہ جزبے محسوس نہیں کر پایا تھا وہ۔۔۔

لیکن جزبوں کا کیا ہے ساتھ رہو۔۔تو جنم لے ہی لیتے ہیں تبھی اسنے منگنی پر امی کو حامی دی تھی مگر حالات ایسے ہو گئے کہ کبھی بھی نہیں ہو سکا۔۔۔

وہ ڈبہ لے کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

۔جبکہ سکندر کچھ دیر وہیں بیٹھنے کے ارادے سے بیٹھ گیا۔۔۔

--------------------------------

اپنے پولیس سٹیشن میں داخل ہوتے ہی اسنے سب کے سلام کا جواب دیا اور ڈبہ ٹیبل پر رکھ دیا

---

اس وقت۔۔وردی میں اسکا۔۔اونچا قد۔۔اوراسپر۔۔۔وجاہت سے بھرپور چہرے کو۔۔سفید ماسک سے چھپائے۔۔وہ بے حد۔۔ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

زیان نے اپنا سیل فون نکالا۔۔۔

اور ٹیبل پر رکھ کر وہ کنسٹیبل کی بات سننے لگا۔۔

سر جی۔۔وہ تو لڑکی جی مرنے والی ہوئی ہوئی ہے۔۔۔"

دو لوگوں کو قتل کر کے۔۔انسان ایسا ہو جاتا ہے "اسنے سرد لہجے میں کہا۔۔

نہیں جی آپ میری بات نہیں سمجھے۔۔وہ جی لڑکی کا تو مانو دم نکل رہا ہے۔۔صاحب اندھیرے سے۔۔۔" کنسٹیبل زرا اسکو بات سمجھانے کے لیے اسکے نزدیک ہوئی۔۔۔

زیان نے اسکی شکل دیکھی۔۔اور اسکی بات سمجھنے کی کوشش کی۔۔۔موبائل ٹیبل پر چھوڑا۔۔۔

اور وہ۔۔ کنسٹیبل کو اگنور کر کے تیز تیز چلتا سلز کیطرف بڑھا۔۔اگر اس لڑکی کو کچھ ہو جاتا تو سارا۔۔۔ملبہ اسکے سر پر آتا۔۔ تبھی وہ عجلت میں اس سیل کے نزدیک پہنچا۔۔جہاں۔۔۔ بلب کی بھی روشنی نہیں تھی

۔۔

مدھم سسکیوں پر وہ

۔ٹھٹھک گیا۔۔۔

یہاں کی لائٹ کہاں ہے "اچانک اسکو غصہ سا آیا۔۔۔

اور اسنے۔۔جیب پر ہاتھ مارا مگر سیل تو وہ باہر چھوڑ آیا تھا

--

اسنے کنسٹیبل کو موبائل لانے کے لیے کہا۔۔۔

اور وہ بھاری بھر کم عورت جلدی سے باہر کی جانب نکلی اور اسکا موبائل اٹھالائی اس دورانیے میں

۔۔وہ ان سسکیوں سے اریٹیٹ ہوتا رہا تھا۔۔ مگر بولا کچھ نہیں۔۔۔اور جیسے ہی کنسٹیبل نے

اسے۔۔ موبائل دیا۔۔۔

اسنے موبائل کی ٹارچ اون کی۔۔

نازک سفید بلیک شرٹ میں مقید۔۔۔ہاتھ اسکی جانب بڑھا ہوا تھا۔۔ جبکہ وہ لڑکی۔۔۔ سلاخوں

سے چیپٹی اس طرح بیٹھی تھی کہ وہ۔۔ خود بھی۔۔۔پریشان ہو گیا۔۔۔

لمحوں میں فاصلہ طے کرکے وہ اسکے نزدیک پہنچا۔۔۔

پسینے سے تر چہرہ۔۔۔رو رو کر سوجی سرخ آنکھیں۔۔۔اور ان میں بے تاب آنسو۔۔۔ وہ اسقدر

خوبصورتی پر ٹھٹھک کر خود کو جھڑک گیا۔۔۔

یہ کیا ڈرامے کر رہی ہو" وہ غصے سے بولا۔۔۔

مج

۔۔مجھے باہر نکلو۔۔۔مج۔۔مجھے سان۔۔۔سانس نہیں ارہی" وہ۔۔ ہچکیاں بھرتی بولی۔۔۔

جبکہ زیان یہ سوچ رہا تھا کہ۔۔ وہ دونوں لڑکے اسکے لیے۔۔۔ایکشن کیوں نے لے پارہے۔۔۔

خیر۔۔۔اسنے۔۔اس لڑکی کو اگنور کرنے کا فیصلہ کیا۔۔

جبکہ پارس رندھاوا۔۔۔ کی چیخ پر وہ رک گیا مڑ کر پھر سے اسے دیکھا وہ آس بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

اسے باہر والے سیل میں شیفٹ کر دو" اسنے لاتعلقی سے کہا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ کنسٹیبل نے سر ہلایا۔۔اور پارس کو باہر نکالنے لگی۔۔۔۔۔وہ خاموشی سے اپنے جگہ پر آیا۔۔۔

ایک نظر ڈبے کیطرف دیکھا۔۔۔اور چوکیدار کو اشارہ کیا کہ یہ سامان کھول کر اسے دے۔۔۔

تب تک وہ فائلز دیکھتا رہا۔۔ جبکہ ایک معمولی نظر اس لڑکی پر بھی ڈالی تھی جو نڈھال سی اب بلکل اسکے سامنے والے سیل میں بند تھی۔۔۔

اور اسکے بعد وہ دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گیا یہاں تک کے چوکیدار نے اسکے آگے ناشتہ لگا دیا

۔۔۔۔

اسنے ناشتے کی پلیٹ اپنی جانب کی اور نظر غیر ارادی طور پر دوبارہ سل کی جانب اٹھی وہ اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔

زیان نے نظر پھیر لی۔۔ مگر اسکی نظروں کو پا کر اس سے کچھ کھایا نہیں گیا۔۔دل تو کیا۔۔۔پلیٹ اٹھا کر اسکے سر میں مارے۔۔۔۔

مگر ہمت کرتا صبر سے اسنے کنسٹیبل کو پکارا جو بوتل کے جن کیطرح حاضر ہوئی۔۔

یہ اسکو دے دو۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔لہجے میں بھڑک تھی غصہ تھا۔۔۔۔

کنسٹیبل نے حیرت سے ایک نظر زیان کو دیکھا اور پھر۔۔۔

وہ پلیٹ اٹھا لی جس میں

۔۔بے انتہا خوشبو بکھیرتے گرم گرم آلو کے پراٹھے تھے۔۔۔

اور وہ پلیٹ اس تک لے گئی جواب بھی زیان کو دیکھ رہی تھی۔۔

زیان نے بھی الجھ کر اسکی جانب دیکھنا شروع کر دیا۔۔ یہاں تک کہ اب وہ اسکو گھور رہا تھا۔۔۔

آخر کب تک وہ اسکو دیکھ سکتی تھی۔۔اور کچھ ہی دیر میں۔۔ پارس نے نگاہ پھیر لی اپنے سامنے

۔۔۔ پٹخنے والی پلیٹ کو دیکھا۔۔۔اور اب وہ پلیٹ کو گھور رہی تھی۔۔۔۔کچھ دیر زیان اسکو دیکھتا

رہا اسنے پلیٹ کی جانب ہاتھ نہیں بڑھایا اور پھر وہ وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔۔

کیونکہ اس سے ملنے کوئی آیا تھا اور اس بات کی اطلاع اسکو ابھی چوکیدار نے دی تھی۔۔۔

اسکے وہاں سے جاتے ہی پارس نے آنکھیں بند کر لی۔۔۔

جلتی آنکھوں میں سے ایک آنسو گیرہ۔۔۔اور اسنے گھیرہ سانس کھینچا تھا۔۔۔۔

ایک بار پھر اس رات کے منظر کو سوچنے لگی۔۔۔۔

ڈونٹ ڈو دس ڈیڈ" اسنے اپنے باپ کو پیچھے ہٹایا تھا۔۔۔

وہ آفس سے واپس لوٹی تھی تو ہمیشہ کیطرح۔۔۔اسکا باپ اسکی ماں کو مار رہا تھا۔۔۔

اور وہ انکی حفاظت کرتے کرتے بھی۔۔۔ نہیں کر پاتی تھی۔۔۔

پچیس سالہ پارس۔۔۔اپنی زندگی میں ایک ایک لمحہ بس یوں ہی۔۔۔اپنی ماں کو بچاتی آئی تھی

کسی نہ کسی طرح سے۔۔۔

آج تک وہ یہ جان نہیں سکی تھی کہ۔۔۔اسکی ماں کا کیا قصور تھا۔۔۔

یہ پھر کیا اسکا باپ مینٹلی ڈسٹرب تھا۔۔۔ مگر اسکے ساتھ وہ نارمل ہوتے تھے۔۔ بانسبت اسکی ماں کے۔۔۔۔ مگر پیار تو اسے بھی کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔

دور ہٹو مجھ سے "وہ دھاڑے۔۔۔۔

اس کی وجہ سے آج میری یہ حالت ہے "وہ چیخے۔۔۔اور ہال کی جانب بھاگے۔۔۔

پارس۔۔۔۔ن

آفس بیگ وہیں چھوڑ کر خود بھی۔۔۔ بھاگی تھی مگر اپنی ماں کی طرف۔۔

وہ جانتی تھی آگے کیا ہونے والا ہے۔۔اسنے تیزی سے۔۔۔ دروازہ بند کیا تھا۔۔اور جیسے ہی دروازہ بند ہوا۔۔۔۔

دروازے پر زور سے ہاکی لگی تھی۔۔۔۔

کھولو دروازہ مار دوگا میں اسکو" باہر سے۔۔ دروازہ بج رہا تھا ایک دو بار ہاکی بھی لگی تھی۔۔ اسکی ماں سکڑی سیمٹی۔۔۔ بری طرح رو رہی تھی۔۔

پارس کی سانس پھول گئیں تھیں۔۔۔۔

وہ دروازے سے لگی اپنی سانسوں کو ہموار کر رہی تھی۔۔۔۔

جو کچھ بھی تھا۔۔۔ آج وہ مان گئی تھی اسکا باپ مینٹلی ڈسٹرب تھا۔۔۔۔۔

یہ اس میں کوئی اور راز تھا۔۔۔۔

وہ یوں ہی بیٹھی رہی۔۔۔ یہاں تک کے باہر کا شور اور ماں۔۔ کی سسکیاں بھی رک گئیں۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔اور سیاہ ہیل کی ٹک ٹک۔۔ کمرے میں گونجی۔۔وہ اپنی ماں کے پاس آئی۔۔۔۔

اور انکا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا قصور ہے آپکا ایسا۔۔" جگہ جگہ چوٹوں کے نشان دیکھ کر۔۔۔وہ ان سے سوال کر رہی تھی۔۔۔۔ بچپن سے آج تک۔۔۔ یہ ہی سوال۔۔۔وہ اسی طرح کرتی تھی۔۔۔

انھوں نے اسکی کلائی ایکدم جکڑ لی۔۔۔۔

م۔۔مجھے کہیں۔۔ کہیں اور چھپا دو پارس۔۔۔"وہ بولیں۔۔۔۔پارس نے انھیں۔۔ بانہوں میں جکڑ لیا۔۔۔اور انکے بکھرے بالوں پر پیار۔۔ کیا۔۔۔۔

جو بھی قصور تھا یہ سزا کی مدت بہت طویل ہے "اسنے دل میں سوچا تھا۔۔۔اور اسکو اپنی ماں بے قصور لگی تھی۔۔۔ تبھی اسنے انھیں مزید خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔

کچھ دیر وہ انکے پاس بیٹھی رہی۔۔۔خاموشی سے۔۔۔۔

اور پھر اسے یاد آیا۔۔ کہ آج اسنے۔۔۔ صفی کے ہاں جانا تھا۔۔اسکی مام نے خصوصی انوائیٹ کیا تھا۔۔اور یہ بات اسکی نیچر کا حصہ تھی کہ وہ کبھی کسی کو انکار نہیں کر سکتی تھی ایک نرم دل لڑکی پارس رندھاوا۔۔۔۔ صفی کی موم کو بھی انکار نہیں کر سکی تھی۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔جانتی تھی باہر کوئ نہیں ہو گا۔۔۔

تبھی اسنے وجیہ کو اٹھایا اور اپنے ساتھ باہر لے ائ۔۔

میں اپکو میڈیسین دے دوں گی یہ زیادہ پین نہیں کرے گا" بلیک کوٹ اتار کر ایک طرف رکھ کر اسنے وائٹ شرٹ کے بازو سمیٹے۔۔۔

یہ منظر ایسا تھا جیسے یہ عام معمول کی باتیں ہوں۔۔۔۔

اور انکی ڈریسنگ کر کے انکو میڈیسن دے کر۔۔اپنے روم میں۔۔سولا کر۔۔وہ روم لوک کر چکی تھی۔۔۔اب اسکے آنے تک وہاں نہ کوئی اسکتا تھا نہ اندر جا سکتا تھا۔۔ تبھی۔۔۔

وہ خود تیار ہو کر۔۔۔اپنے مخصوص حولیے میں۔۔گھر سے باہر اگئی تھی۔۔۔

خود کو ریلکس کر کے۔۔وہ پارٹی اٹینڈ کرنے لگی۔۔۔

ہمیشہ اسکا انداز۔۔۔ مدھم اور دھیما

رہتا تھا جس سے اکثر اسکی شخصیت سے لوگ متاثر ہو کر اسکیطرف دوستی کا ہاتھ بڑھا دیتے۔۔ مگر اسنے کبھی کوئی دوست نہیں بنایا تھا۔۔۔

جس عمر میں دوست بنایا جاتا۔۔اس عمر سے۔۔وہ اپنی ماں کو بچوں کیطرح سمبھالتی آئی تھی۔۔۔

تو۔۔وہی اسکی دوست تھیں۔۔اور وہی سب کچھ۔۔۔

باپ سے تعلق۔۔بیزنیس کی حد تک تھا۔۔

وہ پارٹی سے بلکل ٹھیک واپس لوٹی تھی بارش کے سبب ڈرائیونگ میں مشکل ہوئی تھی مگر۔۔۔ اتنی نہیں کہ وہ دو جانوں کو مار دے۔۔۔

اور اسکو پتہ بھی نہ چلے۔۔۔اور ٹرک۔۔۔۔

وہ ٹرک۔۔ کہاں گیا۔۔۔۔

اتنے سوال تھے اسکے دل میں مگر جواب ایک بھی میسر نہیں تھا۔۔۔وہ یہ بھی جانتی تھی نیوز۔۔ اور سب کچھ جان کر بھی اسکا باپ اسکے لیے کچھ نہیں کرے گا۔۔ایک بے حسی سی تھی اسکے اور انکے رشتے میں

سلاخوں پر پڑنے والی ٹک ٹک پر اسنے اپنی آنکھوں کو کھولا۔۔۔

وہی سرخ۔۔ڈورے لیے آنکھیں زیان کو اب دیکھ رہیں تھیں زیان۔۔نے ناشتے کو جوں کا توں دیکھا۔۔غصہ سا آیا۔۔۔

ہمم تو پارس رندھاوا کی شیان شان نہیں یہ ناشتہ؟"اسنے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

پارس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

یہ جو بلاوجہ بے تکہ ایٹیٹیوڈ ہے۔۔ تمھیں ساری عمر۔۔انھیں سلاخوں کے پیچھے سڑا سکتا ہے"وہ زور سے۔۔سلاخوں پر ڈنڈا مارتا بولا۔۔۔

بے عزتی کا احساس اسکے انداز سے شدید ہوا تھا۔۔

پارس نے تب بھی کوئی جواب نہیں دیا تو اسنے۔۔ کنسٹیبل کے ہاتھ سے چابی لے کر ڈلسل کھولا اور اندر۔۔۔داخل ہوا۔۔پارس کے وجود میں جنبش بھی نہیں ہوئی وہ اسے انھیں نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

جو زیان کو بھڑکا رہی تھیں۔۔۔

زیان نے چھڑی اسکی ٹھوڑی پر رکھی۔۔۔

کھاؤ اسے۔۔۔"اسنے حکم دیا۔۔آنکھوں میں سرد مہری تھی۔۔۔

پارس نے ایک نظر پراٹھوں کی جانب دیکھااور پھر اسکو دیکھا۔۔۔

میں نے نہیں کہا تھا مجھے۔۔ کھانے ہیں" وہ بولی۔۔۔

مگر میں کہہ رہا ہوں۔۔ تمھیں کھانے ہیں۔۔۔ تم اس وقت قیدی ہو میری۔۔۔اور جو میں کھوں گا صرف وہ کرو گی۔۔۔" وہ اسکو جتاتا اسکے سامنے پاؤں کے بل بیٹھا۔۔۔

پارس نے اسکی آنکھوں میں ضد سی دیکھی۔۔۔

مگر اسنے کبھی کسی سے ضد لگائ نہیں تھی۔۔وہ جو بھی سمجھ رہا تھا اپنے آپ سمجھ رہا تھا۔۔ یہ بھی حقیقت تھی کہ اسنے ایسا ناشتہ بھی کبھی نہیں کیا تھا۔۔ کوئ بنا کر دینے والا جو نہیں تھا۔۔ انکے گھر میں کسی بھی میڈ کا رکنا۔۔ اسکا مطلب۔۔۔ اسکے باپ کے غصے کو مزید ہوا دینا تھا تبھی اسنے سارے میل ورکرز رکھے ہوئے تھے۔۔۔

اسنے گھیری سانس بھری اور لقمہ توڑ کر کھانے لگی۔۔۔

سامنے بیٹھے پولیس آفیسر اور باہر کھڑی کنسٹیبل دونوں میں سے کسی کو بھی یقین نہیں تھا ایک امیر زادی جو کہ ان سلاخوں کے پیچھے دو لوگوں کا قتل کر کے آئ تھی۔۔ وہ بنا کسی ضد کے اسکی بات مان لے گی

آہ ڈرامہ۔۔ بڑے لوگ بڑے ڈرامے" زیان سر جھٹکتا اٹھا۔۔۔۔

پارس نے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔ زیان نے اسکیطرف گھور کر دیکھا۔۔ اور سل سے باہر نکل آیا۔۔۔

سامنے سے۔اسد مرزا۔۔جو کہ اس وقت کا نامور وکیل تھا اسکو آتے دیکھ۔۔زیان ایک پل کو ٹھٹکا تھا۔۔۔

اپنی جگہ پر جا کر بیٹھا۔۔جبکہ۔۔۔پارس کی بھی نگاہ اسپر گئی۔اور اسکے ہاتھ سے۔۔لقمہ چھوٹ گیا۔۔

آنکھوں میں تشکر بھرے آنسو اسمائے۔۔۔۔

یہ۔۔پارس رندھاوا کے بیل پیپرز "وہ پل میں اپنے کپڑے جھاڑتی اٹھی تھی۔۔۔

کوٹ میں کل سیمینٹ کرانا "زیان نے پیپرز کو لاپرواہی سے اسکی جانب۔۔کر دیا۔۔۔

یہ رہا پرمیشن لیٹر "اسنے مسکرا کر۔۔وہ اسکے سامنے رکھا۔۔زیان۔۔۔چونک گیا۔۔۔۔

اسر وسوخ کا اندازا ہوا۔۔کہ پارس رندھاوا کوئی عام چیز نہیں تھی۔۔۔

اسنے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔۔

ضرورت نہیں پڑے گی کوٹ تک جانے کی۔۔۔"اسد مرزا نے اپنی قابلیت پر یقین کرتے ہوئے زیان پر جیسے طنزا اچھالا تھا۔۔۔۔

زیان پھر سے مسکرا دیا۔۔۔۔

ضرور۔۔آگر میرے بھائی کو کچھ نہ ہوا تو۔۔۔"اسنے آنکھوں میں چیلینج لیے جیسے جتایا۔۔

اسد نے سنجیدگی سے اسکو دیکھا اور پارس کیطرف مڑا۔۔۔

تھینکیو سر "وہ بولی۔۔۔آنکھوں میں لاتعداد آنسو بھر آئے۔۔۔۔

اسد مسکرا دیا۔۔۔۔

تمھاری ویل ویشر نے سکون سے رہنے نہیں دیا مجھے "وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔ جبکہ۔۔۔

پارس۔۔۔ پھیکا سا مسکرائی تھی۔۔۔ وہ کیسے بھول گئی تھی۔۔۔ ایک اپنے محسن کو۔۔۔ اور جب

اسکا قصور نہیں تھا۔۔ تو کیا رب اسکے لیے مدد نہیں بھیجتا۔۔۔

زیان کے لیے یہ بات نا قابل ہضم تھی۔۔ تبھی اسنے ٹیبل بجای۔۔۔

اور انگلی کے اشارے سے دونوں کو باہر نکل جانے کا کہا۔۔۔

یہ ملن خانہ نہیں ہے۔۔۔ پولیس سٹیشن ہے میرا "وہ بولا۔۔۔ تو۔۔۔ پارس ایک لمحہ بھی ضائع

کیے بنا باہر نکلی تھی جبکہ اسد۔۔۔ بھی اپنے پیپرز اٹھا کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

-----------------------------

وہ گھر پہنچی اور دوڑتی ہوئی کمرے کی جانب گئی دو دن سے اسکی ماں اس کمرے میں بند تھی

-----

اسنے۔۔۔ اپنی پینٹ کی پوکٹ سے چابی نکالی اور دروازے کو کھولا۔۔۔۔

تو اندر دیکھ کر گھیری سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔

چہرے پر شرمندگی کے بڑے واضح آثار تھے اسنے بمشکل خود کو سمبھالا اور انکے نزدیک آئی جو کہ ۔۔ بستر پر لیٹی ہوئیں تھیں ۔۔۔۔

جبکہ آنکھیں بند تھیں ۔۔۔

جیسے ہی پارس نے انکا ہاتھ تھامہ ۔۔۔ تو انکی آنکھیں نیم وا ہوئیں ۔۔۔۔

آ گئی ہو ۔۔۔ "وہ بولیں ۔۔ پارس نے اپنی آنکھوں میں ابل کر آتے آنسوں کو ۔۔ پیچھے دھکیلا اور انکا ہاتھ چوما ۔۔۔

بہت دیر کی ہے تم نے واپس آنے میں ۔۔۔ "وہ نقاہت سے بولیں ۔۔ تو پارس نے جھک کر ماں کی پیشانی چوم لی ۔۔۔

سوری ۔۔۔ دوبارہ آپ سے کبھی دور نہیں جاؤ گی "اسنے کہا ۔۔۔ اور گہری سانس بھری جبکہ انھوں نے تابعدار بچوں کیطرح سر ہلا دیا ۔۔۔۔

آپکو بھوک لگی ہے نہ "پارس نے پوچھا ۔۔ تو وہ سر ہلانے لگی ۔۔۔ پارس اپنی جگہ سے جلدی سے اٹھی ۔۔۔۔

مجھے بھی باہر جانا ہے "انھوں نے ضد کی ۔۔ تو وہ انھیں بھی سمبھال کر باہر لے آئی ۔۔۔ دو دن سے کچھ نہ کھانے کی وجہ سے وہ اپنا سارا بوجھ اسپر ڈالے ہوئے تھیں ۔۔۔

پارس نے انھیں ڈائینگ پر بیٹھایا اور خود انکے سامنے کوک کرنے لگی ۔۔ جبکہ انکو کچھ فروٹس بھی دیے ۔۔ کہ وہ بہتر محسوس کریں ۔۔۔

تم میلی کیوں ہو گئ ہوا تنی "کچھ کھا کر۔۔۔ہمت آنے کے بعد انھوں نے۔۔اسکو غور سے دیکھا۔۔تو پارس کو گزشتہ رات یاد آئ جس کے بعد اسنے یہ بلکل نہیں سوچا تھا کہ وہ یہاں سے نکل پائے گی۔۔۔۔

اسنے گھیری سانس بھری۔۔۔

اندر سے ایک آواز جو ہمیشہ سے اٹھتی تھی۔۔۔۔

بی آسٹر ونگ ویمن "اس آواز نے اسے ہمیشہ کیطرح سہارا دیا۔۔۔

اور وہ مسکرائ

بیزی تھی۔۔اسی لیے اپنا دھیان نہیں رہا بٹ اب۔۔فریش ہو جاتی ہوں

اپ یہ کھائیں میں تب تک۔۔۔۔فریش ہو کر آرہی ہوں "وہ بولی۔۔۔

مگر وہ آجائے گا تمھارے پیچھے سے مجھے مارنے۔۔۔ "وہ پریشانی سے اسکا ہاتھ جکڑتی خوف زدہ سی بولیں۔۔۔۔

پارس نے انکو سینے سے لگالیا۔۔۔

کوئ نہیں آئے گا یہاں۔۔۔۔۔"وہ انکو تسلی دے رہی تھی۔۔۔جبکہ ذہنی طور پر اتنا تھک چکی تھی۔۔۔کہ۔۔۔شاید وہ انھیں۔۔۔بہتر تسلی نہیں دے پا رہی تھی مگر جیسے تیسے کر کے اسنے ۔۔۔انکے کہنے پر۔۔۔لاونج کے دروازے بند کیے اور ساری کھڑکیاں بند کر کے وہ خود فریش ہونے چلی گئ۔۔۔۔

---

شمس رندھاوا شان سے چیئر پر بیٹھے جھول رہے تھے جبکہ ۔۔انکے چہرے پر سپاٹ تاثرات تھے جس سے ۔۔۔یہ اندازا ہو رہا تھا۔۔کہ وہ یہاں کسی کو کوئی بھی اہمیت نہیں دینے والے ۔۔۔۔
وہاں موجود ورکرز پارس کے دوبارہ لوٹ آنے کے انتظار میں تھے ۔۔۔۔۔۔
کیونکہ یہاں سب جانتے تھے ۔۔۔جب تک شمس رندھاوا یہاں موجود رہیں گے ۔۔تب تک ۔۔۔ان سب کی جان سولی پر رہے گی ۔۔۔۔
وہ کسی کو کام نہیں کرنے دے رہا تھا۔۔۔۔البتہ آفس جو کہ پہلے سے ہی ٹھیک تھا۔۔اسکو دوبارہ سے ترتیب دینے کے آرڈرز دے دیے تھے ۔۔۔۔
اور وہاں موجود سب ورکرز ۔۔چاہے وہ کسی بھی عہدے پر ہو۔۔وہ سب ۔۔۔آفس کی صاف صفائی میں لگے ہوئے تھے ۔۔جو پہلے سے ہی چمک دہا تھا۔۔کیونکہ پارس کی نفیس طبعیت سے سب واقف تھے ۔۔۔۔
سب ہڈ حرام ہو اور تم سب کو ہڈ حرام اسنے بنایا ہے جو خود اب جیل میں سڑے گی ۔۔۔"
ضروری نہیں ڈیڈ آپ سوچیں ویسا ہی ہو "اپنی پشت پر سے آتی آواز پر انھوں نے ایکدم چیئر گھمائی ۔۔۔وائٹ ڈریس میں ۔۔۔وہ ہلکی سی مسکراہٹ لیے ۔۔۔انکے پیچھے وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑی تھی ۔۔ صفی اور عالیان جھٹکے سے مڑے اور بے یقین نظروں سے پارس کو دیکھنے لگے جبکہ یہ ہی حال شمس رندھاوا کا بھی تھا۔۔۔۔
پارس ۔۔۔کے سفید شوز کی ٹک ٹک ۔۔۔آفس کی خاموش فضا میں گونجی اسنے سب

۔کی جانب دیکھے۔۔۔

ازیوری تھنگ اوکے "اسکی سوالیہ نظریں سب پر اٹھیں۔۔۔۔

تو جیسے سب ہوش میں آئے۔۔۔

بیک ٹو یور ورک۔۔۔"اسنے آرڈرز دیے اور سب شکر کا کلمہ پڑھتے اپنی اپنی پوزیشنز پر آگئے جبکہ شمس رندھاوا۔۔۔دندناتے ہوئے اسکے پیچھے گئے تھے جو کہ اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔

سیکینڈ فلور پر اسکا آفس تھا۔۔جس کی در ودیوار۔۔شیشے کی تھیں جہاں سے۔۔۔نیچے ہال منظر جہاں اسکے ورکرز کام کرتے تھے۔۔صاف دیکھائی دیتا تھا جبکہ نیچے والے بھی اوپر صاف دیکھ سکتے تھے صفی اور عالیان بھی ان دونوں کے پیچھے گئے۔

تم نے میری ناک کٹوادی "شمس رندھاوا نے غصے سے اسکی جانب دیکھا۔۔جو ایک فائلز اٹھا کر دیکھ رہی تھی

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔وہ بولی۔۔۔۔

اور فائل رکھ دی۔۔۔۔اور اپنے بھڑکتے باپ کو دیکھا۔۔۔۔

سارے پروجیکٹس کینسل ہوگئے ہیں۔۔۔۔"وہ چلائے۔۔۔

دوبارہ مل جائیں گے "وہ انکے نزدیک آگئی۔۔

تم پاگل ہو۔۔۔کیسے ملیں گے روڈ پر آؤ گی تم بھیک مانگتی پھیرو گی "وہ اسکو دور جھٹکتے بولے

۔۔۔۔

پارس مسکرادی۔۔۔

مجھے پرواہ نہیں" اسکی مسکراہٹ پر جیسے انکا تن بدن جل اٹھا۔۔۔۔

اور اس سے پہلے وہ پارس پر پہلی بار ہاتھ اٹھاتے۔۔ پارس نے انکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔

انکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

کتنے پیسے چاہیے آپکو۔۔ جو آپ اتنا بھڑک رہے ہیں" اسنے بلآخر انکی مرضی کا سوال کر ہی لیا۔۔۔

شمس رندھاوا نے چونک کر اسکو دیکھا۔۔۔۔

دس کروڑ۔۔۔" وہ واضح لفظوں میں بولے۔۔۔۔

پارس۔۔۔ نے اکاؤنٹنٹ کو نمبر ملایا۔۔۔ اور اسے آرڈر دیا کہ۔۔ وہ دس کروڑ کی رقم شمس رندھاوا کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کردے۔۔۔ اور موبائل رکھ دیا۔۔۔۔

اب وہ انھیں جانب دیکھ رہی تھی جن کے ماتھے کے تیوروں میں زرا بھی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کر جانے لگے کہ۔۔ پارس نے انکا شانہ پکڑا اور۔۔ انکے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔

گھیری گھیری سانسیں بھرنے لگی۔۔۔۔۔

مگر کچھ بول نہیں سکی تھی۔۔۔۔ جبکہ دوسری طرف شمس رندھاوا ساکت کھڑے تھے۔۔۔۔

صفی اور عالیان بھی بت بنے کھڑے تھے۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ہٹی اور اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی۔۔ جبکہ انھوں نے نخوت سے اس سے منہ پھیرا اور وہاں سے نکلتے چلے گئے۔۔۔

یہ تم نے کیا کیا ہے تمھارے جیل میں جانے سے کمپنی کو کتنا لوس ہوا ہے یہ جانتی بھی ہو تم اور اب تم دس کروڑ روپے نکال کر انکو تھامہ چکی ہو۔۔۔کم از کم ہمارا یہ ان محنتی لوگوں کا ہی خیال کر لیتی تم" صفی اسپر غصہ کرنے لگا جبکہ عالیان بھی اسی حق میں تھا

ہوں میں جانتی ہوں میں اس کمپنی کی سی ای آو ہوں۔۔۔۔" پارس کو انکا اس طرح چیخنا سخت برا لگا تھا تبھی وہ کہہ گئی۔۔ جبکہ صفی نے پارس کی جانب دیکھا۔۔۔اور عالیان آگے بڑھا۔۔۔

تم باہر کیسے آئی۔۔۔۔"

بیل پر" پارس نے بنا لگی لیپٹی بتایا۔۔

کس نے کرائی" عالیان بولا تو پارس نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔ تم نے کیوں نہیں کرائی۔۔۔۔

تم دونوں کے میرے اتنے قریب ہونے کا کیا فائدہ ہوا۔۔" وہ بولی جبکہ دونوں کو ہی اسکو تیور بگڑے ہوئے لگے تھے۔۔۔۔۔۔

ہم کوشش کر رہے تھے" عالیان کچھ شرمندہ سا ہوا۔۔۔۔

پارس کچھ نہیں بولی۔۔۔ جبکہ صفی اسکے پاس آیا۔۔۔۔

اور عالیان کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

عالیان مسکرا کر باہر نکل گیا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا اب صفی اسکو کائل کر لے گا۔۔۔۔

صفی نے اسکے ہاتھ سے۔۔فائلز لی اور ایک طرف رکھ دی۔۔

پارس نے اسکی جانب دیکھا چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔۔

تمھیں غصہ ہے مجھ پر" وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے بولا۔۔

جبکہ پارس کسمسا کر اس سے دور ہوئی

ہاں میں غصہ ہوں تم سے۔۔۔۔ تم مجھ سے اتنے دور تو نہیں تھے کہ مجھے اس اندھیرے میں ۔۔۔۔ پھینک دیتے۔۔۔۔ تم جانتے ہو نہ یہ قتل میں نے نہیں کیا۔۔ میرے لیے تمھیں کچھ تو کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔"

صفی نے اسکے شکوے پر گھیری سانس بھری اور اسکی آنکھوں کی نمی کو دیکھا۔۔۔۔

میں سارے ثبوت دیکھ چکا ہوں۔۔۔ وہ ایکسیڈنٹ تمھاری گاڑی سے ہی ہوا ہے" صفی نے اسے تحمل سے بتایا۔۔۔

صفی بلیومی۔۔۔ پلیز بلیومی میں نے نہیں مارا تمھیں لگتا ہے میں۔۔ دو عورتوں کو گاڑی سے اڑا دوں گی اور مجھے پتہ نہیں چلے گا" وہ بھڑکی۔۔۔

مگر ایسا ہوا ہے" صفی اسکی آنکھوں کی نمی گالوں پر پھیلتی دیکھ کر گھیرہ سانس بھر گیا۔۔۔

کوئی میرا یقین نہیں کر رہا کم از کم تم تو میرا یقین کر سکتے ہو اس رات وہاں ٹرک بھی تھا جس کی وجہ سے میری گاڑی بھی گھومی تھی۔۔۔ اور میں نے اسکو کنڑول کیا۔۔۔

پارس رندھا وا مجھے لگ رہا ہے۔۔ تمھارے باپ اور ماں کیطرح تم بھی پاگل ہو چکی ہو۔۔۔ وہاں کوئی ٹرک نہیں تھا۔۔ اگر نہیں یقین آتا تو۔۔ یہ دیکھو یہ رہی اس رات کی سی ٹی وی فوٹیج" صفی بھی غصے سے بولا۔۔ کہ وہ اتنا بڑا نقصان کر کے ماننے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔

پارس نے اسکے ہاتھ سے موبائل چھینا اور۔۔۔ دیکھنے لگی۔۔۔۔ جہاں۔۔۔ تیز بارش میں صرف اسکی گاڑی تھی دور دور تک کوئی نہیں تھا البتہ دو عورتیں۔۔ چہرہ چھپائے اسکی گاڑی کے آگے

سے گزرنے لگیں اور تبھی پارس کی گاڑی کی سپیڈ تیز ہوئ اور ان دونوں کو ہوا میں معلق کر گئ

---

پارس کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں تھیں جبکہ صفی نے اس سے موبائل چھین لیا۔۔۔

پارس کا دل ڈوب سا گیا تھا۔۔۔

صفی اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہا تھا۔۔

کیا واقعی یہ سب میں نے کیا ہے" اسکے دل کی دھڑکنیں مدھم پڑنے لگیں تھیں۔۔۔۔اسنے اپنا سر تھام لیا۔۔ سفید لباس میں وہ بے پناہ خوبصورت تو لگ رہی تھی مگر اب اسکے اداس چہرے اور آنکھوں کی سرخی نے ایک پل کو صفی کو ٹھٹکا دیا تھا۔۔۔

تم پریشان مت ہو۔۔۔آگے جو بھی ہو گا میں۔۔اسے ہینڈل کر لوں گا۔۔ مگر میرے خیال سے اب تمھیں۔۔۔ باہر نہیں نکلنا چاہیے۔۔ حکومت کے منہ میں پیسہ ٹھونس کر یہ کیس میں چلنے ہی نہیں دوں گا زیادہ عرصے۔۔"

صفی اسکے گال پر ایک بار پھر سے ہاتھ رکھتا بولا جسے۔۔۔پارس نے تھام لیا۔۔۔

صفی مجھے جیل نہیں جانا" وہ رو دی۔۔۔خوف نے اسکو جکڑ لیا تھا۔۔اور صفی نے اسکے آنسو صاف کرتے اسکو تسلی دی۔۔۔۔

میں تمھیں نہیں جانے دوں گا جیل۔۔۔میں جانتا ہوں پارس رندھا وا۔۔اندھیرے سے ڈرتی ہے" وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔

جبکہ پارس نے اسکے ہاتھ پر گرفت سخت تر کر لی۔۔۔جیسے اسے اسکی بات پر یقین نہ ہو۔۔

اب تم جاؤ۔۔۔گھر۔۔میں سب سمبھال لوں گا اوکے "صفی پیار سے بولا۔۔۔تو پارس نے سر ہلایا۔۔۔

اور وہاں سے اٹھی۔۔۔۔

دروازے تک پہنچ کر اسنے نم نظروں سے صفی کو پلٹ کر دیکھا جس نے آنکھوں کے اشارے سے جتایا تھا کہ میں ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔

اور پارس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے دو لوگوں کو مار کر۔۔وہ اتنا بوجھ سینے پر دھرے آخر کیسے جی سکتی تھی مگر اب بھی اسکا ضمیر اپنا آپ اسے کہہ رہا تھا کہ یہ سب اس سے نہیں ہوا تھا۔۔۔

اسے کیوں نہیں پتہ چلا کہ۔۔۔اسکی گاڑی کے آگے دو لوگ آگئے تھے۔۔۔وہ ہارے ہوئے قدموں سے اپنی گاڑی میں بیٹھی اور سٹیرنگ پر سر رکھ کر وہ رودی۔۔۔گاڑی میں اسکے رونے کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

جبکہ پارس کو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔آگے اسے کیا کرنا چاہیے۔۔۔۔۔

-----------------------------------

اسے ہوش آگیا تھا۔۔۔زیان ایکدم اسکی جانب بڑھا۔۔اور اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام لیا۔۔

ازمیر "زیان نے تڑپ کر اسکو پکارہ۔۔۔

ازمیر نے زیان کا ہاتھ سختی سے جکڑا۔۔۔اسکے چہرے پر جتنی سختی تھی اتنی ہی سختی اسکے ہاتھ کی گرفت میں تھی۔۔۔

وہ لڑکی کہاں ہے "اسنے سر سراتے لہجے میں پوچھا۔۔زیان نے چونک کر اسکی جانب دیکھا

۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا مگر پھر بھی اسنے سوال کیا۔۔

کون لڑکی"۔۔۔

ازمیر نے۔۔۔دانت بھینچ کر اسکی جانب دیکھا۔۔

بھائی وہ لڑکی کہاں ہے "وہ چلایا۔۔

ازمیر ریلکس۔۔۔

وہ جیل میں ہے یہ نہیں "وہ پھر چیخا۔۔۔

اسکی بیل ہو گئی ہے "زیان نے بتایا۔۔اورازمیر اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

اسکا چہرہ بلکل سفید ہو رہا تھا۔آنکھوں میں گویا خون سا اتر آیا تھا۔۔۔

کیوں ہے وہ بیل پراسے کس نے باہر نکالا۔۔اسنے میری محبت کو مار دیا کس نے نکلوایا اسے باہر

"وہ دھاڑا۔۔جبکہ زیان۔۔نے اسکو تھاما۔۔

یار۔۔میری بات سن۔۔

نہیں "اسنے زیان کو دھکا دیا۔۔۔۔

اور ایکدم گویا چکر سا گیا۔۔۔

جس طرح کی اسکو بیماری تھی۔۔وہ اس قسم کا رویہ افوڈ نہیں کر سکتا تھا جبکہ۔۔۔زیان اسکی وجہ

سے شدید پریشان ہوا تھا۔۔۔

ڈاکٹر کے پاس دوڑا۔۔۔اور ڈاکٹرز کو پکارنے لگا۔۔۔

جبکہ ازمیر نے اپنا سر تھام لیا۔۔اور اسکی چیخیں۔۔۔۔پورے کمرے میں گونجنے لگیں تھیں

۔۔۔۔

ڈاکٹر اندر داخل ہوئے۔۔زیان کو جبکہ باہر نکال دیا۔۔۔

انکو فوراً انجیکشن لگاؤ" ڈاکٹر کے الفاظ سن کر وہ باہر آگیا جبکہ۔۔۔۔

اسنے اپنی پیشانی پر آئے پسینے کو صاف کیا۔۔۔اور بھڑک کر پارس رندھاوا کو سوچا تھا۔۔مگر اس سے زیادہ ازمیر کی فکر ہوئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صفی کو گھر میں آتے دیکھ وہ ایکدم اسکی جانب بڑھی۔۔۔

اب تو دل میں دھڑکا سا بیٹھ گیا تھا کہ کسی بھی وقت دوبارہ پولیس آکر۔۔۔اسکو وہاں سے لے جائے گی۔۔۔اور پھر پھر اسکی ماں کا کیا ہوگا۔۔۔بس یہ ہی تو فکر تھی اسے سب سے زیادہ اپنی جان سے بھی زیادہ۔۔۔

کل تمھاری ہیرنگ ہے۔۔میں نے اسد سے بات کی ہے۔۔۔اس کیس کو۔۔۔ہم بند کروائیں گے میں نے کافی۔۔۔سورسز استعمال کیے ہیں۔۔۔کل تمھیں چلنا ہوگا۔۔۔میرے ساتھ" صفی اسکو آنکھوں میں بھرتا بولا۔۔۔

کیونکہ وہ پریشان پریشان سی لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔۔۔

پارس نے سر ہلادیا مگر اسکا چہرہ بتا رہا تھا کہ پریشانی ختم نہیں ہوئی۔۔۔۔یہ کیوں آیا ہے یہاں

"اچانک مام کی آواز پر پارس صفی سے دور ہوئی جو اسکی کمر میں ہاتھ ڈالنا چاہ رہا تھا۔۔۔

وہ سخت نظروں سے صفی کو دیکھ رہیں تھیں۔۔

مام صفی ہے" پارس نے جیسے انکو یاد دلایا۔۔کہ وہ ایسے نہ کہیں۔۔

جانتی ہوں یہ کون ہے۔۔مگر یہ یہاں کیوں آیا ہے۔۔۔"وہ بھڑکیں۔۔۔

موم پلیز" پارس بولی۔۔۔

اس سے کہو دفع ہو جائے یہاں سے جھوٹا مکار چال باز ہے یہ "وہ غصے سے چلائیں جبکہ صفی کے

ہاتھ کی گرفت پارس کے ہاتھ پر انتہا سے زیادہ سخت ہو گئی۔۔۔

کہ پارس کو تکلیف سی ہوئی۔۔

پلیز صفی ڈونٹ مائینڈ" پارس بولی۔۔۔۔

پاگل ہے یہ عورت "وہ پھنکارہ۔۔۔

صفی میری مام ہیں پلیز" پارس بولی۔۔جبکہ صفی نے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔۔

جا یہاں سے۔۔۔"وہ پھر سے بولیں تو صفی نے باہر کیطرف قدم بھرے۔۔پارس بھی اسکے

پیچھے جاتی۔۔کہ مام نے اسکا ہاتھ جکڑ لیا۔۔۔

جانے دے اسکو پارس یہ شیطان ہے شیطان یہ بس تجھے برباد کرنا چاہتا ہے "وہ پارس کو سینے میں

جکڑتیں بچوں کیطرح ضد کرتی بولیں۔۔۔

پارس جبکہ باہر جاتے صدی کو دیکھ رہی تھی۔۔

پلیز موم۔۔۔" پارس ان سے دور ہوئی۔۔

آپ نہیں جانتی میری زندگی میں کیا مسائل ہیں ایک وہ ہی ہے۔۔۔جو میری مدد کر رہا ہے

۔۔اور آپ" وہ رک گئی۔۔۔۔

اور اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔۔

جب تجھے پتہ چلے گا۔۔تو رونا مت" وہ بھی غصے میں بول گئیں۔۔۔۔

جبکہ پارس نے سر جھٹکا اور صفی کو کال ملائی۔۔۔

---

اچانک اسکی آنکھ کھلی تھی۔۔۔۔۔ سر میں ہونے والے شدید درد سے۔۔۔اسنے جھٹکے سے۔۔

دوسری طرف دیکھا۔۔۔جہاں زیان۔۔صوفے پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی بیل ہو گئی۔۔۔"اسکے کانوں میں الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔

وہ اٹھا۔۔۔۔۔

سر کا درد اور بھی بھڑ گیا۔۔۔۔۔

کہ وہ زمین پر قدم بھی نہیں رکھ سکا۔۔۔۔

جبکہ زیان کو پکارنا چاہتا تھا

مگر بولنے کی ہمت تک نہیں ہوئی سرخ نظروں سے وہ اس چہرے کو یاد کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔جو کہ

اسکی محبت کا مجرم تھا۔۔۔۔

مگر یاد کرنے سے بھی اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔۔۔

ازمیر "اچانک نرم پکار پر اسنے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔۔

حور کو سامنے دیکھ کر وہ ایکدم اسکی جانب بڑھتا کہ وہ خود اسکیطرف آنے لگی۔۔۔۔

تو وہ وہیں رک گیا۔۔۔۔

حور "اسنے پکارا۔۔۔بے تاب پکار تھی۔۔حور مسکرا کر اسکے پاس بیٹھ گی۔۔۔

اتنا غصہ کیوں آتا ہے تمھیں "وہ ہمیشہ کیطرح مسکراہٹ دبائے اس سے شکوہ کرنے لگی۔۔۔

حور تم ٹھیک ہو۔۔۔تم زندہ ہو "وہ بے تابی سے اسکا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔۔۔

میں بہت خوش ہوں۔۔۔دیکھو۔۔۔دنیا کی تلخیوں سے نکل آئی ہوں۔۔مگر تم ٹھیک نہیں ہو ۔۔۔دیکھو تمھارے سر میں بھی درد ہے نہ "وہ پوچھنے لگی۔۔اپنے نازک ہاتھوں سے اسکے سر کو دبانے لگی۔۔

ازمیر نے سر ہلا دیا۔۔۔

میں چاہتی ہوں تم بلکل ٹھیک ہو جاؤ "وہ بولی۔۔۔

م۔۔میں ٹھیک ہو جاؤ گا بس تم مجھے چھوڑ کر مت جانا اب "ازمیر نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔سرخ نظروں میں مزید سرخی پھیل گئی وہ بے چین دکھ رہا تھا۔۔۔۔

حور کھلکھلادی۔۔

میں نے کہاں جانا ہے۔۔۔میں تو تمھارے پاس ہی ہوں۔۔۔بس تم مجھے ڈھونڈ لو "وہ بولی۔۔۔ اور اٹھی۔۔

مت جاؤ حور "ازمیر نے اسکو پکڑنا چاہا۔۔۔۔

جبکہ حور دور جانے لگی۔۔

حور۔۔ حور بات سنو" وہ چلایا جبکہ وہ دور جارہی تھی۔۔

حور" ایک بار پھر چلایا جبکہ اسنے۔۔۔ پورا بیڈ ہلادیا۔۔۔

مشینوں میں جکڑا اسکا وجود بے قابو تھا۔۔ اس چیخو پکار پر زیان کی آنکھ کھل گئی۔۔

ازمیر وہ پل میں اسکے پاس تھا۔۔

بھائی اسکو روکو۔۔۔ بھائی وہ جارہی ہے" وہ بچوں کیطرح رونے لگا۔۔ جبکہ زیان۔۔۔۔ نے اسکو خود میں بھینچ لیا۔۔ اسے ضرور ڈاکٹر سے کنسلٹ کرنی تھی ازمیر کی حالت تو دن بدن بگڑتی جا رہی تھی

میں نے آپکو پہلے بھی کہا مسٹر زیان آپکے بھائی کا اوپریٹ ہوگا تو انکے ٹھیک ہونے کے پورے چانسز ہیں۔۔۔

آپ کوشش کریں کے پیمنٹ جلد از جلد اکٹھی کرلیں۔۔ تو اوپریشن جتنی جلد ہوگا اتنا بہتر ہے ورنہ۔۔۔۔ ایک راستے سے کئی راستے کھل جاتے ہیں" ڈاکٹر نے کہا جبکہ زیان نے پیشانی مسلی ۔۔ اور انکے پاس سے اٹھ گیا۔۔۔

باہر نکلتے ہی اسنے سکندر کو کال کی۔۔ تھی آج ہیر نگ بھی تھی کیس کی تبھی اسے کوٹ میں بھی پہنچنا تھا۔۔۔ سکندر نے کال پیک کی۔۔ تو اسنے اسے فورا اپنے پاس آنے کا کہا۔۔۔

اور ازمیر کے پاس آگیا جو چہرہ موڑے لیٹا ہوا تھا۔

ٹھیک ہو" زیان نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

آپ نے کیوں نکلنے دیا اس لڑکی کو" وہ بھڑک کر اسکا ہاتھ ہٹاتا بولا۔۔۔

بچوں والی باتیں نہ کرو ازمیر تم جانتے ہو وہ کتنا اثرورسوخ رکھتی ہے لڑکی اسکا نکل جانا بلکل معیوب نہیں ہے۔۔۔" زیان نے اسکو سمجھانا چاہا۔۔

میری حور کی جان چلی گئی اُسکی وجہ سے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اسکا نکلنا معیوب نہیں تو آخر معیوب ہوتا کیا ہے بھائی" وہ چلایا۔۔۔ زیان نے گھیری سانس لی۔۔۔

میری بات سنو۔۔۔ تم تھوڑا ویٹ کرو مجھے کچھ کرنے دو"

کچھ نہیں کر سکتے آپ۔۔۔ جو بھی کرنا ہے میں خود ہی کر لوں گا۔۔۔ بس مجھے ٹھیک ہونا ہے آپ میرا اوپریٹ کرائیں" وہ ضدی لہجے میں بولا جبکہ زیان اسکو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

میں پیسوں کا انتظام کر لوں۔۔۔" وہ مسکرا کر بولا جبکہ ازمیر نے بھائی کی طرف دیکھا۔۔ جیسے اسے یاد آگیا انکے حالات کوئی بہت اچھے نہیں تھے کہ وہ ضد کرتا اور وہ دوسری جانب اسکا اوپریشن کرا دیتا۔۔۔

میرے پاس پیسے ہیں" وہ بولا۔۔۔ جبکہ زیان چونک گیا۔۔۔۔

اسکیطرف حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔

کہاں سے آئے تمھارے پاس پیسے" وہ گھور کر اس سے سوال کرنے لگا۔۔۔

ہیں میرے پاس۔۔۔ میرے روم میں میرے کبرڈ میں۔۔۔" اسنے جیسے چیڑ کر کہا۔۔۔ زیان اسکو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

جائیں پلیز۔۔۔" وہ ایکدم چیخا۔۔تو زیان ہوش میں آیا۔۔۔اور جانے کے بجائے اسکے نزدیک آ گیا۔۔۔

کام ڈاؤن تمھاری صحت بہت ضروری ہے میرے لیے اگر تم اسطرح بیہیو کرو گے تو۔۔۔میری پریشانی میں اضافہ ہو گا جبکہ تم جانتے ہو۔۔ہماری ماں بھی پریشان ہے تمھارے لیے" زیان تحمل سے اسے بتانے لگا جبکہ وہ سرخ نظروں سے زیان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا میری حور کی قاتلہ باہر پھیر رہی ہے۔۔۔۔بتائیں۔۔آپ کسی سے محبت کریں اور وہ مر جائے تو آپ۔۔۔پھر بھی

تمیز کے دائرے میں رہیں گے" وہ بولا۔۔۔اور سوالیہ نظروں سے اسکو دیکھنے لگا۔۔

زیان خاموشی سے اٹھ گیا۔۔

مجھے یہ بتاؤ پیسے تمھارے پاس کیسے آئے" وہ ششوپنج میں تھا اور جاننا ضروری سمجھا۔۔

چوری کی تھی میں نے ڈاکہ ڈالا تھا۔۔۔بس وہاں سے مل گئے۔۔پلیز مجھ سے مزید سوال مت کریں" وہ اپنا سر تھامتا بھڑک رہا تھا۔۔اور کون سا ایسا عمل تھا جس میں وہ بھڑکتا نہیں تھا۔۔۔

زیان۔۔چند لمحے اسکو حیرانگی سے دیکھتا رہا اور پھر اسکی طبعیت کا احساس کر کے باہر نکل آیا۔۔تین دن سے اسنے گھر کی اپنی ماں کی شکل نہیں دیکھی تھی۔۔۔

وہ جیسے ہی باہر نکلا سکندر بھی اسکیطرف آ رہا تھا۔۔اسنے سکندر کا ہاتھ پکڑ لیا وہ نہیں چاہتا تھا ازمیر کے پاس کوئی اور بھی جائے اور اسکے غصے کا شکار ہو۔۔۔۔

تبھی اسکا آہستگی ے ہاتھ تھام کر باہر آ گیا۔۔

کیاہوا" سکندر نے سوال کیا۔۔

وہ نارمل نہیں ہے اسکے پاس مت جاؤ" اسنے کہاتو۔۔۔ سکندر نے گھیری سانس کھینچی۔۔۔۔

میں اسکاعلاج کرناچاہتاہوں میرامطلب اوپریشن ڈاکٹر نے کہاہے ریکوری کے چانسز زیادہ ہیں ۔۔" وہ بولاتو سکندر نے خوشی سے اسکودیکھا۔۔

یہ توپھراچھی بات ہے" سکندر مسکرایا۔۔۔۔

پیسے کہاں سے آئیں گے۔۔۔" زیان پھیکاساہنس کر۔۔۔اسکی جانب دیکھنے لگاجبکہ۔۔ سکندر کا بھی منہ سااتر گیا۔۔

اسکی تنخواہ توپوری ہی تقریباازمیر کے علاج پر لگتی تھی تبھی انکے حالات نہیں سدھر پاتے تھے ۔۔۔

زیان نے اسکے لیے اوراپنے لیے چائے لی اورایک کپ اسکے ہاتھ میں دے کر دوسرے سے خود پینے لگا۔۔۔

یاراب کیاکروگے" سکندر نے سوال کیا۔۔ موسم میں گرمی حد سے زیادہ تھی جبکہ پریشانی نے اور گرمی لگادی تھی مگر۔۔ چائے وہ شے ہے جو آپکے اس گرمی کے ماحول میں بھی عصاب پرسکون کردیتی ہے۔۔۔۔

تبھی وہ دونوں چائے سے لطف لے رہے تھے۔۔

وہ کہتاہے اسکے پاس پیسے ہیں"

کیاازمیر کے پاس پیسے کہاں سے آئے؟ سکندر نے کپ سائیڈ پر رکھا۔۔ کبھی وہ کمانے کے لیے نکلا نہیں تھا۔۔۔ حالانکہ اسکے پاس۔۔۔

بیز نیس فائنینس کی ڈگری تھی پھر بھی۔۔اسنے آوارہ گردی میں وقت گزارااور پھراس بیماری کی لپیٹ میں آگیا۔۔۔۔

کہتا ہے چوری کیے ہیں" زیان نے بتایاتو دونوں ہنس دیے۔۔۔

ایک ہی گھر میں چور پولیس۔۔یہ بھی اچھاہے" سکندر ہنسا۔۔توزیان نے اسکی کمر میں مکہ جڑا ۔۔۔

کچھ طبعیت کا بوجھل پن دور ہوا تھا۔۔

گھر آجاؤ۔۔۔سب تمھارا ویٹ کررہے ہیں۔۔" وہ بولا۔۔۔توزیان نے اسکیطرف غور سے دیکھا ۔۔وہ جانتا تھاسب میں کون شامل ہے۔۔۔

مگر فلحال وقت نہیں تھااسکے پاس۔۔۔۔

تبھی وہ چائے کے آخری سیپ بھر کراپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔

اس لڑکی نے آج کوٹ میں۔۔۔آنا ہے۔۔اور میں جانتا ہوں اسکا وکیل۔۔۔اور اسکا پیسہ۔۔آج ہی کلئیر کردے گا۔۔۔ مگرازمیر۔۔۔کو پتہ نہیں کون سنبھالے گا" زیان نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

تم سنبھالو گے اور تمھارے علاؤہ شایداس دنیامیں اسکو سنبھالنے والا کوئی پیدا نہیں ہوا ہوگا " سکندر نے اسکو تسلی دی۔۔توزیان ہنس دیا۔۔۔۔

اور سکندر کو یہیں روکنے کا کہہ کر۔۔۔وہ خود وہاں سے نکل گیا

کیونکہ اسے کوٹ بھی جانا تھا۔۔۔

------------------------

پارس کافی ڈری ہوئی تھی۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا تھا اسکے ساتھ کیا ہو گا جبکہ اسد نے اسے تسلی دی تھی کہ وہ فکر نہ کرے۔۔۔وہ سب ہینڈل کرلے گا مگر جو بھی کچھ تھا دو لوگوں کی جانیں گئ تھیں اور ثبوت سارے اسکے خلاف تھے۔۔۔تو وہ کیسے سکھ کا سانس لیتی وہ نڈھال سی ہو گئ تھی۔۔۔

پھر صفی بھی نارض نارض سا تھا۔۔۔

مگر اسکو لینے آیا تھا۔۔ جبکہ وہ تیار ہو کر۔۔۔آج۔۔پجامہ شرٹ میں۔۔ غم زدہ سی اور بھی اٹریکٹیو اور دلکش لگ رہی تھی کسی کی بھی توجہ اسپر نہ چاہتے ہوئے بھی چلی جائے وہ اپنے اندر ایسی کشش سمیٹے ہوئے تھی مگر خود سے بھی لاپرواہ تھی۔۔۔

پارس اپنے روم سے نکلی تو۔۔۔موم کو باہر ہی کھڑے پایا۔۔۔

آپ" اسنے سوالیہ نظروں سے موم کو دیکھا۔۔

کیوں جا رہی ہے پارس اسکے ساتھ" وہ غصے میں لگیں۔۔۔

موم پلیز آپ ابھی کچھ نہیں جانتی اور آپکی طبعیت کی وجہ سے میں کچھ بتا بھی نہیں سکتی سو پلیز ۔۔۔آپ ریلیکس رہیں۔۔" اسنے انکے شانے پر ہاتھ رکھا جسے انھوں نے جھٹک دیا۔۔

میں تجھے منا کر رہیں ہوں پارس اس آدمی سے صرف تجھے نقصان ملے گا" وہ شدید غصے کے باعث رونے لگیں جبکہ۔۔۔پارس حیران رہ گئ۔۔

موم۔۔۔ریلکس۔۔۔کچھ نہیں ہوتا وہ اتنے عرصے سے میرے ساتھ ہے آپ کیوں اسے ایسا سمجھتی ہیں ہر دکھ درد میں میرے ساتھ کھڑا رہتا ہے۔۔۔پھر بھی آپ اسے اتنا برا بھلا کہتی ہیں" پارس عاجز آکر بولی۔۔۔۔

تو نہیں جانتی اس دنیا کو۔۔بس جو تیرے ساتھ اچھا بن جائے تو اسکی ہی ہو جاتی ہے۔۔پارس۔۔ عقل پکڑ۔۔یہ آدمی بلکل تیرے باپ جیسا ہے اسکی آنکھوں میں صرف حوس ہے اور کچھ نہیں "وہ بولیں تو پارس انھیں حیرت سے دیکھنے لگی۔۔

آپ زیادہ مت سوچیں۔۔۔وہ آگیا ہے مجھے ضروری کام سے اسے ساتھ جانا ہے میں جلدی آجاؤ گی۔۔اور گھر کو لوک لگا کر جارہی ہوں میرے پیچھے سے کوئی نہیں آئے گا" پارس نے انکی پیشانی پر پیار کیا۔۔اور انکو چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی۔۔

باہر نکلی تو صفی نے اسکو آئی بروآچکا کر دیکھا۔۔

یہ تم کوٹ جانے کے لیے خصوصی حسین تیار ہوئی ہو۔۔یہ ویسے ہی غم زدہ ہو کر زیادہ حسین لگتی ہو۔۔"وہ آنکھ دباتا بولا تو پارس پھیکا سا ہنس دی۔۔

مجھے خوشی ہے کہ۔۔تم مجھ سے خفا نہیں ہو۔۔" پارس نے کہا جبکہ صفی نے بے ساختہ اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔

دیکھو پارس میں نہیں جانتا

تمھاری موم کو مجھ سے کیا پروبلم ہے مگر تم بہتر جانتی ہو کہ میں تمھارے لیے کیسا فیل کرتا ہوں ۔۔اور یونو۔۔۔جو بھی حالات چل رہے ہیں اس میں مجھے لگتا ہے کہ تمھیں اور مجھے شادی کر لینی

چاہیے" پارس پر جیسے اسنے اچانک بڑے اطمینان سے بم پھوڑا تھا۔۔ پارس حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔

اس سے تم بھی سکیور ہو جاؤ گی۔۔۔اور۔۔۔مجھے میری محبت بھی مل جائے گی" وہ مسکرایا۔۔۔

پارس کے ہاتھ کو انگوٹھے کی مدد سے سہلایا۔۔

پارس جیسے بے حس و حرکت سی رہ گئ تھی۔۔ گویا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر۔۔۔ صفی کو جواب کیا دے تبھی اسنے آہستگی سے اسکے ہاتھ سے ہاتھ کھینچ لیا۔۔۔

کیا تم مجھے پسند نہیں کرتی" صفی نے زرا غور کر دیکھا۔۔ مگر وہ گھوری پارس نہیں دیکھ سکی۔۔۔

میں نے تمھیں اپنا اچھا دوست سمجھا ہے" پارس نے حقیقت بیان کی۔۔۔

اور میں نے ہمیشہ تمھیں اپنی محبت" صفی ڈرائیو کرتے ہوئے اسکی جانب دیکھ کر بولا نہ جانے پارس کو اسکا لہجہ جزبوں سے عاری کیوں لگا۔۔

پارس کیوں اتنا سوچ رہی ہو۔۔ کیا میرے علاوہ کسی کو پسند کرتی وہ" صفی نے اسکے ہاتھ پر پکڑ سخت کی پارس۔۔نے نوٹ کیا تھا تبھی اس کے ہاتھ سے ہاتھ کھینچ لیا۔۔۔ نہیں میں کسی کو پسند نہیں کرتی میں نے دیکھ لیا ہے محبت انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی" وہ گاڑی کے کھڑکی سے باہر گزرتے تیزی سے بھاگتے راستوں کو دیکھنے لگی۔۔۔

چلو پھر اپنی طرف سے ارینج میرج کر لو" صفی لاپرواہی سے ہنسا جبکہ پارس بھی پھیکا سا ہنس دی

---

تم سوچنا ضرور تمھاری ماں یہ باپ کے پاس میں رشتہ وغیرہ نہیں بھیجو گا مجھے تمھارا اقرار چاہیے بس" صفی نے زبردستی کی۔۔

اوکے میں سوچو گی" پارس نے جان چھڑائی۔۔اور صفی مسکرادیا۔۔۔

جبکہ پارس پھر سے باہر دیکھنے لگی صفی نے ایک نظر اسکے چہرے کو پھر سے دیکھا۔۔ جس کی خوبصورتی کی جیسے مثال کہیں نہیں تھی اور ایکدم وہ مسکرا کر اپنا رخ پھیر گیا تھا۔۔۔

---------------------------

اسنے کبھی سوچا نہیں تھا اپنی زندگی میں کوٹ کی بھی صورت دیکھے گی وہ ڈری سہمی کھڑی تھی جبکہ زیان کو ایک نظر دیکھ کر اسنے اپنی نگاہ ہی پھیر لی تھی جو ایک طرف کھڑا پولیس یونیفارم میں اسے ایسی نظروں سے گھور رہا تھا کہ۔۔ پارس مزید کنفیوز ہوتی جا رہی تھی۔۔

دونوں طرف سے وکیل نے کیس کی سنوائی شروع کی۔۔۔اور پارس کے دل کی دھڑکنیں۔۔ بڑھانے لگی حالانکہ وہ جانتی تھا اسد جیت جائے گا مگر بار بار ایک ہی خیال آرہا تھا کہ۔۔ یہاں اگر وہ سرخرو ہو گی تو آگے کیا جواب دے گی۔۔اسکی آنکھیں بھیگ گئی اسنے بار بار سوچا مگر اتنا سوچنے پر بھی اسے بلکل اس بات کا خیال نہیں آیا۔۔ کہ اسکی گاڑی نے دو لوگوں کا قتل کیا تھا۔۔۔

فیصلہ اسکے حق میں جا رہا تھا اسنے ایک بار پھر چور نظروں سے زیان کو دیکھا وہ اب بھی اسکو گھور رہا تھا۔۔ تبھی پارس نے سٹپٹا کر نگاہ گھما لی۔۔۔۔

اور کیس اسد جیت گیا یعنی جو سوچ تھا ویسا ہو گیا تھا وہ۔۔۔ ملزمہ نہیں کہلائے تھی اسکو۔۔۔ بری کردیا تھا جبکہ یہ فائنل ہمیشہ کے لیے بند بھی کردی گی تھی۔۔۔ قلم ٹوٹ گیا تھا دنیا کی عدالت میں ایک فیصلہ پیسوں کے رتبے سے جیت لیا گیا تھا۔۔ دوسری عدالت میں اسکا کیا فیصلہ ہوا تھا یہ تو وقت کے ساتھ ہی پتہ چلنا تھا۔ وہ مسکراتے ہوئے صفی کے ساتھ باہر نکلی سر جھکا ہوا تھا۔۔

زیان بھی انکے قریب ہی کھڑا تھا۔۔ جبکہ صفی اسکے پاس رک گیا۔۔۔

پارس نے احتجاج کرنا چاہا۔۔ مگر صفی نے اسکے احتجاج کو خاطر میں نہیں لایا۔۔۔

اکثر پیسہ جیت جاتا ہے" صفی مسکرایا۔۔۔ جبکہ اسکی یہ بات کسی اور نے بھی فون کال پر سنی تھی

زیان۔۔۔ نے صبر کا گھونٹ بھرا اور وہاں سے ہٹ گیا۔۔ جبکہ سیل فون بھی آف کردیا۔۔۔

کیا ضرورت تھی صفی ان سے بات کرنے کی" پارس بولی۔۔

یار بیٹھو تم۔۔۔" صفی نے چیڑ کر کہا۔۔

ہر چیز کا اچھا برا نہیں دیکھتے اب مجھے بتاؤ آزادی کو کیسے سیلیبریٹ کرنا ہے تم نے" صفی گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بولا۔۔۔

صفی یہ قتل میں نے نہیں کیا" وہ بھیگے لہجے میں بولی۔۔ جبکہ صفی کا قہقہ ابھرا جو کہ پارس کو طنز ہی لگا۔۔۔

دیکھو ہر قاتل اسی طرح کہتا ہے کوئی نئی بات نہیں ہے۔۔۔ اب تم زیادہ نہ سوچو۔۔۔ اور بس مجھ پر دھیان دو کیا سوچا تم نے پھر" صفی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسپر اپنے لب رکھنے چاہے کہ پارس نے سٹپٹا کر

ہاتھ کھینچا۔۔۔

می۔۔میں تمھیں کل بتادوں گی" وہ بولی۔۔اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔

ابھی کیوں نہیں "گھمبیر سا لہجہ اسکے کان کے بے حد قریب سنائی دیا جبکہ۔۔پارس کو محسوس ہوا اسکے کلون کی خوشبو اسنے خود میں جزب کی ہے۔۔وہ مزید دروازے سے چپک گئی۔۔۔

کتن۔۔کتنی دیر میں گھر پہنچے گے" پارس نے بات گھمائی۔۔۔

جتنی دیر تم چاہو" صفی مسکرایا۔۔۔

نہیں موم اکیلی ہیں مجھے انھیں سمبھالنا ہے" پارس بولی۔۔۔جبکہ موم کے نام پر صفی کا منہ بنا اور اسنے سر ہلا کر اس سے فاصلہ بنایا۔۔۔۔

کچھ کھاؤ گی" وہ بولا۔۔

نہیں بس بس گھر جانا ہے" پارس نے بتایا تو صفی نے پھر سے سر ہلایا۔۔اور گاڑی کی سپیڈ بڑھالی ۔۔۔

---------------------

کہنے کو آج اسکے سر پر سے ایک الزام ہٹ گیا تھا مگر سکون اسے نہیں آرہا تھا۔۔اپنے کمرے میں وہ تادیر کھڑکی کے پاس کھڑی رہی۔۔۔چاند کو دیکھتی رہی

کتنا دور ہوتا ہے چاند ہم لوگوں سے پھر بھی۔۔ایسا لگتا ہے دیکھ کر مسکرا اٹھتا ہے چاند۔۔۔اسکی زندگی میں ہر گزرتے دن کے ساتھ مسکراہٹوں میں کمی آرہی تھی۔۔

پارس رندھاوا ہر گزرتے دن کے ساتھ اکیلی پڑ رہی تھی۔۔۔

اور یہ ہی بات اسے توڑ رہی تھی اسنے

بنا کھڑکی کو بند کیے بستر پر لیٹنے کا سوچا اور ابھی۔۔کچھ دیر ہی گزری تھی اسے ایسا محسوس ہوا کہ اسکے کمرے میں کوئی کودا ہے۔۔

کون ہے" بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا۔۔۔

جبکہ مظبوط قدموں کی دھمک قریب سنائی دے رہی تھی اسنے گھبرا کر لیمپ کھولنا چاہا مگر۔۔۔۔

کسی نے سخت ہاتھ نے اسکو اس عمل سے باز رکھا۔۔اور پارس کا۔۔ہاتھ پکڑ کر۔۔۔ایکدم موڑا

۔۔

آہہہ" پارس کراہ اٹھی۔۔۔۔

وہ چاند کی مدھم روشنی میں اس چہرے کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا نہ جانے وہ کون تھا یہاں کیوں آیا تھا اور اسکے ساتھ کیا کرنا چاہتا تھا۔۔

پارس پریشان سی۔۔۔چلانے کے لیے منہ کھولنے لگی تبھی۔۔دوسرے مظبوط ہاتھ نے اسکا منہ بھی دبا دیا جبکہ اسے پیچھے تکیے پر پھینک کر وہ اسکے نزدیک آگیا۔۔

پارس کی آنکھیں خوف سے پھٹی تھیں۔۔۔

ک۔۔کون

ہو تم" وہ بمشکل بولی۔۔ جبکہ دوسری طرف ہاتھوں میں مزید سختی در آئی۔۔۔۔

فلحال جو میں تجھے کہہ رہا ہوں بس اتنا کر۔۔۔" سخت کھار دار آواز جس میں کوئی نرمی نہیں کوئی لچک نہیں کوئی رعایت نہیں۔۔۔۔

وہ بولا۔۔۔ جبکہ پارس نے اسکی گرفت ڈھیلی ہوتے ہی اسکا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر سے ہٹایا۔۔

کون ہو تم" وہ ایکدم چلائی۔۔۔ہاں اندھیرہ اتنا نہیں تھا کیونکہ وہ اندھیرے سے ڈر جاتی تھی۔۔۔ مگر پھر بھی پارس اسکی شکل نہیں دیکھ پا رہی تھی کیونکہ۔۔۔ اسنے اپنے چہرے پر رومال بھی باندھا ہوا تھا۔۔ پارس نے ایکدم ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے سے رومال ہٹانا چاہا۔۔ اور وہیں اس شخص کا ہاتھ بے قابو ہوا۔۔ اور پارس کے منہ پر پڑا۔۔ پارس سن سی رہ گئی۔۔

تیری ہمت" وہ چلایا۔۔۔۔

پارس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹا۔۔۔۔

ک۔۔۔ کیا چاہتے۔۔ چاہتے ہو تم" پارس رو دی۔۔۔

پیسہ" وہ ایک لفظ میں بات ختم کر گیا۔۔۔۔

پارس نے سانس کھینچی اور جلدی سے اپنی چیک بک اٹھالی۔۔۔

کتنا پیسہ چاہیے" وہ کانپتے لہجے میں بولی۔۔ جبکہ۔۔۔ اس شخص نے اسکے ہاتھ سے وہ چیک بک کھینچی اور اسپر اپنی مرضی کی رقم لکھ کر اسنے پارس پر وہ بک اچھال دی

سائین کر اسپر" سختی سے اسکا منہ جکڑ کر وہ بولا۔۔۔۔

تو پارس نے کانپتے ہاتھوں سے اس چیک پر سائین کیا۔۔۔اور۔۔۔وہ شخص جو کوئ بھی تھا وہ چیک لے کر۔۔وہاں سے۔۔اٹھا۔۔۔کھڑکی کیطرف جانے لگا۔۔اونچے لمبے قد و قامت کے اس شخص کو پارس دیکھ رہی تھی۔۔۔اور اچانک کھڑکی کے نزدیک جا کر وہ مڑا۔۔۔

پارس جیسے پیچھے کھسک گئ اُسکی آنکھوں میں۔۔خون سا اترا ہوا تھا وہ اس شخص کو بلکل نہیں جانتی تھی مگر اس سے اس وقت اسے سب سے زیادہ ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

تمھارا حشر عبرت بنے گا۔۔۔

تمہارے جیسے لوگوں کے لیے۔۔اور اپنے اس یار سے کہہ دینا۔۔کہ اس پیسے کا مربع بنا کر اسی کو کھلا دوں گا۔۔۔یہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھے گا" انگلی اٹھا کر۔۔بولتا وہ وہاں سے چلا گیا۔۔جبکہ پارس نے فوراً لیمپ پر ہاتھ مارا۔۔۔اور جلدی سے اٹھ کر۔۔۔وہ کھڑکی سے دیکھنے لگی مگر وہاں تو دور دور تک کوئ نہیں تھا اسنے۔۔پیچھے مڑ کر دیکھا اور پھر دوبارہ گلی میں جھانکا۔۔۔مگر تب بھی وہاں کوئ نہیں دیکھا۔۔

یہ کیا تھا جو ابھی اسکے ساتھ ہوا تھا۔۔اسکی سانسیں گویا آہستہ چلنے لگیں ۔۔

اور وہ وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئ۔۔۔

------------------------------

صبح اسکو بہت تیز بخار تھا۔۔۔مگر اسنے کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا موم کو کھانا وغیرہ دے کر وہ آفس آ گئ۔۔۔صفی نے اسکو آتے دیکھا اور دندناتا ہوا اسکے پاس آیا۔۔۔

پانچ کروڑ روپے کمپنی کے اکاؤنٹس میں سے غائب ہیں کہاں گئے اتنے پیسے "صفی اسکے منہ پر پیپرز پھینکتا چلایا۔۔۔

پارس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔۔

کہاں گیا کمپنی کا سارا پیسہ۔۔ سی۔ای۔او سمجھتی کیا ہو خود کو

کسی بھی بھکاری کو دے دو گی اپنے باپ جیسے وہ چلا اٹھا

یہاں سارے کوٹریکٹ ریجیکٹ ہو گئے ہیں کمپنی کو اس وقت۔۔۔اپنے پیسے کی ضرورت ہے جبکہ اکاؤنٹ رفتہ رفتہ خالی ہو رہے ہے یہ صرف تمھاری کمپنی نہیں ہے۔۔۔پارس رندھاوا

"صفی کے چلانے پر وہ سن کھڑی اسکو دیکھتی رہی

میرا بھی پیسہ لگا ہے اس پر اور اس ڈوبتی کشتی میں سے اپنا رز میں نکال لوں تو کسی کو منہ دیکھنے قابل نہیں رہو گی تمہاری یہ کمپنی "وہ اسکو دھکیلتا۔۔غصے سے ہٹتا وہاں سے چلا گیا جبکہ سارے ورکرز نے پارس رندھاوا کی یہ بے عزتی دیکھی تھی۔۔۔اسنے ارد گرد دیکھا۔۔سب کی نظروں میں اسکے لیے رحم تھا ترس تھا۔۔وہ لڑکی۔۔ باپ کی اتنی بے عزتی برداشت کرتی تھی اور آج۔۔۔ صفی نے بھی اسکی بے عزتی کر دی تھی۔۔سب کو ہی صفی کی اس حرکت پر غصہ تھا مگر وہ سب کیا کر سکتے تھے کچھ نہیں۔۔پارس پیپرز اٹھانے کے لیے جھکی۔۔

کہ جلدی سے۔۔ورکرز آگے بڑھے اور اسے جھکنے سے پہلے ہی پیپرز اٹھا لیے۔۔۔

پارس نے مسکرا کر سب کو دیکھا۔۔ تھینکیو کہہ کر وہ اپنے آفس میں آ گئی۔۔۔

آنکھوں میں پھیلتی نمی کو پیچھے دھکا دے کر وہ اپنی چیئر پر بیٹھی۔۔۔

کیاوہ اسکی بات کا یقین کرتا کہ رات اسکے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔

نہیں وہ کبھی بھی نہیں کرتا تبھی وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔اسنے فائنل اٹھائی اور اسکی سکٹری اسکو بتانے لگی کہ صفی سر نے بمشکل ریاض لودھی کو بلایا ہے جو کہ۔۔انکے ڈوبے ہوئے شیئرز بھی خریدنا چاہتے ہیں اور انکو پروجیکٹس بھی دینا چاہتے ہیں۔۔۔

پارس کو خوشی ہوئی تھی تبھی اسنے ان سے میٹینگ پر حامی بھرلی۔۔۔۔

میم وہ بس آنے ہی والے ہیں صفی سر کہہ رہے ہیں آپ خود بھی مینیج ہو جائیں" سیکٹری بولی تو پارس نے سر ہلایا۔۔۔

اور تقریبا بیس منٹ میں وہ ریاض لودھی کے سامنے تھی۔۔۔

مگر اسکے سامنے بیٹھ کر اسکی گھٹیا نظروں سے پارس بری طرح کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ آدمی اسکو بلاوجہ کیوں گھور رہا ہے۔۔

اوکے مسٹر صفی اور پارس۔۔۔جی میں آپ لوگوں کے ساتھ کام کرنے کو تیار ہوں مگر میری ایک شرط ہے" وہ بولا۔۔دانت نکالے۔۔ صفی اطمینان سے بیٹھا تھا۔۔۔

جی جی ہمیں آپکی ساری شرطیں منظور ہیں کیوں پارس" صفی نے جلدی سے کہا تو پارس نے سر ہلایا۔۔۔

آپ جانتی ہی ہیں پارس۔۔۔یہ بیزنیس ہی دنیا ہے یہاں کچھ لو اور دو کا اصول ہے اب آپکی یہ ڈوبی ہوئی کمپنی تو مجھے کچھ نہیں دینے والی۔۔۔تو میں کہہ رہا تھا۔۔کہ آپ۔۔زرا کھل کر سوچیں

۔۔۔

کہ آپ کس طرح مجھے خوش کر سکتیں ہیں تو آپ کی کمپنی کو اور کتنا فائدہ ہو گا اس سے "وہ مسکرا کر بولے تو۔۔۔پارس نے صفی کو دیکھا۔۔۔

ک۔۔کیا مطلب "وہ پوچھنے لگی۔۔۔

زرا سوچیں۔۔اب لفظوں میں کیا بیان کیا جائے یہ تو سمجھنے کی بات ہے "وہ دانت نکالتا بولا۔۔

جبکہ صفی نے سر ہلایا۔۔۔

جی ضرور ہم۔۔۔اس بارے میں سوچیں گے صفی مسکرایا۔۔۔

جی نہیں صفی صاحب عمل کرنا ہے سوچنا وچنا کیا ہوتا ہے "وہ قہقہ لگا کر بولا تو صفی نے سر ہلادیا ۔۔۔

پارس بت بنی بیٹھی تھی۔۔۔جبکہ ریاض وہاں سے چلا گیا۔۔۔صفی پارس کی جانب مڑا۔۔

اف مبارک ہو یار بال بال بچے ہیں "وہ ایکسپیکٹیڈ سا بولا تھا۔۔۔

پارس صفی وک دیکھتی رہی۔۔

دیکھو پارس۔۔۔۔یہ بیزنیس ہے اگر تم۔۔۔ایک کپ چائے اسکے ساتھ اسکے گھر میں پی لو گی یہ رات کا ڈنر بھی کر لو گی تو ہمیں ہماری کمپنی کو بہت فائدہ ہو۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔"پارس کی جان جیسے کانپ اٹھی تھی اسکو کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔اور اسنے صفی کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔۔۔

ت۔۔۔تم مجھے بیچنا چاہتے ہو "وہ حیرتوں کی انت گہرائیوں میں تھی۔۔۔۔

م۔۔میں خود کو ب۔۔بیچ کر کمپنی کو فائدہ دو "وہ سسکی۔۔۔

ت۔ تم مجھے ایسا سمجھتے ہو" وہ حیران تھی۔۔۔۔

صفی۔۔۔ ضبط سے اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

میں مر جاؤ گی مگر یہ سب نہیں کرو گی" وہ ہچکیاں بھرتی بولی اور وہاں سے باہر نکل گئ جبکہ۔۔۔

صفی نے اسکے نکلتے ہی واس۔۔۔ زمین پر کھینچ مارا تھا۔۔۔

-------------------------------------------

روتے روتے اب تم آنکھوں میں جلن بھی ہونے لگی تھی۔۔۔ کون تھا اسکا۔۔۔ کس کو پکارتی وہ ۔۔۔ کس کیطرف ہاتھ بڑھاتی۔۔ چاروں اطراف میں اندھیرا تھا بس۔۔۔ ابھی وہ گاڑی چلاتی کہ صفی آتا دیکھائی دیا۔۔۔

پارس نے خفگی سے گاڑی چلانا چاہی کہ وہ گاڑی کے آگے آ گیا۔۔۔۔

ہٹ جاؤ صفی "پارس کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔

جبکہ صفی چلتا ہوا اسکے پاس آ گیا۔۔۔

اور گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

پارس کی جانب دیکھا اور اسے گلے لگا لیا۔۔

پارس ایکدم حیران تھی۔۔۔ اس سے دور ہونا چاہا مگر اسنے سختی سے اسکو پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

شادی کرنا چاہتا ہوں میں" وہ بولا۔۔۔۔

پارس مزید حیران ہوئ۔۔۔

اور اس سے جدا ہوئی۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔میں نے غلط سوچا میں اندھا ہو گیا تھا۔۔" وہ بولا چہرے پر شرمندگی طاری کی۔۔۔

اور پارس پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

پلیز صفی تم ایسا مت کیا کر و ایک تمھارے سوا کوئی بھی نہیں میرا" پارس بولی تو صفی نے سر ہلایا

-----

یہ لیں پیسے۔۔۔۔"ازمیر نے اپنے سر کے درد کو بمشکل قابو میں کر کے۔۔۔زیان کے ہاتھ پر پیسے رکھے۔۔۔۔

جبکہ زیان اتنی رقم ایک ساتھ دیکھ کر پریشان ہو گیا۔۔

یہ سب کیا ہے ازمیر کہاں سے آئے یہ پیسے "زیان پیسے وہیں پھینکتا اٹھا۔۔اور اسکو دونوں شانوں سے تھام لیا۔۔۔

یہ پیسے۔۔۔۔جہاں سے بھی آئے ہیں بھائی اس سے زیادہ اہم یہ ہے کہ۔۔میں ٹھیک ہونا چاہتا ہوں "وہ آنکھیں اسپر نکالتا بولا۔۔۔

نہیں ان سب باتوں سے زیادہ اہم یہ ہے کہ یہ پیسہ کہاں سے آیا تمھارے پاس "زیان نے سختی سے پوچھا۔۔جبکہ ازمیر نے اسکے ہاتھ جھٹکے۔۔۔

میرے لیے کچھ نہیں کر سکتے تو بلا وجہ یہاں بیٹھ کر مجھے ہمدردیاں مت دیں" وہ چیخا۔۔زیان نے سر تھام لیا پریشانی اور تفکر کی کئی لکیریں اسکی پیشانی پر پھیل گئیں۔۔۔

زیان میرے بھائی کیا ہو گیا ہے تمھیں سمبھالو خود کو۔۔بتاؤ مجھے یہ کہاں سے آئے ہیں تمھارے پاس اور وہ پیسے۔۔جو تمھارے کبرڈ سے ملے ہیں" زیان بے بسی سے بولا۔۔۔

جبکہ ازمیر نے سپاٹ نظروں سے اسکو دیکھا۔۔۔

یہ پیسہ میں نے چوری کیا ہے" وہ بے لچک لہجے میں بولا۔۔۔

زیان نے دونوں ہاتھ اسکے شانے پر سے ہٹا لیے۔۔۔

خاموشی سے اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

جبکہ اسی وقت نرس بھی اندر آئی۔۔۔تو زیان ایک طرف ہو گیا جبکہ ازمیر۔۔۔نے اس نرس کیطرف دیکھا جو اسکو انجیکٹ کرنے آئی تھی۔۔۔اس سے پہلے وہ اسکو انجیکشن لگاتی ازمیر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔نرس ایکدم گھبرا اٹھی۔۔۔

ڈاکٹر کو بلا کر لاؤ" وہ اسکا ہاتھ جھٹک کر بولا۔۔۔

نرس تو اپنے ہاتھ کے چھوٹنے پر شکر بناتی سر ہلاتی باہر بھاگی جبکہ زیان بے چینی سے ادھر ادھر سر مارتے ازمیر کو دیکھ رہا تھا۔۔نہ جانے کیوں کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا اسے۔۔ازمیر۔۔۔کی طبعیت بہت اہم تھی اسکا ٹھیک ہونا بہت ضروری تھا۔۔مگر یہ پیسہ وہ بھی اتنا۔۔۔اسپر کئی سوال تھے جس کا جواب ازمیر ہی دے سکتا تھا اور وہ اتنا ضدی تھا کہ ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالتا تبھی

زیان خاموش ہو گیا۔۔اور تبھی ڈاکٹر بھی اندر داخل ہوا۔۔ازمیر کچھ بولتا کہ زیان نے ڈاکٹر کو بات سمجھائی اور پیسوں کے انتظام ہو جانے کی اطلاع دی تو ڈاکٹر نے سر ہلایا۔۔

میں آپکے بھائی کی سرجری یہاں نہیں کروں گا۔۔۔انکو باہر لے جائیں۔۔۔امریکہ میں۔۔۔

میں بہت اچھے سرجنز کو جانتا ہوں۔۔۔اور میں نے ازمیر کی فائل وہاں بھجوادی ہے۔۔تو آپ ۔۔۔ادھر چلے جائیں" زیان کو تفصیل سے سمجھا کر وہ ازمیر کی طرف آیا۔۔۔جو سر پکڑے اسکے درد کو برداشت کر رہا تھا۔۔یہ اسی کی ہمت تھی۔ورنہ اس درد سے لوگوں کی چیخیں نکل پڑتی تھی ۔۔

بوائے۔۔بہت جلد تمھیں ٹھیک دیکھنا چاہو گا" وہ مسکرا کر اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے بولے

اور دیکھنا چاہو گا کہ ٹھیک ہونے کے بعد بھی تم ایسے ہی۔۔۔سر پھرے رہو گے یہ نہیں" وہ مسکرائے ازمیر نے بلکل مسکرانے کی زہمت نہیں کی تھی۔۔۔وہ یوں ہی سرد نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور ڈاکٹر شانے اچکا کر۔۔اسکے پاس سے چلے گئے۔۔جبکہ زیان دور کھڑا ازمیر کو دیکھ رہا تھا جس سے اب درد برداشت نہیں ہو رہا تھا اسکی کراہیں کمرے میں پھیلنے لگی اور زیان کچھ نہ کرتے ہوئے۔۔وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔اسکی آنکھوں میں۔۔۔جیسے پانی اگیا۔۔وہ کیسے ۔۔اپنے بھائی کو اس حالت میں دیکھتا تبھی ہر بات پس پشت ڈال کر اسنے۔۔۔ان پیسوں سے ازمیر کا علاج کرنے کا سوچا اور فورا۔۔سے سکندر سے کہہ کر۔۔۔اسنے فلائٹ کرائی تھی۔۔۔

--------------------------

صفی کی خوشی کا کوئ ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔ پارس نے شادی کے لیے ہاں کر دی تھی آج بہت دنوں بعد ڈیڈ گھر پر تھے جب کہ موم چھپ گئیں تھیں انکے سامنے نہیں آئیں تھیں۔۔

پارس نے انکو بتایا تو وہ اسکی شکل دیکھنے لگے۔۔

تمھیں شادی کے لیے۔ صفی ہی ملا تھا" ناگواری سے بولے تو پارس حیران ہوئ۔۔۔انھوں نے صفی کے بارے میں کبھی کچھ بھی نہیں کہا تھا۔۔ پھر وہ ایسی بات کیوں کر رہے تھے کہ آج تک اسے نہ ان کی سمجھ آئ اور نہ آج انکی سمجھ آئ۔۔۔

کیا برائ ہے صفی میں" پارس نے زرا احتجاج کیا۔۔

اچھائ کیا ہے" وہ بولے۔۔تو پارس۔۔۔نے انکیطرف دیکھا۔۔آنکھوں میں چبھن سی تھی جیسے

--

اسکے لیے میں اہم ہوں۔۔ یہ اچھائ ہے اس میں۔۔ جب میرے ارد گرد کوئ نہیں ہوتا اتو وہ ہوتا ہے میرے ساتھ یہ اچھائ ہے اس میں۔۔اور اسنے مجھے اس کیس سے نکلوایا یہ اچھائ ہے اس میں۔ جو شخص میری حفاظت کرنا جانتا ہے وہ۔۔ میرے لیے غلط کیسے ہو سکتا ہے" پارس بولی تو ۔۔۔لہجے میں باپ کے لیے بھی شکوے اتر آئے۔۔۔

جبکہ ڈیڈ کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئ۔۔۔

تم سے بڑا دنیا میں بیوقوف کوئ نہیں ہے۔۔۔" وہ سر ہلاتے اسپر طنز کر رہے تھے۔۔۔

توآپ بتادیں عقل مندی کیا ہے۔۔۔۔" پارس چیڑ گئ۔۔۔۔

کم از کم اس سے شادی نہ کرنا تمھاری عقل مندی ہو گی۔۔ پھر چاہے کسی سے بھی کرو" وہ لاپرواہی سے بولے۔۔

کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میں آپکی بیٹی ہی نہیں ہوں" پارس بھیگے لہجے میں بولی۔۔۔

نہیں تم میری ہی بیٹی ہو میں جانتا ہوں مگر ساتھ تم اس عورت کی بھی ہو یہ بات میرے لیے زہر کی طرح ہے۔۔۔نہ قابل برداشت ہے" وہ سرد لہجے میں بولے۔۔

اس میں میرا تو کوئ قصور نہیں" پارس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹے۔۔۔۔

کسی کا کوئ قصور نہیں" وہ سر جھٹک کر اٹھے۔۔ا

آپ رک جائیں میں نے۔۔ کھانا بنایا ہے۔۔" پارس انکو جاتا ہوا دیکھ کر بولی۔۔۔

تم چاہتی ہو وہ تمھاری ماں مر جائے" وہ سوال کرنے لگے پارس خاموش ہو گئ۔۔۔

اور پھر وہ بھی بنا کچھ کہے وہاں سے چلے گئے

کیا تھا یہ معمہ۔۔وہ نہیں جانتی تھی اسنے اپنے بال مٹھی میں جکڑ لیے۔۔آخر وہ ہی کیوں اتنی گردشوں میں تھی۔۔۔

اور اوپر سے سب اسے صفی کے معاملے میں کنفیوز کر رہے تھے مگر۔۔جو اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ کیا تھا وہ کتنا کئیر نگ تھا اسنے وہ بات کہنے کے بعد اسے معافی بھی مانگی تو کیا سمھجتی پارس کہ وہ ہی اسکا دشمن ہے کیسے کیسے آخر۔۔۔

اسنے نفی کی نہیں ایسا کچھ نہیں ہے صفی سے شادی ہی اسکا بہترین انتخاب ہے "اسنے دل کو تسلی دی اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آئی جہاں اسکی ماں خود کو تالا لگائے بیٹھی تھی۔۔۔

اسنے۔۔۔دروازے کو چابی سے کھولا جو ہر وقت اسکے پاس ہوتی تھی اور اندر آ گئی۔۔۔

جبکہ انھوں نے اس سے چہرہ موڑ لیا۔۔

پارس پھیکا سا ہنس دی۔۔۔

ناراض ہیں مجھ سے "وہ سوال کرنے لگی۔۔۔۔

تم اس صفی سے شادی نہیں کرو گی "وہ قطعی لہجے میں بولی۔۔۔

پارس نے الجھ کر انکو دیکھا۔۔

موم اس میں میری خوشی ہے "وہ بولی تو وہ حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگیں

کیا آپ نہیں چاہتی آپکی بیٹی خوش رہے کیا اسکا حق نہیں خوشیوں پر "پارس کے سوال پر انھوں نے اسکا چہرہ تھام لیا۔۔جو شاداب تھا بے مثال تھا۔۔۔ مگر اداسی سی رہتی تھی ہر پل۔۔۔

اس میں خوشی مت تلاش کر پارس "پارس کو لگا جیسے وہ پہلی بار اس سے شعور کی بات کر رہیں تھیں ورنہ ہر پل غصہ اور ضد کرتی تھیں۔۔۔

مجھے خوشی مل گئی ہے آپ میری فکر نہ کریں "وہ بولی اور انکے پاس سے اٹھ گئی۔۔۔

میں چاہتی ہوں میری شادی کسی بھی نارمل انسان کیطرح ہو۔۔۔۔تو پلیز ڈیڈ بھی اس شادی میں شامل ہوں گے آپ اپنا بیہیو نارمل رکھیے گا "وہ بولی تو۔۔۔انھوں نے جلدی سے سر نفی میں ہلایا

۔۔۔

ن

۔نہیں میں اس شخص کے سامنے نہیں جاؤ گی۔ تم تم کر لو شادی" وہ جلدی سے بول کر منہ موڑ گئیں جبکہ پارس انکو دیکھتی رہی چند لمحے شکوہ کن نگاہوں سے دیکھ کر وہ ٹھیک ہے کہہ کر وہاں سے نکل گئی۔۔۔ جبکہ۔۔۔اسکے کمرے سے نکلتے ہی صفی نے بھی کال کر لی۔۔

کیسی وہ" اسنے سوال کیا۔

ٹھیک ہوں" پارس بولی تو صفی نے اسکے بیزار لہجے پر زرا خفگی کا اظہار کیا۔۔۔اور اسکو اچھی خاصی سنا دی۔۔ جس پر پارس ایکدم چوکنا ہوئی۔۔

سوری میں آئندہ ایسے نہیں بولو گی" پارس بلکل نہیں چاہتی تھی کہ صفی اس سے خفا ہو۔۔۔ تبھی اسکی ہر بات مانتے ہوئے بولی۔۔

صفی نے۔۔ سر ہلایا۔۔۔

ایک بات پوچھنی ہے مجھے تم سے" پارس نے اچانک یاد آنے پر سوال کیا۔۔

کیا" صفی نے پوچھا۔۔۔

تم نے مجھے آفس آنے سے کیوں منع کیا ہوا ہے اور یہ۔۔یاسر صاحب کا کل مجھے فون آیا ہے کہتے ہیں میم آپ آفس اجائیں ورنہ سب ختم ہو جائے گا کیوں" اسنے سوالیہ نشان چھوڑا۔۔ صفی ایک دم خاموش ہو گیا۔۔۔

پارس اسکے جواب کی منتظر تھی۔۔۔

اسنے گھیری سانس بھری۔۔۔

پارس تمھیں مجھ پر یقین ہے"اسنے الٹا اس سے سوال کیا۔۔

ہاں مجھے تم پر یقین تو ہے مگر ایسا کیا ہوا ہے جو وہ اتنا پریشان تھے تمھارے ہوتے ہوئے"پارس اب بھی کنفیوز تھی۔۔۔

ان سے یہ سوال میں خود کر لوں گا۔۔پلیز اب ت۔لم زیادہ مت سوچنا آفس کو میں دیکھ لوں گا تم بس۔۔۔میرے بارے میں سوچو۔۔۔بس چند دن کی دوری ہے پھر تم میری ہو جاؤ گی اور میں تمھارے نزدیک کسی بھی پریشانی کو نہیں آنے دوں گا"صفی لو دیتے لہجے میں بولتا پارس۔۔۔کو سٹپٹا گیا۔۔۔

م۔۔میں پھر بات کروں گی"پارس نے کہا۔۔

تمھیں کیا۔مسلہ ہے یار جب مجھے بات کرنی ہوتی ہے تب۔ہی تم بھاگ جاتی ہو"صفی غصہ ہوا۔مگر پارس کو اسکے اس لہجے سے شدید گھبراہٹ ہو رہی تھی تبھی اسنے فون بند کر دیا اور صفی نے دانت بھینچے۔۔۔

تمھاری مجھ سے بے زاری بہت جلد ختم ہو جائے گی۔۔۔"صفی بولا اور فون سائیڈ پر پھینک دیا
---

---------------------------

ازمیر اور زیان امریکہ چلے گئے تھے۔۔۔

مشل نے رات کی سیاہی میں روشنیوں سے جگمگاتے جہاز اپنے اوپر سے گزرتے دیکھا تو اسے۔۔ آج صبح کا منظر یاد آگیا۔۔ جب وہ ازمیر کے ساتھ گھر میں داخل ہوا تھا۔۔ کیسے وہ دوڑتی ہوئی اس تک پہنچ جانا چاہتی تھی مگر۔۔ آنٹی امی اور اپنے بھائی کی وجہ سے وہیں تھم گئی۔۔ اسکے ماتھے پر کئی شکنیں تھیں جبکہ ازمیر کا حال تو ہر گزرتے دن کے ساتھ بگڑتا جا رہا تھا کہ۔۔ اسکو دیکھ کر ہی مشل کو خوف آ رہا تھا اور اسکے جلد ٹھیک ہو جانے کی وہ دعا گو تھی۔۔ خیر جسمانی تکلیف ہے ساتھ ساتھ اسکا ذہن بھی درست ہو جاتا۔۔۔ وہ اسکے لیے بھی دعا گو تھی۔۔ کیونکہ وہ۔۔ واقعی میں ایک۔۔ عجیب قسم کا انسان تھا اور۔۔ جب اسے پتہ چلا تھا کہ وہ کسی سے پیار کرتا ہے تو حیرت ہی ہوئی تھی کہ وہ لڑکی اس انسان کے ساتھ کیسے رہ سکتی تھی۔۔۔

مگر زیان کو دیکھنے کے بعد اسنے ہر بات پر سے سر جھٹک دیا۔۔ ازمیر کو سب کمرے میں لے گئے تھے زیان نے امریکہ جانے کا بتایا تو۔۔۔ مشل کا دل جیسے ڈوب کر ابھرا۔۔ اتنی دور جا رہا تھا وہ اس سے۔۔ کیا وہ صرف اسکا انتظار کرتی رہتی ساری عمر۔۔۔ اور وہ اسی طرح مصروف رہتا۔۔۔ خیر اسنے تو۔۔۔ پہلے بھی منہ سے کوئی احتجاج نہیں نکالا تھا اور اب بھی وہ دل ہی دل میں خفا ہونے کے باوجود احتجاج نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

مشل بیٹا کھانا لگاؤ" امی نے کہا تو وہ سر ہلا کر کچن میں چلی گئی۔۔ زیان ازمیر کو لیٹا کر اپنی ماں کو تسلی دینے لگا۔۔ جو کہ ازمیر کے پاس بیٹھیں۔۔۔ اسکو پکار رہیں تھیں مگر وہ ایسے خفا تھا جیسے سب کا قصور ہو اس میں۔۔۔

انٹی اور سکندر کے سنبھالنے پر وہ ان سے دور ہوا۔۔۔ اور کمرے سے باہر آگیا۔۔

عجیب تھکاوٹ سی تھی اسکو۔۔۔۔

تبھی کچن میں گلابی آنچل لہراتا دیکھ وہ۔۔ کچن میں آگیا۔۔۔

شاید یہ زندگی میں انکی پہلی بات چیت ہونے والی تھی۔۔

پانی" اسنے بس اتنا ہی کہا۔۔ مشل چونک کر مڑی۔۔ زیان اسکو دیکھتا رہ گیا۔۔۔ اتنا چمکتا رنگ۔۔ اتنی دلکشی۔۔۔ وہ نظر پھیر گیا۔۔۔۔

مشل نے جلدی سے اسکے لیے۔۔ پانی نکالا۔۔۔ اور اسکے آگے کیا۔۔ جسے زیان نے اسکے ہاتھ سے تھام لیا۔۔۔

دونوں طرف خاموشی رہی جبکہ اسکی موجودگی میں۔ مشل سے کوئی کام نہیں ہو سکا۔۔ تبھی وہ خاموش تھی۔۔۔ مگر زیان بس اسکو گھورنے پر اکتفا کر رہا تھا۔۔۔ تبھی اسنے پہلے بولنا ضروری سمجھا۔۔۔

آپ امریکہ جارہے ہیں" وہ زیان کیطرف دیکھ نہیں رہی تھی۔۔

زیان نے گلاس کبنیٹ پر رکھا اور اسکے نزدیک آنے لگا۔۔

ہاں" اسنے بس اتنا ہی کہا۔۔۔ مشل۔۔۔ کے دل کی دھڑکنیں بڑھنے لگیں۔۔۔

مت جائیں اتنا دور" وہ آہستگی سے بول گئی۔۔ جبکہ زیان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔

تم انتظار کرنا" وہ اسکے بے حد نزدیک ارکا۔۔۔۔

کہ دونوں کے مابین مشل نے ہی دوری بنائی ورنہ مشل کے ہاتھ اس سے ٹچ ہوتے۔۔۔۔

اور کیا کر رہی ہوں میں" اسنے اچانک کہا۔۔۔ تو زیان اسکو گور سے دیکھنے لگا۔۔۔

جس راہ پر تم چھوٹی سی لڑکی چلنے لگی ہو۔۔اسپر انتظار۔۔سب سے پہلی شرط ہے" زیان نے۔۔۔

اسکے آوارہ بالوں۔۔کی چند لٹوں کو اسکے چہرے پر کھیلتے دیکھا اور سکون سے کہا۔۔۔۔

مشل کچھ بول نہیں سکی۔اسکی نظروں کی تپش سے۔۔اسکا چہرہ جھلس رہا تھا۔۔۔

اچانک گرمی بڑھنے لگی تھی۔۔۔اور زیان کا دل اس سے پہلے اس سے کوئی جسارت کراتا۔۔

پیچھے سے سکندر کی آواز پر وہ اچھل کر اس سے فاصلے پر ہوا۔۔

یہاں ہو تم۔یار اسکو دوائی دو کسی کی نہیں سن رہا" سکندر عاجز سا بولا۔۔

تو زیان نے سر ہلایا۔۔۔

جبکہ مشل پہلے ہی پیٹھ موڑ چکی تھی۔۔۔

زیان نے ایک نظر اسکے چہرے پر ڈالی۔۔ تبھی مشل کی بھی نگاہ اٹھی زیان مسکرا دیا۔۔جبکہ مشل اپنے بھائی کے سامنے اسکی جسارت پر۔۔حیرانگی سے۔۔آنکھیں نیچے کر گئی۔۔سکندر کچھ دیر دونوں کو دیکھتا رہا۔۔۔اور پھر زیان کا ہاتھ پکڑ کر باہر کھینچا۔۔

بہن ہے وہ میری شرم سے ڈوب مر" وہ غصے سے بولا۔۔۔

میری بھی ہونے والی کچھ ہے" زیان نے کہا اور کمرے میں آیا۔۔

جہاں۔۔ازمیر اب بھی ضد میں لیٹا ہوا تھا۔۔۔

ازمیر "زیان نے۔۔بچوں کیطرح اسکو پکارہ۔۔

دوائی لو" اور اسکے بازوں کو آنکھوں پر سے ہٹا کر اسنے کہا۔۔۔تو ازمیر نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

میرا سر پھٹ رہا ہے" اسکی آواز بھیگی تھی۔۔۔

جبکہ زیان نے لب بھینچے۔۔۔بہت ہمت کی تھی اسکے بھائی نے۔۔۔

زیان نے اسکو گلے سے لگالیا۔۔۔

تم بہت جلد ٹھیک ہو جاؤ گے "وہ اسکو بھلانے لگا۔۔ باتوں میں لگالیا۔۔۔

ساتھ ساتھ اسکو دوائی بھی دیتا رہا۔۔

جبکہ لبوں پر مسکراہٹ بھی ٹھری تھی۔۔ وہ اتنا بڑا لڑکا کیسے بچوں کیطرح ٹریٹ ہو کر خوش رہتا ہے

صفی تم اپنے شیئرز کیوں نکال رہے ہو یہ کمپنی کیسے چلے گی پھر "پارس کا دل گھبرا اٹھا تھا یہ جان کر کہ صفی اپنے شیئرز نکال رہا ہے۔۔۔

دیکھو پارس۔۔۔جب یہاں کوئی کونٹریکٹ نہیں ہو گا ہمارے پاس تو میں لوس میں ہی جا رہا ہوں اس سب سے تمھیں بھی یہ سب سمجھنا چاہیے۔۔۔میں ہم دونوں کے بارے میں ہی سوچ رہا ہوں "صفی نے کہا۔۔اور اسکے آگے فائل رکھی۔۔۔

کمپنی ایسے مقام پر بھی نہیں پہنچ گی کہ۔۔۔ تم اسکو بیچ دو۔۔۔۔

یہ پھر اپنے شیئرز نکال لو۔۔۔"پارس کو برا لگا۔۔۔

پارس۔۔۔اگر تم ریاض لودھی کے ساتھ ایک ڈنر کر بھی لو گی تو کیا ہو جائے گا بتاو مجھے۔۔۔عام سی بات ہے یار بیزنیس میں یہ سب نارمل ہے پارس تمھارا یہ انکار۔۔۔ہمیں نقصان دے رہا ہے ۔۔۔سوچو ذرا "صفی اسکے پاس جھکا اور بولنے لگا۔۔۔پارس اسکو دیکھ رہی تھی۔۔۔

صفی کیا تمھیں برا نہیں لگے گا کہ تمھاری ہونے والی بیوی کسی کے ساتھ ایک رات باہر گزار دے ۔۔۔ کیا تمھارا ضمیر گوارہ کرے گا" پارس کا لہجہ بھیگا تھا اسکے لیے یہ سب کتنا نارمل تھا۔۔۔

اوہ پارس پارس۔۔ تم بہت سیدھی ہو یار۔۔۔ مجھے بلکل کوئ فرق نہیں پڑتا اوکے۔۔۔ اس وقت ہمیں جزبات سے نہیں دماغ سے کام لینا ہے اور یہ تو حقیقت تب بھی رہے گی نہ جب۔۔ تم اس ریاض کے ساتھ ڈنر کر لو گی۔۔ کہ میں تمھیں پسند کرتا ہوں اور تم مجھے۔۔ ہماری حقیقت تو کوئ نہیں بدل سکتا نہ" وہ اسے سمجھانے لگا۔۔

پارس اسکے ایک ایک لفظ کو غور سے سن رہی تھی۔۔

پلیز پارس۔۔ کمپنی کو بچانے کے لیے ریاض صاحب کا ہماری کمپنی میں داخل ہونا بہت ضروری ہے۔۔۔ تم۔۔۔ ایک بار بس ہمت کر لو اسکے بعد میں تمھیں کبھی نہیں کہو گا" صفی نے زرا منت کی۔۔

جبکہ پارس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

آج تم نے ڈنر کے لیے کہا اور تمھیں کوئ فرق نہیں پڑتا تمھاری بیوی کہاں کس کے ساتھ رات گزارے بس اسی طرح کل کو۔۔ تم کسی اور کام کے لیے کہہ دو گے۔۔۔" وہ بھیگتے لہجے میں احتجاج کر رہی تھی۔۔۔

پارس۔۔۔۔" صفی نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

میں اور تم شادی کے بعد بہت اچھی لائف گزاریں گے آج ہم نے یہ نہیں سوچا۔۔تو آگے ہمارے لیے کتنی پریشانیاں کھڑی ہو جائیں گی۔۔ایک تو تم ضدی بہت ہو" وہ آخر میں زرا چیڑا ۔۔

دیکھو۔۔۔کتنا کچھ کیا ہے میں نے تمھارے لیے تمھیں کیس سے باہر نکالا۔۔۔اور ایک بات تمھیں بتاتا چلوں یہ کیس کسی بھی وقت دوبارہ اٹھ سکتا ہے" اسنے گویا اسے ڈرا دیا۔۔پارس نے گھبرا کر اسکی طرف دیکھا۔۔

ک۔۔کیوں ایسا کیوں ہو گا۔۔۔تم نے کہا تھا یہ فائلیں کبھی نہیں کھلیں گی" پارس نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔ صفی نے اپنی کلائی پر اسکا نرم و نازک ہاتھ دیکھا اور اپنے بھاری کھردرے ہاتھ میں جکڑ لیا۔۔۔

پارس میری جان۔۔۔پیسہ نہیں ہو گا۔۔۔تو ہم کیسے لڑیں گے" صفی نے بے چارگی سے کہا جبکہ پارس ایکدم اٹھی۔۔۔خوف سا اجاگر ہو گیا تھا۔۔وہ دوبارہ جیل نہیں جانا چاہتی تھی ایک اور بس ایک رات نے اسکی زندگی اتنی بدل دی تھی کہ اسکا سارا سیلف کونفیڈینس جاتا رہا تھا۔۔۔

وہ دوبارہ وہاں جا کر پاگل نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔

تم۔۔تم میٹینگ سیٹ کر لو۔۔۔میں مینیج کر لوں گی" وہ بولی تو صفی کے چہرے پر فتح مند مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔

ڈیٹس لائک آ گڈ گرل" اسنے پیار سے کہا۔۔

یہ لو ریاض کا نمبر اور خود کال کرو اسے اچھا لگے گا۔۔اور کوشش کرنا۔۔۔وہ بھاری رقم دے تمھیں" وہ اسکے گال تھپتھپاتا کر وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔

جبکہ پارس چئیر پر ڈھے سی گئی۔۔آج اس وقت اسے۔۔

ایک مرد سے خرید و فروخت کرنے والی عورت سے زرا بھی مختلف نہیں لگا تھا اپنا آپ۔۔۔

اور وہ کیسے اسے کہہ کر گیا تھا۔۔کہ وہ زیادہ سے زیادہ پیسے لے اس سے۔۔۔خود سے ہی شرمندگی محسوس ہونے لگی۔۔۔اور اسنے ٹیبل پر سر ٹکا دیا۔۔۔

ریاض کو فون کال ملانے کی ہمت نہیں ہوئی مگر۔۔۔یہ کمپنی اسکا خواب تھا۔۔اسنے اپنے ہاتھوں سے اس کمپنی کو بنایا۔۔تھا وہ کیسے اپنے آپ سے ہی اس کمپنی کو بدنام ہونے دے سکتی تھی۔۔

ہمت جمع کر کے اسنے پھولتی سانسیں۔۔ہموار کیں اور کال ملائی۔۔۔

---

وہ اس وقت بار میں موجود تھی۔۔۔ٹیبل کے ایک طرف ریاض لودھی جبکہ دوسری طرف وہ خود بیٹھی تھی۔۔خاموش۔۔۔

ارد گرد شور تھا۔۔بے پناہ جبکہ اس شور میں بھی اسکے اندر بے حد خاموشی تھی۔۔

بہت اچھا فیصلہ کیا ہے۔۔۔آپ نے پارس جی" وہ بولا اور پارس نے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

پارس کا ہاتھ اسکے ہاتھ کی گرفت میں کانپ اٹھا تھا۔۔۔

مگر وہ اپنا ہاتھ اس سے چھڑا نہ سکی اور نہ ہی اسنے کوشش کی۔۔ تھی۔۔۔

وہ گھیری سانس بھرتی بیٹھی رہی اور زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔۔۔کتنا انوسٹمنٹ کرنا چاہتے ہیں آپ مسٹر ریاض" وہ پرفیشنل لہجے میں بولی تو ریاض جو مسلسل ڈرنک کر رہا تھا مسکرا دیا

۔۔

جتنا تم مانگو" اسکے ہاتھ کو نرمی سے سہلاتا وہ بولا۔۔جبکہ پارس جسے ایک دم اسکی گرفت سے ہاتھ کھینچا۔۔سانسیں بے ترتیب سی ہو گئیں خوف سے دل پھڑ پھڑا اٹھا۔۔۔

جی کیا بھاگ جائے یہاں سے۔۔مگر وہ پھر بھی بیٹھی رہی۔۔۔

آپ نے کہا تھا چیک سائین کر کے دیں گے" وہ مٹھیوں کو زور سے بھینچتی بولی۔۔۔

میں نے صفی سے بھی کہا تھا۔۔۔۔۔

جتنا وقت دو گی اتنی رقم بڑھے گی" وہ نشیلی آنکھوں سے دیکھتا اپنی جگہ سے اٹھا۔۔پارس کی ہمت جواب دے گئی اب اسے شدید خطرہ محسوس ہو رہا تھا ریاض اسکے نزدیک آیا اور اس سے پہلے وہ اسپر جھکتا پارس کی ایکدم چیخ نکلی تھی اور۔۔۔وہ وہاں سے بھاگ کر باہر نکلی جبکہ ریاض بھی اسکے پیچھے تھا۔۔اے رک" وہ چیخا۔۔۔۔

جبکہ پارس نے پلٹ کر بھی کسی کو نہیں دیکھا گاڑی کی چابی کو کانپتے ہاتھوں سے گھمایا۔۔۔اور اسنے گاڑی کو یوٹرن دیا۔۔۔

دل پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔۔۔پارس۔۔۔۔نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا لی جبکہ۔۔۔اسکی سسکیاں گاڑی میں گونج رہیں تھیں۔۔۔اور رفتہ رفتہ تیز تر ہوتی جا رہیں تھیں وہ اسقدر خوف زدہ تھی۔۔ کہ۔۔۔روتے روتے اسکی ہچکیاں بندھ گئیں تھیں۔۔۔۔۔

-----------------

ایک ایک لمحہ بمشکل گزرا تھا۔۔۔اسنے صفی سے کوئی شکایت نہیں کی تھی وہ جانتی تھی۔۔۔
ریاض جب۔۔۔پیسے نہیں دے گا تو صفی سارا بلیم اسپر ڈالے گا۔۔۔اور وہ لاکھ یہ بات کہہ دے
کہ وہ کیا چاہتا تھا تب بھی وہ اسکو کمپنی کے لیے فورس کرتا تبھی وہ خاموش ہو گئی تھی۔۔۔
اسنے بس ایک فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔ کمپنی کو وہ۔۔۔خود سے دوبارہ سے اجاگر کرلے گی۔۔۔
ہاں اسکو محنت کی ضرورت تھی اور محنت سے تو اسنے پہلے بھی کبھی آنکھ نہیں چرائی تھی۔۔۔
اسنے دوبارہ سکون سے کمپنی جانا شروع کر دیا تھا۔۔پندرہ کروڑ کمپنی کے بجٹ سے نکلے تھے۔۔
جس سے پوری کمپنی ہل کر رہ گئی تھی۔۔ورکرز بھی بھاگنے لگے تھے جبکہ صفی ہر کچھ دیر کے بعد
اسکو پریشرائز کرتا کہ یہ سب اسکی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔
تم نے شادی کے بارے میں کیا سوچا" اچانک ہی پارس کے سوال پر صفی نے اسکی جناب دیکھا وہ
کتنے غصے میں تھا اور یہ لڑکی کیسا سوال کر رہی تھی۔۔۔
کرنی ہے مجھے تم سے شادی مگر تم حالات دیکھ رہی ہو" وہ بولا۔۔۔تو پارس مسکرا دی۔۔
پھر شادی کی تیاریاں کرتے ہیں"
پارس تمھارا دماغی توازن درست نہیں لگ رہا مجھے" صفی نے سر پر ہاتھ مارا۔۔۔۔
کیوں" پارس پھر سے مسکرائی

صفی سمجھ نہیں سکا تھا۔۔۔ مگر۔۔۔ کچھ دیر خاموشی کے بعد اسنے پارس کی بات کو گویا پیک کیا تھا۔۔۔

موم کو بھیجتا ہوں تمھارے گھر پھر "نہ جانے وہ کیا سوچ چکا تھا کہ مسکرا دیا۔۔

پارس نے بھی ہلکا پھلکا ہو کر سانس بھال کی۔۔۔ جبکہ صفی وہاں سے اٹھ کر باہر نکل آیا۔۔۔

لبوں پر مسکراہٹ تھی پارس میر رڈور میں سے اسی کو دیکھ رہی تھی جبکہ۔۔۔۔ صفی نے بھی پلٹ کر سر ہلایا۔۔۔

پارس مطمئین ہو گئی۔۔ وہ غصہ کرتا تھا یہ کچھ بھی مگر وہ اسکے ساتھ تھا اور اس سے بڑی بات اور کوئی نہیں تھی اسکے لیے۔۔۔

مریم یاسر صاحب کو بھیجو "پارس نے فون اٹھا کر کہا۔۔۔

میم یاسر سر دو دن سے کمپنی نہیں آرہے انکا موبائل نمبر بھی آف جا رہا ہے۔۔۔ ہم نے کنٹیکٹ کیا ہے" وہ بولی تو پارس حیران رہ گئی جب سے وہ کمپنی کے ساتھ شامل ہوئے تھے انھوں نے ایک بھی چھٹی نہیں کی تھی۔۔ پھر یہ سوچ کر خاموش ہو گی کہ شاید۔۔۔ انکو کوئی ضروری کام ہو۔۔۔

وہ پرانے انویسٹرز سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔ تبھی انکے پاس خود جانے کے ارادے سے وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔ ابھی وہ گاڑی میں ہی بیٹھی تھی۔۔۔ کہ اسے مریم کی کال آنے لگی۔۔۔۔

ہاں مریم بولو "اسنے پوچھا جبکہ اسکی نظر کمپنی کے گیٹ پر گئی۔۔ جہاں مریم فون پکڑے کھڑی تھی کچھ ورکرز بھی اسکے پیچھے آ گئے تھے پارس کو دیکھنے لگے تھے پارس نے حیرت سے ان سب کیطرف دیکھا۔۔۔

مریم کیا ہوا ہے "گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ باہر نکلنے لگی۔۔

یاسر۔۔یاسر صاحب کا قتل ہو گیا ہے میم "مریم کی آواز بھیگی ہوئی تھی وہ بڑی عمر کے شخص سب کو ہی بہت عزیز تھے خاص کر پارس کو۔۔۔

کیونکہ بہت پہلے سے وہ پارس کے ساتھ تھے اور پارس کے وفادار بھی۔۔۔

پارس کے ہاتھوں سے سیل فون چھوٹا چھوٹا بچا۔۔وہ حیرانگی میں ڈوبی ان سب کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔سانسیں پھولنے لگیں تھیں۔۔۔۔وہ انکی فیملی کو بھی باخوبی جانتی تھی۔۔۔۔

اچانک ہوا جیسے تیز ہو گئ تھی۔۔وہ گھبرائے سی واپس گاڑی میں پلٹی اور تیز رفتاری سے گاڑی کو گھما کر یاسر صاحب کے گھر کی جانب دوڑا دی۔۔۔۔

--------------------------------

کچھ ہی دیر میں وہ انکے گھر کے سامنے تھی۔۔۔۔

جہاں صف ماتم بچھا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ ایک دو بار یہاں آئ تھی اور یاسر صاحب اور انکی فیملی نے اتنی عزت دی تھی کہ اکثر اسکا دل کرتا کہ وہ یاسر صاحب کے گھر جائے وہاں گھر جیسا ماحول جو میسر تھا۔۔۔۔

مگر آج یہاں صف ماتم دیکھ کر۔۔۔وہ دروازے میں ہی رک گئ۔۔۔

جینز شرٹ میں۔۔ بکھرے لاپرواہ بالوں سے وہ یاسر صاحب کا جنازہ دیکھ رہی تھی۔۔۔لوگ اسکو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے جیسے اس بستی میں کوئی شو پیس اتر آیا ہو اور لوگ اسے گھورنے میں مصروف تھے جبکہ اسکی آنکھوں میں لاتعداد آنسو بھرے تھے۔۔۔

کیوں آئی ہو تم یہاں "اسنے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ یاسر صاحب کی بیوی ایکدم چیخی۔۔۔۔

پارس کے قدم زمین نے وہیں جکڑ لیے۔۔۔۔

تیری وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔۔تجھے ہی کچھ بتانے گئے تھے کل رات۔۔۔۔دو دن سے طبعیت خراب تھی انکی۔۔۔۔۔اور تو نے ہی مروایا ہے میرے شوہر کو۔۔۔" وہ پارس پر بری طرح چلائی۔۔۔۔

پارس انکو دیکھنے لگی بھیگی آنکھیں۔۔۔پریشانی پسمردگی میں ڈوبا وجود ویران آنکھیں۔۔۔بے بس نظریں۔۔۔۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا۔۔ چیخیں مار مار کر رو دے۔۔۔اتنا روئے۔۔۔کہ ایک انسان بھی باقی نہ چھوڑے خود میں۔۔۔ مگر۔۔۔رونے کی ہمت نہیں ہوئی اور۔۔۔پارس رندھا وا وہاں سے دھکے دے کر نکال دی گئیں۔۔۔۔پارس۔۔۔۔اپنی گاڑی کے پاس کھڑی تھی۔۔۔لوگ اسکے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔

کیا باتیں تھیں وہ سن نہیں پا رہی تھی۔۔۔

آنکھوں میں یاسر صاحب کا شفیق چہرہ سمایا تھا۔۔۔۔

فون کی بیل پر وہ ایکدم اچھل پڑی تھی۔۔۔۔ہانپتی کانپتی وہ گاڑی میں بیٹھی اور فون اٹھالیا

صفی صفی۔۔" وہ بولی۔۔ کہاں ہو تم پارس" صفی نے عجلت میں پوچھا۔۔

یاسر صاحب کا قتل ہو گیا ہے صفی۔۔۔۔" پارس بری طرح رو دی۔۔۔۔

پارس تم کہاں ہو" وہ چیخا۔۔

میں۔۔ میں انکے گھر آئی ہوں۔۔ مگر یہ سب۔۔ مجھے الزام

یو ڈیمیٹڈ فولیش۔۔ نکلو وہاں سے۔۔۔ ان لوگوں نے تم پر کسی پر دیا ہے پولیس تمھیں ڈھونڈ رہی ہے۔۔۔۔ نکلو جلدی وہاں سے۔۔ اور میرے گھر پہنچو۔۔۔" وہ چیخا تھا۔۔۔ جبکہ پارس

----

کی آنکھیں پھیلیں۔۔

کیوں۔۔ کیوں مجھ پر کیوں۔۔۔۔ میں نے کیا کیا ہے۔۔۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے

صفی "مارے گھبراہٹ کے اس سے۔۔۔۔ ڈرائیو بھی نہیں وہ رہی تھی۔۔۔۔۔

تم زیادہ مت سوچو اور فوراً میرے پاس پہنچ جاؤ باقی میں دیکھ لوں گا" صفی نے کہا اور فون بند کر کے۔۔۔ ایک طرف اچھال دیا۔۔ عالیان نے اسکی جانب دیکھا۔۔ دونوں کے لب۔۔ مبہم سی مسکراہٹ میں ڈھل گئے تھے۔۔۔

جبکہ دوسری طرف۔۔۔ پارس۔۔۔۔ چھوٹے بچوں کیطرح رونے لگی۔۔ تھی۔۔۔

وہ ڈرائیو کرنا چاہ رہی تھی۔۔ مگر اس سے ڈرائیو نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا اس سے ایکسیڈنٹ ہو جائے گا۔۔۔ پولیس کا سائیرن سن کر اچانک اسکی چیخ نکلی تھی۔۔۔۔

جبکہ پارس نے گاڑی اپنے گھر کی جانب موڑ لی۔۔۔

جلدی سے گاڑی سے نکلتی وہ گھر کے اندر بھاگی تھی۔۔۔۔

ڈیڈ کو گھر میں دیکھ کر وہ انکے پاس دوڑی۔۔۔۔

وہ اسکی حالت دیکھ کر چونکے تھے۔۔۔

ڈیڈ ہیلپ می میں نے کسی کو نہیں مارا پلیز ہیلپ می" وہ چیخنے لگی۔۔۔

جبکہ انھوں نے پہلی بار سکو سینے میں جکڑا تھا۔۔ پولیس کے سائیرن انکے گھر کے باہر بجنے لگے تھے۔۔۔

ڈیڈ مجھے نہیں جانا۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ پرز مجھے بچائیں۔۔" وہ بولی تو۔۔۔ انھوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

پولیس نے زبردستی چوکیدار سے۔۔ دروازہ کھلوایا اور اندر داخل ہوئ۔۔۔۔

اور پارس۔۔ کو۔۔ رندھاوا صاحب کے پیچھے پایا۔۔۔ پارس نے ع
غور سے دیکھا یہ وہ انسپیکٹر نہیں تھا۔۔ مگر وہ باپ کے پیچھے چھپی کھڑی تھی جیسے وہ اسے بچا لیں گے۔۔۔

اگر زندگی میں کسی چیز سے ڈر لگا تھا تو وہ پولیس اور پولیس کے سائیرن کی آواز تھی۔۔۔۔

وٹس دا میٹر انسپیکٹر" رندھاوا صاحب آگے آئے۔۔ پارس کا ہاتھ سختی سے جکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

اپکی بیٹی کے خلاف ریپورٹ ہے سر۔۔ آپکی بیٹی۔۔۔۔ پر قتل کا الزام ہے۔۔ اور ہمیں آرڈرز ہیں کہ۔۔۔ مس پارس رندھاوا کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے" وہ بولے۔۔۔ تو رندھاوا صاحب نے پارس کی جانب دیکھا۔۔۔

م۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ڈیڈ"وہ انھیں یقین دلانے لگی۔۔۔

آپکے پاس جب ثبوت نہیں ہیں تو آپ میری بیٹی کو نہیں کے جا سکتے"

ہم معافی چاہتے ہیں سر۔۔۔نہیں جانتے ان لوگوں کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے کہ ہمیں سٹریکلی آرڈرز ہیں پارس رندھاوا کی گرفتاری کے۔۔۔"

پولیس والے نے۔۔۔مجبوری بتائ تو۔۔۔۔

رندھاوا صاحب گویا خاموش رہ گئے۔۔۔۔

ڈیڈ"پارس۔۔۔کا دم خشک ہوا۔۔۔

میں اسد سے بات کرتا ہوں۔۔اس وقت تمھیں جانا ہو گا۔۔"وہ بولے۔۔۔جیسے انکے بس اختیار میں یہ سب نہیں تھا۔۔۔۔

پارس سسک اٹھی۔۔۔۔خوف نے اسے چلنے قابل بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔نہ جانے میڈیا بھی کہاں سے ٹپک آیا تھا۔۔۔۔

اور ایک بار پھر پارس رندھا۔۔۔بیزنیس کی دنیا میں جانی مانی ہستی۔۔۔

پولیس کی گرفتاری میں تھی۔۔۔۔انکے سر۔۔۔انکے اپنے پرانے عمر رسیدہ ایموئیر کو مار دینے کا الزام تھا۔۔۔۔

کچھ ریسورسز سے معلوم ہوا ہے کہ پارس رندھاوا کہ پیچھلے کیس کے بارے میں انکو کچھ جان کاری تھی اور پارس رندھاوا کو یہ بات برداشت نہیں ہوئ اور انھوں نے اسے جان سے مار دیا

۔۔۔۔

میڈیا اپنی مرضی کی کہانیاں بنا رہا تھا۔۔ جبکہ پارس۔۔ سن ہو چکی تھی۔۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالے وہ پولیس موبائل میں سوار ہوئی۔۔۔

رندھاوا صاحب اسے دیکھ رہے تھے جبکہ۔۔۔ اسکے لب بھی خاموش تھے مگر آنکھیں چیخ رہیں تھیں۔۔۔

کوئی نہیں آیا تھا اسکے پاس اگر ڈیڈ کوشش کر بھی رہے تھے تو اسے نکال نہیں سکے تھے صفی۔۔۔ کہاں تھا۔ وہ نہیں جانتی تھی۔۔ مگر اسے لگ رہا تھا وہ بھی اسکے لیے کوشش کر رہا ہو گا۔۔۔

معمولی سی روشنی میں وہ جیل کی دیواروں سے گھبرائی ہوئی بلکل سلاخوں سے چپکی بیٹھی تھی اسطرح کہ ابھی کوئی آئے گا اور اسے یہاں سے نکال لے گا۔۔۔

ایک رات اسپر بھاری ہو چکی تھی وہ مسلسل یہاں سے نکلنے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔ تبھی وہاں کنسٹیبل آئی اور اسنے ڈنڈا سلاخوں پر بجایا۔۔

پارس ایکدم چوکنا ہوئی اور کھڑی ہو گئی۔۔۔

ملاقات آئی ہے تیری۔۔ باہر نہیں نکل رہی جو ایکدم اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔۔۔

قاتلہ تین تین قتل کر کے کیسے میسنی شکل بنائے ہوئے ہے" وہ پارس کو سناتی۔۔۔ تالا کھولنے لگی۔۔

پارس کے لیے اس دروازے کا کھلنا معجزے سے کم نہیں تھا۔۔ وہ کنسٹیبل سے پہلے باہر نکلتی چلی گئی۔۔

نہ جانے کون ملنے آیا تھااس سے۔۔۔۔

کیاڈیڈ؟یاپھر صفی۔۔۔۔

وہ بے تاب سی باہر دوڑی جبکہ کنسٹیبل غصے میں اسکے پیچھے پیچھے ائ اور پارس سامنے صفی کو دیکھ کر۔۔۔دوڑتی ہوئی اسکے بازوں کا حصہ بنی تھی۔۔۔آنسو تھے کہ بہہ نکلے تھے نہیں پرواہ کی اسنے کسی بھی چیز کی پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی وہ۔۔۔۔

وہ یہاں نہیں رہناچاہتی تھی۔۔۔۔ا

وہ بار بار ایک ہی بات کہہ رہی تھی۔۔ صفی نے پارس کو سیدھا کیا۔۔۔۔

میں فلحال کچھ نہیں کر سکتا پارس۔۔۔۔ کوٹ کا فیصلہ کل اجائے گا۔۔۔اور اسد کو لگتا ہے کہ ۔۔۔۔فیصلہ۔۔۔ان لوگوں کے حق میں ہوگا۔۔۔۔میں تم سے پوچھتاہوں۔۔آخر کو۔۔۔تم نے ایسا کیاہی کیوں "صفی نے پارس کو جھنجھوڑا پارس دھک سے رہ گئ۔۔۔

تم تم پاگل ہوگئے ہو۔۔۔ تمھیں لگتاہے۔۔۔میں نے کیاہے۔۔۔میں کیوں ماروں گی۔۔۔یاسر صاحب کو میں تو جانتی تک نہیں_پارس غصے سے چلائ۔۔۔

صفی چپ چاپ اسے دیکھتارہا جیسے ہر مجرم اپنے گناہ سے مکر جاتاہے پارس بھی ویسے ہی مکری تھی تبھی وہ اسکو خاموشی سے دیکھتارہا۔۔۔

تم تومیرا یقین کرو مجھے مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہی۔۔۔"پارس کا بس نہیں چلا اپنے بال ہی نوچ لے۔۔۔

تو پھر انکی مدد کہیں۔۔۔ریاض لودھی تو نہیں کر رہا" صفی کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔پارس بھیگی پلکوں سے اسکو دیکھتی رہی۔۔

ہاں جو تم آخری بار اسکے ساتھ کر کے آئی تھی۔۔۔وہ تمھارے سے بدلہ اسی صورت میں لے سکتا ہے۔۔۔تمھیں کس نے کہا تھا تم وہاں جاؤ" صفی غصے سے بولا۔۔۔

پارس کو اب سمجھ اگئی تھی۔یقیناً اسکے ساتھ ریاض یہ سب کر رہا تھا۔۔۔اور اس کیس میں ان لوگوں کی مدد بھی وہ ہی کر رہا تھا تبھی یہ کیس اتنا سٹرونگ ہوا تھا شک کی بنیاد پر۔۔۔

پلیز میری بیل کراؤ۔۔" پارس بے بسی سے بولی۔۔

صفی اسکو دیکھتا رہا۔۔۔کچھ دیر دیکھنے کے بعد اسنے سر ہلا دیا۔۔

میں اسد سے بات کرتا ہوں" اسنے کہا اور اسکے گال پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی جسے پارس۔۔ نے جھٹک دیا۔۔

تم نہیں جانتے میں کس ازیت میں ہوں۔۔یہ بات نارمل نہیں ہے۔۔صفی کے۔۔۔میں جیل میں۔۔راتیں گزاروں میرا دم گھٹتا ہے اندھیرے میں۔۔۔" وہ چلائی۔۔

اے بی بی۔۔۔اگر اب چلائی تو ایسا ڈنڈا ماروں گی کہ ہوش ٹھکانے اجائیں گے" کنسٹیبل چیخی جبکہ پارس کی بولتی بند ہو گئی۔۔۔

تم تم میری اسد بھائی سے بات کرا دو پلیز" وہ بولی۔۔

مگر یہاں موبائل استعمال کرنے کی اجازت نہیں پارس" صفی نے نفی کی۔۔جبکہ کنسٹیبل بھی پیچھے اکھڑی ہوئی۔۔۔

چل ہو گیا تیرا وقت ختم" اسنے پارس کو کھینچا۔۔

صفی پلیز مجھے باہر نکالو یہاں سے۔۔ پلیز" پارس نے اسکا ہاتھ سختی سے پکڑ کر آس طلب نظروں سے اسکو دیکھا۔۔۔ صفی نے بس سر ہلایا تھا۔۔۔

فکر مت کرنا پارس۔۔۔۔ تم ضرور باہر اوگی" وہ سپاٹ چہرے سے بولا۔۔۔ جبکہ پارس۔۔ مڑ مڑ کر اسکو دیکھنے لگی۔۔۔

کیا وہ نہیں سمجھ رہا تھا اس ازیت کو۔۔۔۔ پارس رندھاوا۔۔۔۔ اندھیرے میں مر بھی سکتی تھی ۔۔۔

پھر شاید وہ یہ ہی چاہتا ہو۔۔۔

صفی باہر نکل گیا۔۔۔ جبکہ۔۔۔

اسکے بعد پارس۔۔۔ رندھاوا۔۔۔ اسی جیل میں قید ہو گئ۔۔ ایک ناکردہ گناہ کو بھگتنے کے لیے۔۔۔

دن روز بروز گزر رہے تھے۔۔۔

ہر روز وہ یہاں سے نکلنے کا سوچتی مگر کوئ اسکے لیے یہاں نہیں آتا تھا۔۔۔۔

اسے ہر گزرتے دن کے ساتھ محسوس ہوا۔۔۔ کہ وہ اب یہاں ہمیشہ رہے گی۔۔۔

ان کچھ دنوں میں اسکی حالت بری ہو گئ تھی۔۔۔ بخار سے وجود تپ چکا تھا مگر یہاں۔۔۔ بس کنسٹیبل کھانا دینے آتی اور۔۔۔ اسکو چار باتیں سنا کر چلی جاتی۔۔۔۔

پارس رندھاوا۔۔۔ کا کیس۔۔۔ چل رہا تھا اسے بڑی جیل نہیں پہنچایا گیا تھا اور یہ ہی اس تھی کہ وہ یہاں سے نکل جائے گی۔۔۔

شاید صفی نے ہی اسے دوسری جیل نہ پہنچانے کو کہا ہو۔۔وہ روز۔۔۔ان سخت سلاخوں سے بند دروازوں کو تکتی کہ کب کوئی آئے گا اسکے پاس۔۔۔۔

مگر کوئی نہیں آتا۔۔اور یوں کئی دن گزر گئے۔۔۔۔

بخار سے نڈھال وہ اسی گندی جگہ پر پڑی تھی۔۔۔

اسنے گنے نہیں تھے دن۔۔۔

بس انتظار کیا تھا۔۔اور یہ انتظار تھا کہ تمام ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔آنکھوں کی آس بھی بجھنے لگی تھی کوئی اسکے لیے نہیں تھا اور نہ آیا۔۔۔۔

وہ شاید گھیری غنودگی میں تھی۔۔۔

کہ اسے احساس ہوا۔۔۔کہ تالا کھولا گیا ہے۔۔۔

تالے کے کھلنے کی آواز پر اسکا دماغ جاگا تھا مگر وہ نہیں جاگ سکی تھی۔۔۔آنکھوں میں شدید جلن تھی۔۔۔اسلے کروٹ موڑی اور جو کوئی بھی تھا۔۔۔اسکے آگے۔۔۔اپنا ہاتھ بمشکل اٹھا کر پھیلا دیا ۔۔۔۔

کہ شاید کوئی اسکی مدد کرے۔۔۔۔

کسی نے اسکا ہاتھ نہیں تھامہ مگر اسے لگ رہا تھا۔۔۔

کہ یہاں۔۔۔کوئی ہے۔۔۔اسکا چہرہ اندھیرے میں تھا۔۔۔وہ جو کوئی بھی تھا۔۔۔اسکی آنکھوں کی جھلسا دینے والی تپش۔۔۔نے اسکو آنکھیں کھلنے پر مجبور کیا۔۔۔۔

بلب کی۔آتی جاتی روشنی میں۔۔۔لمبا چوڑا سایہ وہ اس سائے کو دیکھنے لگی۔۔۔

وہ وہاں موجود لوگوں۔ میں سے کوئی نہیں تھا۔۔۔ مگر بخار سے وہ کسی کی شناخت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

ک۔ کون ہو تم "اسکے منہ سے۔۔۔ بے ساختہ نکلا اپنی ہی آواز جیسے عرصے بعد سنی تھی۔۔۔

تمھاری موت "سخت کڑک لہجے میں جواب دیا گیا۔۔۔ اور پارس پھیکا سا ہنس دی۔۔۔

تو پھر لے جاؤ اپنے ساتھ "وہ کراہ سی گئی۔۔۔۔

قدموں کی دھمک نزدیک آنے لگی۔۔۔ پارس اٹھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

پارس چیخنا چاہتی تھی

مگر۔۔ اسکے حلق میں جیسے آواز کھو سی گئی تھی۔۔ اسکے اندر سے کوئی آواز نہیں نکلی یہاں تک کہ جو بھی تھا اسکے پاس اکر بیٹھ گیا۔۔۔

پارس نے اس سے اپنا چہرہ موڑ لیا۔۔ جبکہ اس شخص نے۔۔ پارس کو ایکدم کھینچ کر سیدھا کیا تھا۔۔۔ غصے سے اسکی دماغ کی رگیں تن کر پھولنے لگیں تھیں۔۔۔ اور جیسے ہی پارس کا چہرہ سیدہ ہوا تو وہ وجود

شاید وہیں کا وہیں رہ گیا۔۔۔

ایکدم وہ پارس سے دور ہوا تھا۔۔ بلب کی روشنی اب بجھی نہیں تھی۔۔۔

وہ شخص حیران کن نظروں سے۔۔۔ اس سے دور ہوا۔۔ اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

پارس کی آنکھیں بند ہو گئیں شاید وہ بے ہوش ہو گئ تھی کیونکہ ہاتھ لگانے پر کسی کو بھی معلوم ہو سکتا تھا کہ۔۔وہ بخار سے تپ رہی ہے۔۔۔۔

مگر وہ شخص اس وقت شدید شاکڈ میں تھا۔۔

پارس رندھاوا کی بے جان شکل دیکھ کر اسنے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑ لیے۔۔

اس چہرے پر گرد سی لگی تھی۔۔۔وہ اسکے نزدیک ہوا۔۔۔اور جلدی سے اسکا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔۔۔

حور۔۔۔حور۔۔۔اٹھو۔۔۔آنکھیں کھولو" وہ بے تابی سے بول رہا تھا۔۔۔

مگر دوسری طرف۔۔۔۔سے کوئ۔۔۔ریسپونس نہیں ملا۔۔۔۔

اسکا دماغ درد سے پھٹنے کو تھا۔۔۔۔گو کہ اسکی سرجری کامیاب ہو گئ تھی۔۔ مگر۔۔۔اسکے لیے ریسٹ بہت ضروری تھا جبکہ وہ ہر چیز پس پشت ڈال کر۔۔۔ایک مہینے میں واپس لوٹا تھا۔۔اور آج۔۔اس لڑکی کو سبق سیکھانے جب وہ پہنچا۔۔تو یہاں چھپ کر آیا تھا۔۔۔

زیان سے چھپ کر وہ اس لڑکی تک پہنچا اور اپنے سامنے حور کو پا کر جیسے اسکے حواس معطل ہو گئے اسے لگ رہا تھا وہ واقعی میں سائیکو ہو گیا ہے۔۔۔۔

مگر وہ حور ہی تھی اسکی حور۔۔۔ بلکل حور تھی۔۔وہ۔۔۔ازمیر کے بولنے پر جیسے کوئ اسطرف ا رہا تھا۔۔۔۔

قدموں کی آہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

ازمیر ارد گرد دیکھنے لگا۔۔۔۔

تو اسے زمین پر ایک موٹا سا اینٹ کا ٹوٹا ہوا ٹکڑا دیکھائی دیا۔۔اسکے علاؤہ اسکے پاس کوئی راستہ نہیں تھا۔۔اسنے۔۔۔پارس کو ایک بازوں میں جکڑا اور۔اپنے نزدیک کر لیا۔۔اسطرح کے باہر کھڑے شخص کو یہ شبہ بھی نہ گزرے کے یہاں دو لوگ ہیں۔۔اور اینٹ کے ٹکڑے سے۔۔ بلب کا نشانہ بنایا۔۔تو چھنا کے کی آواز سے بلب ٹوٹ۔گیا۔۔۔

کیا مسلہ ہے تیرے ساتھ پاگل ہو گئی ہے" وہ وہی کنسٹیبل تھی۔۔اس اندھیری کوٹھڑی میں پارس کو دیکھنے لگی اور اسکی ٹانگیں دیکھ کر اسے احساس ہو گیا کہ پارس اندر ہی ہے۔۔جبکہ پارس کو ازمیر جکڑے بیٹھا۔۔۔تھا۔۔۔

وہ چند لمحے کھڑی رہی۔۔۔

تیرا تو میں بڑے صاحب سے دماغ درست کراوں۔گی اگئے ہیں آج وہ" کنسٹیبل بڑ بڑاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی جبکہ۔۔اسنے اپنی نیند کے خلل کی وجہ سے یہ بھی محسوس نہیں کیا کہ سیل کے دروازے کا تالا نہیں تھا۔۔یہ خوش قسمتی ہی تھی۔۔کہ وہ عورت آنکھوں کا دھوکہ کھا گئی۔۔۔

ازمیر نے ایک بار پھر پارس کو گور سے دیکھا اور زور سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔

اسے اندازا ہو گیا تھا۔۔یہ حور نہیں ہے مگر ہو با ہو حور جیسی۔۔۔ایک اور لڑکی ہے جو کہ اسکی حور کی قاتلہ۔۔۔ہے۔۔جس کو عدالت وہ سزا نہیں دے سکتی جو ازمیر دے سکتا ہے۔۔۔

جو اپنے پیسے پر ایک بار پھر نکل جائے گی اور اسکی حور۔۔اسکی حور کا کیا۔۔کس نے اسکے بارے میں سوچا۔۔تبھی اسنے پارس کو چھوڑا اور خود دروازے کے نزدیک آیا۔۔وہ کنسٹیبل چیئر پر اونگنے لگی تھی۔۔۔۔

ازمیر کچھ دیر اس عورت کو دیکھتا رہا اور پھر سے اسنے دروازہ کھولا دروازہ کھولنے کی آواز پیدا ہوئی تھی کیونکہ لوہے کا دروازہ کھلتے ہوئے شور سا کر رہا تھا مگر۔۔ کنسٹیبل مدہوش تھی۔۔۔

ازمیر نے پارس رندھاوا کو بازوں میں بھر لیا۔۔۔

یقیناً اس جیل سے زیادہ بری جگہ لگے گی تمھیں جہاں تمھیں میرے ساتھ رہنا ہو گا۔۔اور وہاں تمھیں تمھارا پیسہ نہیں بچائے گا" اسکے کان میں بول کر۔۔وہ۔۔۔ پارس کو باہر لے آیا۔۔۔

جبکہ پارس کو کسی بات کی ہوش نہیں تھی۔۔ازمیر نے جلدی سے۔۔۔ باہر کی جانب جھانکا۔۔۔ تو سب ہی اونگھ رہے تھے رات کا وقت ہی ایسا تھا۔۔۔

اسنے ایک نظر کیمرے کو دیکھا۔۔۔اور پارس کو۔۔۔ایک طرف بینچ پر دھکیل دیا۔۔۔

پارس کا مردہ وجود لڑھک گیا۔۔ جبکہ ازمیر کیمرے پر کپڑا ڈال کر اسکو اتار رہا تھا۔۔اسکا بس ہاتھ ہی نظر آرہا تھا۔۔اسکے علاوہ کچھ بھی نہیں۔۔اسنے کیمرے کو ایک طرف پھینکا اور۔۔۔ پارس کے پاس دوبارہ آیا۔۔۔

وہاں سے پارس کو اٹھا کر وہ۔۔۔ باہر لے آیا۔۔ جہاں اسکے بھائی کی پولیس جیپ کھڑی تھی۔۔۔ جو کہ وہ استعمال نہیں کرتا تھا۔۔ مگر آج اسے ضرورت پڑ گئی تھی۔۔ تبھی اسنے اس جیپ میں پارس کو ڈالا اور۔۔ایک پولیس محکمے کے وفادار کریندے کے اپنے ہی بھائی نے۔۔۔ پولیس سٹیشن سے ایک لڑکی کو۔۔ کیڈنیپ کر لیا تھا۔۔۔

وہ سپاٹ چہرے سے۔۔۔ فل سپیڈ میں جیپ چلا رہا تھا۔۔اسے پرواہ نہیں تھی پیچھے پڑے وجود کا سر بار بار دروازے میں لگ رہا ہے یہ پھر وہ وجود بخار میں پھونک رہا ہے۔۔۔ نہیں اسے کسی بات

سے فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔وہ یہ جانتا تھا۔۔یہ۔لڑکی اسکی محبت کو ختم کر دینے والی ہے یہ وہ قاتلہ ہے جسے قانون اپنی قید میں نہیں رکھ سکتا۔۔۔۔

تبھی ازمیر نے اپنا بدلہ خود لینے کی ٹھان لی تھی۔۔مگر۔۔۔

عجیب ستم تھا۔۔۔

کہ اسکی محبت کی قاتلا۔ بلکل اسکی محبت جیسی تھی۔۔

ازمیر نے زور سے سٹیرینگ پر مکہ مارا۔۔۔اور مزید سپیڈ بڑھادی۔۔۔

اسنے نہیں سوچا تھا آگے کیا ہوگا۔۔بس اتنا سوچا تھا۔۔کہ اس لڑکی کو بھی وہ اتنی ہی تکلیف سے کچل دے گا جس طرح اس لڑکی کی گاڑی نے اسکی حور کو کچل ڈالا تھا

-----------------------------

سر۔۔۔پلیز آپ فورا پہنچیں یہاں "زیان کے نمبر پر سب انسپیکٹر کی کال تھی اسکی گھبرائی ہوئی آواز پر وہ ایکدم اٹھا اور۔۔۔اوکے کہہ کر۔۔وہ شاور لینے چلا گیا۔۔اسنے ارد گرد دیکھا۔۔ازمیر بھی اسی روم میں تھا مگر اس وقت دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

اسکی سرجری کامیاب گئی تھی۔۔وہ ٹھیک ہو گیا تھا۔۔مگر ایک ماہ میں کیا وہ اس قابل ہو گیا تھا کہ وہ باہر بھی نکل جائے اسے ازمیر پر غصہ تو بہت آیا مگر سب انسپیکٹر کی آواز کی گھبراہٹ سے اسے محسوس ہو گیا تھا بات پریشانی کی ہے۔۔۔ تبھی وہ۔۔جلدی سے یونیفارم پہن کر کمرے سے نکلا

۔۔۔تونکھرا نکھرا چہرہ۔۔اسکی مسکرا کر ناشتے کی دعوت دے رہا تھا۔۔۔جبکہ چہرے پر حیا کے کئی رنگ بھی تھے۔۔۔

زیان۔۔۔۔نے بس ایک نظر مشل کو دیکھا اور کچھ بھی کہے بنا وہاں سے۔۔ چلا گیا۔۔

مشل نے حیرانگی سے اسکو دیکھا۔۔۔۔

وہ اس بے رخی کا مطلب نہیں سمجھ سکی۔۔۔اسے دکھ ہوا کہ وہ کس طرح اسکو اگنور کر کے جا چکا تھا۔۔۔

اسنے گلاس وہیں ٹیبل پر چھوڑا اور آنکھوں میں ائے آنسو کو بنا صاف کیے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

جبکہ دوسری طرف زیان اپنی جیپ نہ دیکھ کر مزید غصے میں اگیا۔۔۔

اس از میر کا دماغ تو میں اکر ٹھکانے لگاؤ گا" وہ بھڑک کر سوچتا سکندر کی بائیک پر سوار وہاں۔۔سے پولیس سٹیشن کی جانب چل دیا۔۔۔

اسنے سپیڈ میں بائیک چلائی تھی۔۔ تبھی جلد ہی وہ وہاں پہنچا تو وہاں کے حالات واقعی سنگین تھے۔۔

کیا ہوا۔۔کاشف زیان نے سب انسپیکٹر کو پکارہ۔۔۔

جو کہ اندر سیلز والی جگہ پر تھا۔۔

سر پارس رندھاوا جیل میں سے بھاگ گئی ہے "کاشف پریشانی سے بولی تو زیان نے حیرانگی سے کاشف کو دیکھا

۔۔وہ جیل میں تھی" اسنے سوال کیا۔۔۔

ہاں جی اپنے ائیمپلوئیر کو مارنے کا الزام مہینہ پہلے لگا تھا اور کوئ بازپرس نہ ہوئ تو لٹکا ہوا تھا کیس اب کل رات بھاگ گئ وہ۔۔ سر مجھے تو سسپینڈ کر دیا جائے گا" کاشف ضرورت سے زیادہ ہی پریشان تھا زیان بھی پریشان ہو گیا۔۔ یہ معملہ واقعی سنگین ہو گیا تھا۔۔۔

کیمرہ چیک کرو" زیان کچھ یاد آنے پر جلدی سے بولا۔۔

جبکہ کاشف نے شرمندگی سے آسکے سامنے۔۔ کھلا ہوا کیمرہ کر دیا۔۔۔

اتنا بڑا کام کوئ لڑکی کر گئ اور تم سوتے رہے" زیان ایکدم بھڑکا۔۔۔

جبکہ کاشف شرمندگی سے سر جھکا گیا۔۔۔

زیان نے۔۔۔ ٹیبل پر غصے سے ہاتھ مارا۔۔

تم واقعی اس غلطی پر سسپینڈ ہو سکتے ہو جتنی جلدی وہ سکتا ہے ڈھونڈو پارس رندھاوا کو اور اس پولیس سٹیشن سے یہ بات باہر نہ نکلے کے پارس رندھاوا بھاگ چکی ہے۔۔۔

مجھے اسکی کیس فائلز دو" ماتھے پر بل ڈالے وہ سوچنے لگا۔۔۔ کہ آخر یہ مسلہ کیا ہے ایک لڑکی پر اتنے الزام کس لیے لگ رہے تھے یہ وہ واقعی کوئ قاتلہ تھی۔۔۔

اسکی آنکھ کھلی تو خود کو رسیوں میں جکڑا پا کر۔۔۔۔ وہ حیران رہ گئ۔۔۔ جبکہ ابھی وہ مکمل ہوش میں آئ بھی نہیں تھی کہ اسپر ڈھیر سارا پانی پھینک دیا گیا۔۔۔۔

پارس کا دماغ پل میں ہوش و حواس میں آیا تھا۔۔۔۔

اسنے اپنی آنکھیں کھولیں گو کہ ان آنکھوں میں جلن ابھی بھی ہو رہی تھی۔۔۔۔وہ ارد گرد جگہ دیکھ کر۔۔۔۔گھبراہٹ کا شکار ہونے لگی تھی۔۔۔

پہلے سے ہی پریشان اور نڈھال دل پر ایک اور جھٹکا سا لگا تھا۔۔۔

پرانی سی کسی عمارت کا ٹوٹا پھوٹا یہ کمرہ۔۔۔باہر کے بھی نظارے کررا رہا تھا مگر جگہ کافی ویران تھی۔۔پارس نے جلدی سے۔۔پانی پھینکنے والے کی

جانب دیکھا۔۔جس نے اسکے متوجہ ہوتے ہی بالٹی زمین پر پھینکی تھی۔۔۔

پارس اسی لڑکے کو اپنے سامنے دیکھ کر دھک سے رہ گئی۔۔۔

رسیوں میں سختی سے جکڑے وجود کو اسنے۔۔جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کھولنا چاہا مگر۔۔۔شاید اسے کافی سختی سے باندھا گیا تھا۔۔

تمھیں کیا لگا۔۔۔تھا۔۔۔تم یوں ہی آزاد پھیرتی رہو گی۔۔کوئی تمھیں پکڑنے والا نہیں ہے "ازمیر نے پینٹ کی پوکٹس میں ہاتھ ڈالا اور چلتا ہوا اسکے نزدیک آیا۔۔

کیوں لائے ہو مجھے یہاں۔۔۔"پارس اپنے ہاتھ چھوڑنے کی کوشش کرتی بولی۔۔جبکہ ازمیر مسکرا دیا۔۔۔

اور اسکے بلکل سر پر اکھڑا۔۔جھٹکے سے پارس کے بکھرے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑتا وہ پارس کے چہرے پر جھک گیا۔۔۔غور سے اس چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھنے لگا۔۔۔

پارس۔کا دل پھڑ پھڑا گیا تھا۔۔اسکی سرخ آنکھیں۔۔۔اور چہرہ پارس کو خوف زدہ کر رہے تھے

۔۔۔۔

یہ سوال بنتا تو نہیں تمھارا پوچھنا" وہ دانت پیستا بولا اور پارس کے سر کو دور جھٹکا۔۔۔۔ جبکہ اب وہ اسکے سامنے کھڑا اسکو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔ پارس کو اسکی نظروں سے الجھن ہونے لگی۔۔۔ گھبراہٹ سے۔۔۔ اسکی سانسیں ہموار نہیں ہو رہی۔ تھیں یہاں تک کے وہ منہ کھول کر اپنی سانسوں کے آنے جانے کے سلسلے کو درست کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔

مگر دوسری طرف سے اسکو بہت غور سے دیکھا جا رہا تھا۔۔۔

اور پھر پارس نے اسے دو قدم دور لیتے دیکھا۔۔ تھا ازمیر کی آنکھوں میں عجیب وحشت تھی پارس۔۔۔ کو انہونی کا احساس ہو رہا تھا وہ دو قدم اس سے دور ہوا اور۔۔ اسکی کرسی پر زور سے لات ماری۔۔۔ کہ پارس سر کے بل کرسی سمیت پیچھے جا پڑی۔۔ اسکی بے ساختہ چیخ نکلی تھی ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ خود کو آزاد نہیں کر سکی تھی۔۔۔

چھوڑ دو مجھے میں نے نہیں مارا کسی کو۔۔" وہ بھیگے لہجے میں کانپتی ہوئ بولی۔۔ جبکہ ازمیر کے قدموں کی دھمک نزدیک آنے لگی وہ اسکے چہرے کے پاس اکھڑا ہوا تھا۔۔۔

مصیبت پتہ کیا ہے۔۔۔۔ مصیبت یہ ہے۔۔ کہ تم نے میری حور کو مار دیا۔۔ اور اب اسی کی شکل لے کر میرے سامنے آگئ ہو۔۔۔" پاؤں کے بل بیٹھتا وہ زمین پر پڑی پارس۔۔۔ کے منہ کو اپنے ہاتھ کی کھردری گرفت میں جکڑ گیا تھا۔۔۔

میں۔۔ میں سچ کہتی۔ کہتی ہوں میں نے نہیں مارا" پارس سسکی مگر دوسری طرف سے وہ ہنسنے لگا تھا۔۔ اور اسکی ہنسی سے پارس کا۔۔۔ دل بیٹھنے لگا۔۔۔ پارس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ دماغی طور پر درست نہ ہو۔۔۔۔

وہ زور زور سے ہنس رہا تھا۔۔اور اسکے ہنسنے پر پارس رونے لگی تھی۔۔۔مگر ازمیر اچانک اسکے رونے پر اسکے چہرے پر زور زور سے تھپڑ امارنے شروع کر دیے تھے۔۔۔

اگر تم نے میری حور کا چہرہ چرایا ہے۔۔تو میں اس چہرے کو ہی جھلسا دوں گا۔۔۔"وہ زور زور سے چیخنے لگا تھا۔۔۔۔

پارس کی بھی چیخیں نکل رہیں تھیں۔۔۔۔۔

کھولو مجھے پلیز کھولو مت مارو مجھے میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔"پارس۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔جبکہ ازمیر کا ہاتھ ایکدم رکا۔۔۔تھا۔۔۔۔

پارس کی سسکیاں۔۔۔اسکے کانوں میں پڑ رہیں تھیں۔۔۔۔

حور"اچانک۔۔۔اسنے پارس کو پکارہ جبکہ پارس۔۔۔۔کا دل خوف سے پھڑ پھڑا گیا۔۔۔

حور تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔میں تمھیں نہیں مار رہا۔۔۔۔میں تو اس کو مار رہا ہوں۔۔۔جس نے تمھیں مارا ہے"وہ پارس کا چہرہ اچانک پکڑ کر۔۔۔۔بولا۔۔۔۔

پارس کو لگ رہا تھا یہ موت ہے اسکی۔۔۔۔۔وہ مر جائے گی۔۔۔۔وہ نہ اس سے دور رہ سکتی تھی اور نہ ہی۔۔۔وہ ہل سکتی تھی وہ بے جان بے بس سی پڑی تھی۔۔۔

جبکہ اب ازمیر اسکے گالوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا پارس کو اسکے لمس سے۔۔۔شدید خوف ارہا تھا ۔۔۔۔

دل میں اپنے رب سے وہ مدد کی طلب گار تھی۔۔۔۔جبکہ۔۔۔ازمیر وہاں سے اٹھا۔۔۔

حور پلیز تم مت رونا۔۔۔میں۔۔۔اس لڑکی کو مار دوں گا پھر میں اور تم اکھٹے رہیں گے" وہ مسکرایا

۔۔۔پارس۔۔۔کی آنکھیں پھیلیں۔۔۔اسنے جس۔۔۔ٹیبل پر سے کپڑہ ہٹایا تھا۔۔وہاں پر کئ قسم کی چیزیں تھیں۔۔

کٹر چھری چاکو۔۔۔اور نہ جانے کیا کیا۔۔۔

پارس نے۔۔۔زور زور سے ہلنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

جبکہ ازمیر کے قہقہے اٹھ رہے تھے۔۔۔

وہ پارس کی بے بسی سے محظوظ ہو رہا تھا۔دیکھو۔۔میری حور کہہ رہی ہے میں تمھیں مار دوں "اسنے جتایا۔۔۔اور اس سے پہلے۔۔وہ اس ٹیبل کی جانب بڑھتا۔۔۔۔ایکدم ازمیر کا سیل فون بجا تھا۔۔۔۔

وہ رک گیا۔۔۔سیل فون نکال کر دیکھنے لگا۔۔۔۔

اسنے ایک نظر مڑ کر۔۔پارس کو دیکھا۔۔جس کے آنکھ سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔اور دوسری نظر زیان کی آتی کال پر ڈالی۔۔اور پھر وہ وہاں سے باہر چلا گیا۔۔۔

جی بھائ" وہ بلکل نارمل ایسے بولا جیسے۔۔۔ابھی جو کچھ بھی وہ سائیکو حرکتیں کر رہا تھا یہ کہہ رہا تھا وہ بس ڈرامہ ہو۔۔۔۔

پارس نے اس پر وقت ضائعہ کرنے کے بجائے۔۔۔خود کو ان رسیوں سے آزاد کرنے کی کوشش کی۔۔۔اسنے بلکل پرواہ نہیں کی تھی کہ اسکے ہاتھ اس رسیوں سے کٹ رہے ہیں یہ نہیں ۔۔۔۔بس اسنے۔۔۔۔ان رسیوں سے زبردستی اپنے ہاتھ آزاد کرنے کے لیے اپنے ہاتھوں کا برا

حشر کر۔ لیا تھا۔۔ بھائی میں ٹھیک ہوں ایک دوست کیطرف ہوں ءازمیر نے گردن کھجاتے ہوئے جواب۔ دیا۔۔ اسکے لہجے میں کوئی غصہ نہیں تھا۔۔ کوئی پاگل پن نہیں تھا۔۔۔

یہ اللہ مدد کر میری" پارس کے آنسو مسلسل نکل رہے تھے۔۔ اسنے زور لگایا اور اپنا ایک ہاتھ رسی سے نکال لیا۔۔۔

تکلیف سے اسکی چیخ نکلی جسے اسنے زبردستی اپنے لبوں میں ہی دبالیا۔۔۔

اور سر اٹھا کر دیکھا۔۔ وہ اب بھی فون پر بات کر رہا تھا۔۔

پارس نے۔۔ اس ہاتھ کی مدد سے دوسرے ہاتھ کو آزاد کرنا چاہا۔۔ کہ ازمیر نے فون بند کر دیا ۔۔۔۔

اسنے پلٹ کر پارس کو دیکھا۔۔ جس نے اپنا وہ زخمی ہاتھ فوراً اسکے دیکھنے پر پیچھے چھپا لیا تھا۔۔

وہ چپ چاپ اسکے نزدیک آیا۔۔

تمھارا انجام کل پر اٹھا کر رکھتا ہوں۔۔ "اسکے نزدیک آکر اسنے پارس کے پاؤں پر لات ماری ۔۔ جس سے پارس کی چیخ نکلی درد سے وہ دھری ہونے لگی۔ جبکہ ازمیر نے کوئی خاص تاثر نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ وہاں سے مڑا۔۔ اور اس جگہ کو بند کرنے لگا۔۔۔

مت جاؤ مجھے چھوڑو۔۔ مجھے آزاد کرو۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا" پارس حلق کے بل چلائی۔۔۔

جبکہ ازمیر کے لب مسکرا دیے۔۔۔

وہ بلکل ویسا نہیں لگ رہا تھا جیسے کچھ دیر پہلے وہ پارس کو خوف زدہ کر چکا تھا۔۔ پارس کو بند کر کے۔۔ اسنے باہر تالا لگایا۔۔اور گاڑی میں سوار ہو گیا۔۔

اس لڑکی کی چیخیں اسے سنائی دے رہیں تھیں۔۔

یہ شاید یہ اسکی آخری رات تھی اس دنیا میں۔۔۔

پارس رندھاوا جیسی لڑکیوں کو اسکے انجام تک اب صرف از میر ہی پہنچائے گا۔۔۔ وہ یہ سوچتا ہوا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔

زیان نے اسے فوراً گھر پہنچنے کا آرڈر دیا تھا اور وہ۔۔ زیان کی کوئی بات نہیں ٹال سکتا تھا وہ نارمل سا ۔۔ مسکراتا ہوا۔۔۔ گھر کی جانب چل دیا تھا۔۔۔

-------------------------------

زیان اس لڑکی کی ساری فائلز کیس سٹڈی کر چکا تھا۔۔اسنے کاشف سے۔۔۔ بھی کئی سوال کئے تھے۔۔۔

جو فائلز تیار کی گئی تھی انوسٹیگیشن اس سے بلکل الگ تھی۔۔۔

وہ حیران تھا۔۔ کہ اس لڑکی کو کیوں پھنسایا جا رہا ہے۔۔۔

اس جگہ پر جتنی بھی انویسٹیگیشن کی گئی تھی اس سے صاف واضح تھا کہ پارس رندھاوا تک تو یاسر پہنچا ہی نہیں تھا۔۔۔ اس سے پہلے ہی اسکو مار دیا گیا تھا۔۔ پھر اریسٹ پارس کو کیوں کیا گیا۔۔ وہ اسی سوچ میں گھر تک پہنچا تھا۔۔ پارس کو ڈھونڈنے کے لیے اسنے۔ کاشف کو۔۔ لگایا ہوا تھا جبکہ

کاشف بھی مستعدی سے اپنی غلطی کی وجہ سے۔۔ پارس کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔ وہ گھر پہنچا تو ازمیر اب تک گھر نہیں لوٹا تھا۔۔ زیان کو غصہ آنے لگا۔۔ اسنے فون اٹھایا۔۔ اور کھانے کی ٹیبل پر کھڑی مشل اسکی اپنی ماں یہ آنٹی کی پرواہ کیے بنا۔ اسنے دوسری بیل پر اٹھنے والے ازمیر کے فون پر اسکو ۔۔۔ اچھی خاصی سنا دی۔۔۔

اور اسے فورا گھر پہنچنے کا کہا۔۔۔۔

جب ازمیر نے گھر آنے کی حامی بھر لی تبھی اسنے فون بند کیا اور فون ٹیبل پر پھینک کر وہ۔۔ اندر کمرے میں چلا گیا۔۔ جبکہ باقی سب۔۔ اسکو اتنے غصے میں حیرانگی سے دیکھ رہے تھے مگر وہ سب ازمیر کی کامیاب سرجری کی وجہ سے بہت خوش تھے۔۔۔ تبھی آج کھانے کا اچھا خاصا اہتمام کیا گیا تھا

زیان کے دماغ میں بس پارس رندھاوق کی سوچ تھی۔ نہ جانے کیوں اسکا ذہن اسے اکسا رہا تھا کہ وہ خود اس لڑکی کے کیس میں انولو ہو۔۔۔

کوئی تو ہے۔۔ جو اسکے پیچھے لگا ہے۔۔۔ اسکے دماغ نے کلک کیا تھا۔۔۔۔

کیونکہ یہ کیس بلکل بھی پارس

پر نہیں بنتا تھا ساری انوسٹیگیشن چھپا دی گئی تھی۔۔۔ جبکہ ان لوگوں کو آرڈرز تھے کہ اس معاملے کو۔۔۔ دبا دیا جائے۔ یہ سب اسکے لیے نیا نہیں تھا۔۔۔ اسنے ایسے کئی کیس دبائے تھے اپنی نوکری بچانے کے چکر میں۔۔ مگر یہاں اسکا ذہن گوارہ نہیں کر رہا تھا۔۔ وہ انھیں سوچوں میں فریش ہو کر باہر نکلا۔۔۔ اور چیئر پر بیٹھ گیا۔۔ چاہ کر بھی اپنے ماتھے کے بل وہ نکال نہیں سکا تھا

۔۔۔ تبھی سر کو اپنے ہاتھوں۔۔سے دباتا۔۔۔وہ کھانے کو دیکھنے لگا جبکہ کھانا ڈالنے والی پر نظر بھی نہیں ڈالی تھی۔۔ مشل اس بے رخی پر دکھ سے وہاں سے چلی گئ۔۔۔

زیان نے دروازہ بجنے پر آٹھ کر دروازہ کھولا اور۔۔۔ازمیر کو دیکھ کر۔۔۔وہ دروازہ پورا کھول گیا ۔جبکہ ازمیر اچانک اسکے سینے سے لگا تھا۔۔اوہ بھائ آج میں بہت خوش ہوں" اسکی فریش چھکتی ہوئی آواز سن کر زیان مسکرادیا۔۔

ایسے بھی کس دوست سے مل کر ارہے ہو۔۔جو اتنا خوش ہو" زیان نے اسکے چہرے کیطرف دیکھا جواب بھی کافی کمزور سا تھا۔۔۔ مگر اسے امید تھی کہ وہ جلد بہتر ہو جائے گا۔۔۔ جبکہ اسکی نسبت زیان۔۔۔کا بھرا بھرا چہرہ سب کی نظروں کا مرکز رہتا تھا۔۔۔۔

اسپر اسکی بریڈز اور۔۔۔سفید رنگت اسے ہینڈسم بنائے رکھتی تھی۔۔۔ تیکھے نقوش والا وہ پولیس والا۔۔اپنے شعبے پر پورا پورا اچتا تھا۔۔۔

ازمیر نے شانے اچکا دیے اور اندر آگیا۔۔وہ خوش اخلاقی سے سب سے ملا۔۔۔

توماں اسکی بلائیں اتارنے لگی۔۔۔

میرا بچہ ہمیشہ خوش رہ ہمیشہ" وہ بولیں تو ازمیر مسکرا کر چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔

فریش ہو جاؤ" زیان کی نظر اسکے گرد آلود ہاتھوں پر گئ تو اسنے اچانک کہا۔۔ازمیر نے بھی اپنے ہاتھ دیکھے اور سٹپٹا سا گیا۔۔۔زیان کی نظروں کو خود پر پا کر۔۔۔وہ جلدی سے اٹھا تھا۔۔۔

کسی کو شبہ بھی نہیں لگنے دینا چاہتا تھا وہ اسی طرح پارس کی بھی لاش۔۔ پھینکوا دینا چاہتا تھا جس طرح پارس نے اسکی حور کو روڈ پر تڑپنے کے لیے پھینک دیا تھا۔۔ مگر وہ خوش تھا وہ خود حور کو انصاف دلا رہا تھا۔۔۔

زیان نے کچھ دیر اسکو دیکھا اور پھر کھانا کھانے لگا۔۔۔

جبکہ ٹیبل پر ہلکی پھلکی باتیں ہو رہیں تھیں۔۔ازمیر بھی کپڑے چینج کر کے دوبارہ اگیا۔۔۔

زیان اب بھی سر جھکائے کھانا کھا رہا تھا۔ مشل کی نگاہ بار بار اوپر اٹھتی کہ ایک بار وہ پھر سے۔۔ اس سے بولے بات کرے مگر زیان نے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔ ابھی کھانا ہی کھایا جا رہا تھا۔۔ کہ ۔۔۔اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔۔

وہ کھانا چھوڑ کر اٹھا کمشنر کی کال تھی۔۔۔

اسنے جلدی سے پیک کی اور صحن میں اگیا۔۔۔

جی سر "وہ بولا۔۔۔

زیان۔۔۔ پارس رندھاوا کا کیس اب۔۔ تمھارے انڈر اگیا ہے رائٹ "انھوں نے پوچھا۔۔

جی سر بٹ اس کیس میں بہت کمپلیکیشنز ہیں۔۔۔۔انوسٹیگیشن کو ہائیڈ کروا دیا ہے۔۔۔ جبکہ ساری انوسٹیگیٹ کے بعد بھی پارس رندھاوا اس معاملے میں بے گناہ ثابت ہوئ ہیں۔۔ مگر پھر بھی انھیں پولیس حراست میں رکھا ہوا ہے "وہ بولا اور گھر والوں کی باتوں کی وجہ سے گھر سے باہر نکل آیا۔۔۔

ہمم "کمشنر نے ہنکارہ بھرا۔۔ایسا ہے کہ ہمیں بھی یہ ہی آرڈرز ہیں کہ پارس رندھاوا کے کیس پر کوئی بھی انوسٹیگیٹ نہیں کیا جائے اور جتنا ہو چکا ہے اسے۔۔۔ میڈیا پر نہیں لایا جائے۔۔اور تمھارے لیے بھی یہ ہی آرڈرز ہیں۔۔۔ پارس رندھاوا کے جب لواحقین کوئی سوال اٹھائیں گے تبھی۔۔۔انکے کیس پر اگلی بات ہو گی میں نے صرف تمھیں یاددہانی کے لیے بتایا ہے۔۔"وہ بولے تو۔۔۔زیان کی زبان جیسے تالو کو لگ گئ۔۔غصے سے پیشانی کی رگیں پھولنے لگیں۔اب آ سکے نااندر یہ یقین جڑے پکڑ رہا تھا کہ جان بوجھ کر اس لڑکی کو پھنسایا جا رہا ہے اور اس سے پہلے بھی شاید اسی قسم کی کوشش کی گئ تھی جو کہ کامیاب نہ ہو سکی تو دوسری بار اس لڑکی کو اسی کیس میں پھنسا دیا گیا۔۔

اوکے سر جیسا آپ کہیں "زیان نے فرمانبرداری سے کہا۔۔تو کمشنر خوش ہو گئے۔۔۔

ویری گڈ اسی لیے تم مجھے بہت اچھے لگتے ہو۔تم اپنے سینیرز کی بات کو بہت اہمیت دیتے ہو اسی لیے میں سوچ رہا ہوں تمھاری پرموشن کر دی جائے اور تمھیں ایک اچھا سا گھر بھی دیا جائے اور تمھاری سیلری بھی بڑھائ جائے "وہ کافی خوش ہو گئے تھے تبھی ایک سانس میں بولے۔۔۔

زیان کچھ نہیں بولا۔۔

چلو پھر دو چار دن تک ملاقات ہو گی تم سے "وہ بولے۔۔اور زیان نے اوکے سر کہہ کر فون کاٹ دیا۔۔۔

پارس رندھاوا "اسکے لبوں سے یہ نام اپنے آپ ہی نکلا تھا۔۔۔۔

عجیب کہانی تھی مگر دلچسپ تھی۔۔

گھیرہ سانس بھر کر وہ دوبارہ اندر آیا تو۔۔۔بھاری مٹی سے اسکا شوز پھیلا تھا۔۔اسنے نیچے دیکھا گیلی مٹی تھی جو کہ اب سوکھ رہی تھی۔۔۔ازمیر کے جوتے ہی کی وہ مٹی تھی یقیناً کیونکہ باقی سب گھر پر ہی تھے اور صرف وہی آیا تھا باہر سے۔۔۔

ازمیر کے ہاتھوں پر بھی مٹی تھی۔۔۔جس کی وجہ وہ سمجھ نہ سکا۔۔۔

وہ اندر آگیا۔کس کا فون تھا بیٹے "امی کے سوال پر اسنے دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے انھیں بتایا کہ کمشنر کا فون تھا

وہ ملنے کی بات کر رہے تھے اور پرموشن کی بھی "اسنے باقی بات چھپالی۔۔ازمیر کی وجہ سے

----

اور پارس رندھاوا کے بارے میں کچھ نہیں کہا "ازمیر نے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔جبکہ زیان نے بنا سوچے سمجھے۔۔۔۔

جو بات کی ازمیر کے ہاتھ سے چمچ چھوٹا تھا۔۔

اس کا تو تم بتاؤ گے "وہ کہہ کر۔۔اپنے کھانے میں لگ گیا جبکہ ازمیر۔۔۔زیان کی جانب دیکھنے لگا

----

کچھ دیر دیکھنے کے بعد اسنے دوبارہ کھانا شروع کر دیا۔۔

اس منحوس لڑکی کا نام نہیں لے اب کوئی "ماں بولیں تو سب چپ ہو گئے۔۔۔۔

جبکہ زیان۔۔۔کادماغ بہت تیزی سے حرکت میں آیا تھا۔۔۔

بہت راز تھے۔۔۔۔ جو اسکے ارد گرد بن رہے تھے جسے۔۔۔ وہ سلجھانا چاہتا تھا مگر ان سب چیزوں کے لیے پارس رندھاوا کا مل جانا ضروری تھا۔۔۔۔

-------------------------------

ازمیر ٹھیک ہو گیا تھا تبھی وہ لوگ اپنے گھر شفٹ ہو رہے تھے

بھائی جو اپکو پرموشن سے گاڑی ملے گی وہ میری ہو گی" ازمیر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

تم جس دن بلکل ٹھیک ہو جاؤ گے میں تمھیں نئی دلا دوں گا"

زیان نے اسکے بال بکھیرتے ہوئے کہا تو۔۔ ازمیر ہنس دیا۔۔ وہ ضرورت سے زیادہ ہی خوش تھا

---

خیر ہے۔۔ یہ سائیکو انسان کب بنا"

شیٹ آپ یار میں خوش ہوں وہ نارمل ہو رہا ہے" زیان نے سکندر کو جھاڑا۔۔۔

جبکہ ڈاکٹرز نے صاف کہا تھا اسکی دماغی حالت ٹھیک نہیں۔۔۔" سکندر نے گویا اسے یاد دلایا۔۔ کہ ڈاکٹرز نے کیا کہا تھا۔۔۔

اگر وہ ٹھیک رہتا ہے۔۔ تو اس سے بڑی خوشی کی کوئی بات نہیں" زیان نے نگاہ چرا لی تھی جیسے اس بات سے۔۔

سکندر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر سر ہلایا۔۔۔

مگر تمھیں پتہ کرنا چاہیے کہ تمھارے بھائی کے پاس پانچ کروڑ کہاں سے آئے" سکندر نے پھر سے اسے یاد دلایا تو ایک بار پھر زیان الجھ گیا۔۔۔

سر ہلا کر وہ اپنے گھر کی جانب چل دیا۔اپنی پریشانی میں وہ کسی کی آس بھری نظروں کو بھی نہیں دیکھ سکا تھا۔۔۔

وہ گھر پہنچے تو۔۔۔ماں کے ساتھ مل کر کچھ ہی دیر میں انھوں نے سارا گھر ٹھیک کیا۔۔اور ازمیر اور ماں تو ریسٹ کرنے لگے جبکہ زیان۔۔۔

جاگتا رہا تھا۔شاید لاشعوری طور پر وہ کاشف کی کال کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اور جب کاشف کی کال نہیں آئی تو۔۔اسنے خود ہی کر لی۔۔

کاشف کچھ پتہ چلا" زیان نے پوچھا۔۔۔

سر۔۔۔مجھے لگتا ہے وہ لڑکی خود نہیں بھاگی۔۔اسکے ساتھ کوئی تھا۔۔کیونکہ لاسٹ ٹائم ہائی وے سے ایک جیپ گزری تھی بس۔۔۔جس میں آایک لڑکا تھا۔۔۔اور اسکے علاوہ کوئی نہیں گزرا ۔۔۔۔

تو شاید وہ لڑکی اسی لڑکے کے ساتھ ہو" کاشف کی بات پر وہ چونکا تھا۔۔۔اور وہاں سے باہر نکلا گھر چھوٹے سے تھے انکے تبھی آواز گھر میں گونجتی تھی۔۔وہ باہر آگیا۔۔۔

تم اس وقت کہاں ہو" زیان نے پوچھا۔۔

سر چوکی پر ہوں۔۔یہاں سے گزرنے والے لوگوں کی انوسٹیگیٹ کر رہا ہوں" زیان نے اسکی بات پر سر ہلایا۔۔۔۔

اور کچھ پتہ چلتا ہے تو۔۔بتانا" زیان نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔

دماغ میں اچانک ہی خیال آیا اور اسنے باہر گیراج میں کھڑی اپنی جیپ کو اچھے سے دیکھا۔۔۔

اسکے ٹائر مٹی سے بھرے ہوئے تھے یہ معیوب بات نہیں تھی وہ گاڑی تھی۔۔اسکے ٹائروں پر مٹی ہی ہونی تھی۔اسنے جیپ کھولی اور گاڑی کے اندر دیکھنے لگا۔۔

فرنٹ سیٹ کو اچھے سے دیکھ کر دوسری سیٹ دیکھی اور اسکے بعد دروازہ بند کر دیا۔۔

یہ میں کیا کر رہا ہوں کیوں بار بار ازمیر کا خیال دماغ میں ارہا ہے" اسنے خود سے سوال کیا۔۔اور اچانک پیچھے کا دروازہ کھول کر۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی اندر جھانکا مگر وہاں بھی کچھ ایسا قابل غور نہیں دیکھا۔۔اور اس سے پہلے وہ دروازہ بند کرتا۔۔ کہ اسکی نظر گاڑی کے دروازے پر لگے خون پر گئی۔۔۔

وہ وہیں ٹھر گیا۔۔دروازہ کھول کر خون پر انگلی رکھی۔۔۔خون جیسے تازہ تھا سوکھ چکا تھا مگر پھر بھی اسے اندازا ہو گیا تھا یہ تازہ ہے۔۔۔

اسنے ارد گرد دیکھا۔۔اور پھر۔۔وہ سکندر کے گھر کی جانب۔۔دوڑا اسے فون کال کی۔۔

کیا مصیبت ہے یار اپنے گھر چین نہیں تجھے" سکندر چیڑ کر بولا ا۔۔

دروازہ کھول" زیان نے بھڑک کر کہا سکندر نے دروازہ کھلا اور زیان اندر گھس گیا۔۔

کیا ہو گیا کچھ بھول گئے ہو" سکندر اسکے پیچھے تھا۔۔

یہاں ازمیر نے کپڑے بدلے تھے" زیان نے پوچھا ہاں وہ کپڑے۔۔ مشل نے دھلنے والے کپڑوں میں ڈالے ہیں" سکندر نے بتایا

نکال کر دو مجھے جلدی" زیان نے کہا تو۔۔ سکندر نے صحن میں پڑی مشین میں سے اسے ازمیر کے کپڑے نکال کر دیے۔۔۔

زیان نے غور سے ان کپڑوں کے ایک ایک سرے کو دیکھا۔۔۔

ان کپڑوں پر گرد تھی مگر شرٹ کے کف پر لگے خون کو دیکھ کر وہ ایک پل کو ساکت ہو گیا۔۔

اسکا شق یقین میں بدلا تھا۔۔

یہ سب کیا ہے" سکندر نے سوال کیا۔۔۔

کچھ نہیں" اسنے کہا اور شرٹ اٹھا کر وہاں سے باہر نکل ایا۔۔۔

ازمیر" دانت پیس کر۔۔۔ وہ اپنے اندر امڈتے اشتعال کو روکنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

مگر ازمیر کے پاس وہ نہیں گیا تھا۔۔ اسلیے جیپ میں سے وہ خون صاف کیا اور اس شرٹ کو بھی چھپا دیا۔۔۔

یعنی ہائی وے پر سے ازمیر ہی گزرا تھا۔۔

اسنے اپنا موبائل اور چابی اٹھائی اور رات کے آخری پھیر وہ وہاں سے اسی جیپ میں سوار نکلا تھا

۔۔۔۔

راستے میں کاشف کو بھی اپنے پہنچنے کا انفارم کر دیا۔۔۔

سارے راستے فکر میں گزار کر وہ کاشف تک پہنچا تھا جو خود حیران تھا کہ آفیسر زیان اس لڑکی کے کیس میں کتنا انولو ہو چکے ہیں۔۔۔

یہاں سے گزرنے والے سارے راستوں کے کیمروں کی فوٹیج چیک کی ہے "زیان نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا تو کاشف ایکدم خفیف سا ہو گیا کیونکہ اسنے کوئی فوٹیج چیک نہیں کی تھی اسکی خاموشی پر زیان نے سخت تیوروں سے اسکو گھورا۔۔۔۔

تم کیا چاہتے ہو "زیان زور سے چلایا تو کاشف سر جھکا گیا۔۔ جبکہ زیان نے سر جھٹک کر فون کال گھمائی اور چوکی پر کھڑے سپاہیوں سے انوسٹیگیشن کرنے لگا۔۔۔

کاشف کچھ دیر خاموش کھڑا رہا اور پھر جیسے اسے کوئی بات یاد آئی۔۔

سر "اسنے زیان کو پکارہ۔۔۔ جو کہ اب ایک کمرے میں جا رہا تھا جہاں پر ہائی وے سے گزرنے والے سارے راستوں کے کیمرے کی فوٹیجز تھی۔۔۔

کاشف اسکے پیچھے ہو لیا۔۔

زیان نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔آنکھوں میں تھکاوٹ اور غصہ بھرا تھا۔۔۔

سر کمشنر صاحب نے تو کہا ہے اس لڑکی کے کیس کو تب تک دوبارہ نہیں اٹھانا جب تک وہ نہ کہیں پھر ہم کیوں اسے ڈھونڈ رہے ہیں یہ کیس تو دوبارہ کھلنے سے رہا "کاشف بولا تو زیان کا دل کیا اسکے منہ پر ایک تھپڑ جڑ دے۔۔۔۔

ابھی میں کمشنر کو فون کر کے بتادوں کے انسپیکٹر کاشف کے ہوتے ہوئے وہ لڑکی بھاگ گی تو وہ تمھیں پھول کا ہار پہنا کر جائیں گے بتاو کاشف یہ تم نے بہت اچھا کیا پہلے ہی ہم اس لڑکی کو مار دینا چاہتے تھے تم نے تو اسے بھگا کر کام آسان کر دیا

رائٹ "وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا غصے سے بولا۔۔ جبکہ کاشف شرمندہ ہو گیا۔۔

جتنا میں تمھیں کہہ رہا ہوں اتنا کرو "وہ انگلی اٹھا کر بولا اور اسے مزید بولنے سے چپ رہنے کا جیسے کہا۔۔ تو کاشف چپ سا ہو گیا جبکہ زیان نے ساری فوٹیجز چیک کی اور اسکے اندر جو ایک خوف تھا وہ سچ ثابت ہوا۔۔ اسی کی جیپ ان راستوں سے گزری تھی۔۔۔ مگر اندھیرے میں شناخت نہ ہو سکی مگر اسے اس کی شناخت کرنا کچھ خاص مشکل بھی نہیں تھا۔۔۔ اسنے فکر سے۔۔۔ اس وڈیو کو فارورڈ کر کے دیکھا۔۔۔

اس فوٹیج کی ساری کاپی مجھے دو "اسنے سپاہی سے کہا۔۔۔ تو وہ سر ہلا کر کام میں لگ گیا جبکہ۔۔ زیان۔۔ کی پریشانی میں اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔

ازمیر یہ حرکت کرے گا اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا اسے اندازا ہو گیا تھا ڈاکٹر نے درست کہا تھا وہ دماغی طور پر ٹھیک نہیں مگر یہ بات کون مانے گا۔۔۔ اور اگر اس لڑکی کے ساتھ اسکا بھائی بھی پھنس گیا تو۔۔۔

نہیں وہ یہ سب نہیں ہونے دے گا اسے اس لڑکی کو ڈھونڈنا تھا۔۔۔ اور اسکے لیے وہ کچھ بھی کرتا ۔۔۔ کچھ دیر انتظار کے بعد اسنے وہاں سے فوٹیج نکلوا کر بیک اپ سارا ڈیلیٹ کرایا

۔۔ اور خود ان راستوں پر چل پڑا جہاں سے ازمیر گزرا تھا۔۔۔

یہ راستہ تقریباً جنگل سا تھا اور رات کے وقت خاموش درختوں نے اسکی حیبت میں اضافہ کر دیا تھا۔۔۔

کاشف کی گاڑی اسکے پیچھے تھی اسک ڈانٹنے کے بعد کاشف کچھ نہیں بولا جبکہ وہ اپنی فکر میں اتنا تھا کہ کسی بھی چیز کی طرف بلکل توجہ نہیں تھی۔۔ وہ اپنے اندازے کے مطابق راستے پار کر رہا تھا ۔۔۔اور تقریباً ڈیڈ گھنٹے کی تھکا دینے والی ڈرائیو کے بعد وہ ایک کھلے میدان میں آگیا جہاں۔۔ ٹوٹی پھوٹی عمارتیں تھیں۔۔۔ کچھ عمارتیں آدھی بنا کر چھوڑ دی گئیں تھیں۔۔ اسکی حسوں نے الارم بجایا تھا وہ جانتا تھا ازمیر کے پاس ایسی کوئی جگہ نہیں کہ وہ اسکو چھپا سکے یہ پھر اسکے پاس پیسے بھی نہیں تھے کہ وہ کچھ اور کر سکے۔۔۔ تبھی وہ گاڑی روک کر نکل آیا باہر نکلتے ہی۔۔۔۔ رات کی تاریکی اور خاموشی کو اسکی گاڑی کی چرچراہٹ نے چیرا تھا۔۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتا۔۔ وہ گاڑی کو لوک کرتا۔۔ ادھر ادھر دیکھنے لگا جبکہ کاشف بھی اسکے پیچھے رک گیا تھا۔۔

کیا ہوا سر "کاشف نے سوال کیا۔۔

مجھے ایسا لگتا ہے وہ لڑکی یہاں ہو گی"

زیان ان عمارتوں کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔

کاشف کو بھی اسکی بات معقول لگی۔۔ سر آپ اس طرف چیک کریں میں ادھر کرتا ہوں ایک بار وہ مل جائے اتنے چھتر لگاوں گا دوبارہ کبھی بھاگنے کا نہیں سوچے گی "کاشف غصے سے بولا۔۔

زیان نے اسکی طرف دیکھا جو سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔ زیان نے سر ہلایا اور دونوں الگ الگ سمتوں میں

نکل گئے۔۔۔موبائل کی ٹارچ میں وہ۔۔۔اونچی لمبی عمارتوں کو چیک کر رہا تھا۔۔۔کچھ ہی دیر میں۔۔۔وہ ایک بیلڈ ینگ کو دیکھ چکا تھا مگر وہاں کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

اور جب وہ مایوس ہو کر وہاں سے نکلتا اسے دبی دبی آواز سنائی دی۔۔۔

ہی۔۔ہیلپ۔۔پلیز میری مدد ک۔۔کرو" تکلیف سے کراہاتی آواز پر وہ دوڑتا ہوا آواز کے تعقب میں گیا۔۔ایک پل کو اسنے سوچا کہ کاشف کو بھی بلالے مگر۔۔۔پھر خیال جھٹک کر وہ خود ہی دوڑا تو۔۔۔ایک ٹوٹا پھوٹا سا اس عمارت کے پیچھے کمرہ دیکھائی دیا جس کی دیواریں۔۔۔اوپر اوپر سے گیری ہوئی تھیں مگر پھر بھی پورا کمرہ بند تھا اور باہر تالا لگا یا گیا تھا۔۔۔زیان نے اس تالے کو پکڑ کر زور سے بجایا۔۔۔۔

ہیلپ۔۔" بے دم سی آواز سنائی دی

---

پارس کو لگا اسے نئی زندگی ملی ہے۔۔اس جگہ پر کسی کا وجود۔۔۔وہ رب کا جتنا شکر ادا کرتی اتنا کم تھا اندھیرے سے اسکی جان جارہی تھی جبکہ یہاں مختلف حشرات تھے جو اسے محسوس ہو رہے تھے جو اسپر چڑھ رہی تھی۔۔۔اسکے آنسو بھی رو رو کر خشک ہو گئے تھے۔جو ہاتھ زخمی کر کے کھولا تھا۔۔۔اس میں سے خون مسلسل رس رہا تھا مگر اسے صرف محسوس ہو رہا تھا دیکھائی کچھ نہیں دے رہا تھا قبر کی سی حیبت اور خاموشی میں اسکی سسکیاں گونج رہیں تھیں۔۔۔اور پھر اسے باہر کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی۔۔۔ایک پل کو وہ خوف سے تھر تھرا گئی مگر

اگلے لمحے اسے احساس ہوا وہ کوئی زی روح ہے۔۔۔۔ تبھی وہ۔۔۔ بیٹھی ہوئی آواز سے چلائی مگر اسکی آواز اسی کمرے میں گونج کر ختم ہو جاتی پارس بار بار بولنا چاہ رہی تھی مگر اسکی آواز ہی حلق سے باہر نہیں نکل رہی تھی چیخ چیخ کر رو رو کر اسکا گلا بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔

باہر جو بھی تھا اسکے کمرے کے پاس آ گیا تھا۔۔۔

پارس کے وجود میں ہلنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔۔۔ جبکہ بخار سے اسکا ماتھا تپ رہا تھا۔۔۔ جو بے جان سا ہو گیا تھا اب۔۔ زور لگانے کی ہمت نہیں تھی وہ بس۔۔۔ آنے والی مدد کو دیکھنا چاہتی تھی کون تھا وہ جو اسکو آزاد کرانے آیا تھا۔۔۔

وہ دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی خشک ہوئے آنسو ایک بار پھر بہنے لگے۔۔۔

وہ جو کوئی بھی تھا۔۔ تالے پر زور زور سے کچھ مار کر توڑنا چاہ رہا تھا۔۔۔ اور پارس کی اس بھری نظروں میں امید کے جگنو سے جگمگا جاتے۔۔۔ کچھ دیر محنت کے بعد زیان سے تالا ٹوٹ ہی گیا ۔۔ اسنے اینٹ ایک طرف پھینکی اور تالے کو کھول کر تالا نکالا۔۔ اور وہ لوہے کا دروازہ کھولا۔۔۔۔

اندر بے حد اندھیرہ تھا۔۔۔۔

اگر اندر وہ ہی لڑکی تھی۔۔۔ تو۔۔۔ اسے ایک پل وہ یاد آیا تھا۔۔ کہ اندھیرے سے۔۔۔ خوف میں وہ کیسے سفید پڑ گئی تھی۔۔۔

اسنے موبائل کی ٹارچ کھولی۔۔۔ اور۔۔۔ سامنے ماری۔۔۔

لوہے کے مختلف سامان سے بھرا پڑا تھا کمرہ ٹوٹا پھوٹا سامان۔۔ چوہے کی اور مختلف حشرات کے بولنے کی آوازیں وہ آگے بڑھا تو ایک چیئر کو الٹا پایا۔۔ جبکہ اسپر کسی کی ٹانگیں دیکھ کر۔۔۔ وہ اس طرف بڑھتا۔۔۔

کہ پہلے کیطرح۔۔۔ ایک زخمی ہاتھ اوپر کو بلند ہوا جیسے اس سے مدد کا طلب گار ہو۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا اسکے بعد اسکی وجود میں کیا آسمایا۔۔

پارس" وہ دوڑتا ہوا۔۔ اسکے نزدیک گیا۔۔ اور وہ واقعی ہی وہی لڑکی تھی۔۔ چہرے پر نیلے نشان تھے روشنی کی وجہ سے اسنے آنکھیں زور سے میچ لیں تھیں۔۔ اسپر حشرات چڑھے ہوئے تھے۔۔۔ جس کو زیان نے۔۔۔ دور جھٹکا۔۔۔ اپنے ہاتھ سے۔۔۔ اور رسی کو کھلونے لگا۔۔۔

زندگی میں پہلی بار خون کھول اٹھا تھا اپنے ہی بھائی پر۔۔۔۔

پارس کو کھولتے ہوئے اسکی نظر اسکے خون پر پڑی۔۔ جس کی بو سے حشرات اسکے گرد جمع ہو گئے تھے۔۔۔

اسنے پارس کو کھولا۔۔ اور اسکے وجود کو آزاد کرایا تو احساس ہوا وہ بخار میں تپ رہی ہے۔۔۔

پارس ایک ٹیک زیان کو دیکھ رہی تھی۔۔ جو اسپر سے مٹی گرد ہٹا رہا تھا۔۔ اسکی کلائی پکڑی۔۔ خون ریس ریس کر۔۔ شاید رک گیا تھا۔۔۔

زیان نے اسکا سر بے ساختہ سینے سے لگالیا۔۔۔۔

دل میں عجیب بے چینی سی اٹھی تھی۔۔۔۔

وہ خوف زدہ سا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

شاید ہمدردی تھی یہ اسے اس لڑکی پر ترس آگیا تھا۔۔۔اسنے بنا پارس کو اٹھائے اسے اپنے بازؤں میں بھر لیا۔۔۔

جبکہ پارس کے ہاتھوں کی گرفت اسنے اپنی شرٹ پر محسوس کی تھی۔۔۔

دونوں ایک لفظ نہیں بولے تھے۔۔

زیان تو کچھ بھی بولنے لائق نہیں رہا تھا جبکہ پارس میں ایک لفظ بولنے کی ہمت نہیں تھی۔۔

زیان اسے ان اندھیروں سے باہر نکال لیا تھا۔۔۔

دونوں کے قدم۔۔۔۔ہم قدم ہو گئے تھے۔۔۔

کاشف۔۔۔شور کی آواز پر ادھر آیا۔۔۔اور زیان کو اس لڑکی کو بانہوں میں اٹھائے لاتے دیکھ وہ وہیں رک گیا۔۔۔۔

جبکہ زیان اسکے نزدیک آگیا۔۔۔۔

سر آپ۔۔۔چھوڑ دیں خود چل لے گی "کاشف زرا غصے سے بولا جبکہ۔۔پارس نے یہ آخری لفظ سنے تھے اسکے بعد اسکی سمعتوں میں ایک بھی لفظ نہیں سنائی دیا۔۔۔

اور کاشف کی بات پر زیان نے ایک نظر بے ہوش ہوئی پارس کو اور پھر دوسری نظر۔۔۔کاشف پر ڈالی۔۔۔

تمھیں لگ رہا ہے یہ چل سکتی ہے "زیان نے کاشف کو کہا۔۔۔

تو پھر سر اب کیا کرنا ہے "کاشف بولا۔۔۔

جبکہ یہ ہی سوال زیان کے پاس بھی تھا اب کیا کرنا ہے آگے کیا کرنا تھا۔۔۔

سر اسکو سیل میں پھینک دیتے ہیں ہمارا تو کام ہو چکا ہے "کاشف نے اسکو اتنا پر سوچ دیکھ کر مشورہ دیا۔۔۔

یہ لڑکی بے قصور ہے۔۔اسے ناکردہ گناہوں کی سزا مل رہی ہے۔۔۔۔"زیان سرد سپاٹ لہجے میں بولا۔۔ جبکہ کاشف کا منہ ہی کھل گیا۔۔۔

وہ اتنی بڑی بات کتنی آرام سے کہہ رہا تھا جبکہ۔۔اس لڑکی پر تین قتل کے الزام تھے خیر یہ سوال تو اسکے دماغ میں بھی تھا کہ اسکے کیس کو دبایا کیوں جا رہا ہے مگر۔۔۔ایسا بھی نہیں سمجھا تھا اسنے کہ اس لڑکی کا کوئی قصور ہی نہیں۔۔۔

سر آپ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔۔۔اس لڑکی نے تین قتل کیے ہیں "کاشف نے جرہ کی۔۔۔

کاشف۔۔ کیا میں پارس رندھاوا کو تمھارے گھر رکھ سکتا ہوں "زیان نے اس سے پوچھا۔۔۔

اس بار اسنے اس لڑکی نہیں کہا تھا۔۔ جبکہ۔۔

کاشف ایک پل کو چونکا۔۔۔اور خاموش سا ہو گیا۔۔۔

سر۔۔ میرے گھر تو میری پوری فیملی ہے میری ماں میری بہنیں۔۔۔۔"وہ زرا جھجھک کر بولا ۔۔۔

بس کچھ ٹائم کے لیے۔۔۔۔"زیان نے پھر سے کہا تو کاشف انکار نہیں کر سکا۔۔اور سر ہلا کر گاڑی میں سوار ہو گیا۔۔۔

جس پر زیان نے گھیرہ سانس کھینچا۔۔اسکے پاس پیسے اتنے نھیں تھے کہ۔۔وہ اسکو کسی محفوظ جگہ پر پہنچاتا۔۔۔اور سکندر کو وہ خود سے انولو نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر اسکو بتائے بنا۔۔ گزارا بھی نہیں تھا وہ ہر جگہ ہی اسکی مدد کو تیار رہتا تھا۔۔

کاشف نے گاڑی اپنے گھر کے راستے پر ڈالی تو زیان نے بھی پارس کو دھیان اور احتیاط سے۔۔

بیک سیٹ پر لیٹایا۔۔اور خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا۔۔

کئی سوال تھے۔۔ کئی الجھنیں تھیں ان گہرائیوں کو کون کھولتا۔۔

اتنی گردش میں کیوں تھی وہ لڑکی۔۔نہ جانے کیوں مگر آج اسے یقین ہو گیا تھا اس لڑکی نے ایک بھی قتل نہیں کیا۔۔۔

اسکا دل اس بات کی گواہی دے رہا تھا اور وہ وجہ بھی نہیں جانتا تھا۔۔

ہمیشہ لڑکیوں کے معاملے میں احتیاط ہی برتی تھی مگر۔۔۔ایک اپنے ہی مجرم کے حق میں اسکے دل نے سب سے پہلے گواہی دی تھی جس کو دماغ نے بھی قبول کیا تھا۔۔از میر۔۔۔پر بری طرح غصہ تھا۔۔ مگر وہ اس لڑکی کو اسکے پاس سے نکال لایا تھا اسے تسلی بھی تھی۔۔

وہ گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد کاشف کے گھر پہنچے۔۔۔تو۔۔

وہاں کاشف کی ماں بہنیں کو جگا دیکھ کر زیان۔۔زرا شرمندہ ہو گیا وہ کیا سوچیں گی اس کے بارے میں دو مرد آدھی رات کو ایک لڑکی انکے گھر لے آئیں ہیں۔۔

اسنے اندر داخل ہو کر۔۔۔ جیسے کاشف نے انکو سر جھکا کر سلام کیا اسنے بھی اسی طرح سلام کیا

۔۔۔

کاشف اتنی دیر لگا دی۔۔"وہ بولیں تو۔۔۔اسکی بہنیں بھی باہر نکل آئیں مگر زیان کو دیکھ کر پیچھے ہو گئیں۔۔

جی امی بس ایک کیس تھا اسی کی وجہ سے دیری ہو گئ۔۔یہ میرے آفیسر ہیں مسٹر زیان "کاشف نے تعارف کرایا تو انھوں نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔۔

امی ایکچلی انکی وائف کی حالت بہت خراب ہے۔۔۔تو یہ کچھ عرصے یہاں سٹے کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔ابھی رہنے کی جگہ بھی نہیں۔۔۔میرا مطلب انکی وائف کی جان خطرے میں ہے۔۔۔اور یہ۔۔۔"

کاشف الٹی سیدھی ہانک رہا تھا جبکہ زیان کو پانی پیتے پیتے کھانسی سی لگی۔۔

بیوی "اسنے کاشف کو آنکھیں نکال کر گھورا جبکہ اسنے مدد طلب نظروں سے۔۔۔زیان کو دیکھا کہ بات سمبھال لے ورنہ وہ توٹوٹی پھوٹی بات کر گیا ہے۔۔۔

زیان کا دل تو کیا اٹھا کر کچھ مار دے۔۔۔کاشف کے سر پر مگر اسکی والدہ اب زیان کے بولنے کی منتظر تھیں۔۔۔

آنٹی میں آپکو زحمت نہیں دیتا مگر میری بیوی۔۔۔کی طبعیت ٹھیک نہیں اور۔۔۔ہم "وہ رک گیا ۔۔ایک انجان لڑکی کو اپنی بیوی کہتے ہوئے عجیب سا لگ رہا تھا جبکہ۔۔۔۔

بات بھی کوئ نہیں سوجھ رہی تھی۔۔

ایکچلی میری بیوی کے پیچھے کچھ لوگ لگے ہیں۔۔۔۔اور۔۔۔میں بہت پریشان ہوں۔۔اپنے گھر اسکو لے کر نھیں جا سکتا۔۔۔تبھی آپکی مدد درکار ہے۔۔۔وہ لوگ میرے گھر کے بارے میں جانتے ہیں تبھی "وہ پورا افسانہ بنا کر اب خاموش ہو گیا تھا کہ وہ خاتون پل میں اسکا جھوٹ پکڑ کر اسے دھکے دے کر نکالیں گی عجب مصیبت تھی وہ جھنجھلا ہی گیا دل ہی دل میں۔۔۔۔

بھاگ کر شادی کی ہے تم دونوں نے" وہ کافی کڑک سی خاتون لگیں۔۔زیان کی تو سٹی ہی گم ہو گئ ۔۔اچھی بھلی عزت کا پارس رندھاوا نے اور سامنے بیٹھے کاشف نے دلیہ بنادیا تھا۔نہ چاہتے ہوئے بھی سر اثبات میں ہلانا پڑا۔۔۔

تمھاری ماں کہاں ہے "انھوں نے پوچھا۔۔

پہلی بار پولیس والے کی تشویش ہو رہی تھی کاشف کی بھی جان سولی پر لٹکی تھی۔۔۔۔

گاؤں میں ہوتی ہیں "زیان کو کچھ اور نہیں سوجھا تبھی کہہ دیا۔۔۔

اور لڑکی کے گھر والے ہی پیچھے پڑے ہوں گے" وہ زرا غصے سے بولیں۔۔۔

زیان نے گھیرہ سانس لیا۔۔۔۔

مگر اس بار بولا کچھ نہیں۔۔

ٹھیک ہے مگر میرا گھر بچیوں والا ہے میرے گھر پر زرا بھی انچ آئ تو اس کاشف سمیت تم پر بھی کیس کر دوں گی "وہ سخت خفا سی بولیں جبکہ۔۔زیان منہ کھلے انکی بات سن رہا تھا اپنے ہی بیٹے پر ۔۔۔وہ حیران تھا۔۔

حیران مت ہو۔۔۔۔اپنی بیوی کو اندر لاؤ "انھوں نے کہا تو زیان جلدی سے اٹھا۔۔ساتھ کاشف بھی اٹھا۔۔۔

تو اسکی ماں نے اسکو بیٹھا لیا۔۔

امی کیا ہو گیا ہے میرے سر ہیں سینیر ہیں "کاشف نے کہا۔۔۔

جبکہ انھوں نے کاشف کو گھورا۔۔۔۔

تو اسکی بیوی کو بھی خود اٹھاؤ گے جاہل" وہ تپ کر بولیں۔۔ تو کاشف کو انکی بات سمجھ آئی۔۔

اور زیان جیپ میں سے پارس کو نکال لایا۔۔۔

پارس کی حالت دیکھ کر وہ ایکدم کھڑی ہو گئیں۔۔

یہ اللہ۔۔۔ بچی کا کیا حال کر دیا" وہ دل تھامے بولیں۔۔۔

تم مردوں کو زرا لحاظ نہیں ہوتا پھول سی نازک سی بچی کا کیا حال کر دیا۔۔۔ ارے جب حفاظت نہیں کر سکتے تھے شادی کیوں کی تھی" وہ تو بھڑک اٹھیں جبکہ کاشف بار بار انکا ہاتھ پکڑ کر روکنا چاہا رہا تھا اور زیان سر جھکائے مجرموں کیطرح کھڑا تھا مگر اب پارس سے ہمدردی جاتی رہی تھی وہ سر جھکائے پارس کو گھور رہا تھا۔

صیحی مصیبت گلے لگی تھی آگر اسکا بھائی انو لونہ ہوتا تو وہ بلکل اس بات کو اہمیت نہیں دیتا۔۔۔

اب جاؤ یہاں سے دونوں" وہ بولیں۔۔۔ تو زیان۔۔۔ تو گھر سے باہر نکل گیا۔۔ کاشف بھی اسکے ساتھ نکلا۔۔۔

یہ وجہ تھی جو میں اپنے گھر نہیں لانا چاہتا تھا" کاشف شرمندہ سا بولا۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ مائیں ایسی ہی ہوتی ہیں" زیان نے کاشف کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

اور دونوں۔۔ وہیں جیپ میں بیٹھ گئے۔۔۔

سر آپ اس لڑکی کو کیوں بچانا چاہ رہے ہیں" کاشف کے دل میں کب سے سوال مچل رہا تھا۔۔۔

کیا تم نے سچ کا ساتھ دینے کی قسم نہیں کھائی تھی" زیان نے فورا پوچھا تو وہ خاموش ہو گیا او کے اسکے پاس ہر بات کا جواب ہوتا تھا جبکہ کاشف تو کچھ اور ہی سمجھ بیٹھا تھا۔۔۔

---------------------

ان دونوں کے نکلتے ہی کاشف کی بہنیں بھی باہر آ گئیں۔۔۔۔

امی کتنی پیاری ہیں یہ مگر انکی حالت کتنی بری کر دی" زارا بولی لہجے میں دکھ تھا۔۔۔

بس گھر سے بھاگنے والی لڑکیوں کے ساتھ یہ ہی ہوتا ہے۔۔ مگر خیر۔۔اب تم لوگ جاؤ زرا۔۔۔
گرم پانی تولیہ اور اپنا ایک سوٹ لے آو کنزہ تم" امی کی بات پر وہ دونوں بھاگیں تھیں کام کرنے

پارس کا حسین چہرہ ہی۔۔۔ان دونوں کو متاثر کر گیا تھا۔۔۔۔

---------------------------

سب کے اٹھنے سے پہلے۔۔ہی ازمیر جلدی سے اٹھا۔۔پہلا خیال پارس رندھاوا کا تھا۔۔۔اسنے
دیکھا زیان نہیں تھا کمرے میں مطلب وہ جاگا ہوا تھا۔۔۔

ازمیر باہر آیا تو زیان۔۔یونیفارم میں جانے کے لیے تیار تھا۔۔

زیان کی بھی نگاہ اسپر گئی۔۔۔اور اسنے مسکرا کر ازمیر کو دیکھا ازمیر بھی مسکرایا مگر زیادہ دیر نہیں

---

زیان اسکے تاثرات نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

آپ کب تک جا رہے ہیں" ازمیر نے پوچھا۔۔

میں تو یار ابھی جا رہا ہوں امی کا خیال رکھنا اور اپنا بھی" زیان نے اسکے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا تو۔۔۔

ازمیر کا چہرہ کھل اٹھا ایکدم۔۔۔

جبکہ زیان نے بہت غور سے دیکھا تھا یہ منظر۔۔۔

اوکے وہ بولا اور۔۔۔زیان نے سر ہلا دیا۔۔

جیپ چھوڑ جائیں" اسنے کہا زیان نے کوئی بات نہیں کی اور جیپ چھوڑ کر وہ۔۔گھر سے باہر نکل گیا۔۔ جبکہ ازمیر اسکے نکلنے کے پندرہ منٹ بعد ہی وہاں سے جیپ میں سوار نکلا تھا یہ جانے بنا کہ کوئی اسکا تعقب کر رہا ہے۔۔۔

ازمیر اس جگہ پہنچا۔۔تو وہاں ٹوٹا تالا اور اس کمرے میں سے پارس کو غائب پا کر۔۔۔ایکدم اسکے دماغ پر جیسے کچھ آ پڑا تھا۔۔۔

اسنے چاروں جانب دیکھا۔۔۔اور زور سے چلایا۔۔۔کہ وہاں خالی کمرے میں اسکی آواز گونج گئی ۔۔۔۔وہ ایک جنون میں چیزوں کو ادھر ادھر پھینکنے لگا۔۔۔۔

اور اچانک جیسے زمین پر گٹھنوں کے بل گیرہ اور بری طرح رونے لگا۔۔۔

کہاں ہو حور۔۔تم حور ہو۔۔کہاں چلی گئی ہو۔۔میں نے تمھیں جان سے مارنا ہے۔۔۔ تبھی میری حور کو سکون ملے گا۔۔۔میں تمھیں جان سے ماردوں گا کہاں ہو تم" وہ چیخ رہا تھا۔۔۔ چلا رہا تھا۔۔۔یہاں تک کے اسکی گردن کی رگیں پھول کر پھٹنے کو ہو گئیں تھیں۔۔۔وہ ایکدم جھٹکے سے اٹھتے ہی وہاں ٹیبل پر موجود آلات کو پھینک۔۔۔۔کر غصے سے پھر سے چلانے لگا۔۔۔

جبکہ زیان چھپ کر یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔اسکا دل اپنے بھائی کی حالت دیکھ کر گویا پھٹنے کو ہو رہا تھا۔۔۔

ازمیر وہاں سے باہر نکلنے لگا تبھی زیان پیچھے چھپ گیا کہ اسکی نظر اسپر نہ پڑے۔۔۔

جبکہ فکر سے اسکے چہرے پر پسینے آرہے تھے اسنے ازمیر کو دوبارہ کسی گاڑی میں بیٹھتے دیکھا جبکہ اسکی حالت ٹھیک نہیں تھی اپنی جیپ اسنے کافی فاصلے پر چھپا کر کھڑی کی تھی تبھی کسی کی نگاہ اسپر نہیں جا سکتی تھی۔۔جبکہ ازمیر کے وہاں سے جاتے ہی وہ خود بھی فوراً ازمیر کے پیچھے ہوا وہ کہاں جارہا تھا وہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔

زیان اسکے پیچھے تھے۔۔۔اب وہ لوگ ٹریفک میں آ گئے تھے تبھی۔۔۔زیان نے اپنی جیپ کافی پیچھے کرلی تھی ازمیر کو وہ شک بھی نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔۔جبکہ ازمیر کا رخ پارس کے گھر کی جانب تھا۔۔۔

زیان نے ایکدم گاڑی کی سپیڈ بڑھائی وہ اسے روکنا چاہتا تھا۔۔۔

جبکہ ٹریفک اور کاشف کے فون نے اسکی توجہ ایک پل کو ہٹادی۔۔

ہاں بولو کاشف" وہ بولا۔۔نگاہ ازمیر پر ہی تھی۔۔۔

سر اس لڑکی کو ہوش آگیا ہے۔۔اور اسنے تو سر کھا لیا ہے کسی بات کو نہیں سمجھ رہی۔۔مجھے شک ہے امی کو پتہ چل گیا تو میں تو گھر سے نکال دیا جاؤں گا" کاشف بے بسی سے بولا۔۔

جبکہ زیان نے ڈیش بورڈ پر موبائل پھینکا۔۔

عجیب مصیبت تھی یہاں اسکا بھائی پاگل ہو رہا تھا اور وہاں وہ لڑکی۔۔۔اسنے نہ چاہتے ہوئے بھی گاڑی ریورس کر لی۔۔۔

کہ اگر وہاں۔۔ بات کھل جاتی تو اس لڑکی کو چھپانے کا اسکے پاس کوئی زریعہ نہ رہتا تبھی۔۔زیان نے گاڑی گھما لی تھی۔۔ جبکہ ازمیر۔۔۔ جیسے دیوانہ ہو چکا تھا۔۔اسکے دماغ پر بس ایک ہی بھوت سوار تھا اور وہ حور کا تھا۔۔

اسکی زبان بس ایک ہی لفظ بار بار دھرا رہی تھی۔۔

حور کہاں ہو تم۔۔ حور مجھے مل جاؤ۔۔"گاڑی پارس کے محل نما گھر کے سامنے روک کر۔۔وہ تیزی سے باہر نکلا۔۔۔اور قسمت سے گیٹ پر چوکیدار نہیں تھا۔۔ تبھی وہ اندر دھاڑتا ہوا داخل ہوا۔۔۔

اندر بلکل خاموشی اور سناٹا۔۔۔ تھا۔۔۔۔

جبکہ ازمیر نے وہاں پڑی مہنگی اور قیمتی چیزیں آٹھا اٹھا کر پھینکنا شروع کر دی۔۔

حورررررر"وہ دھاڑا۔۔۔۔

باہر نکلو حوررر تم میری ہو مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتی تم۔۔ میں تمھارا چہرہ مسخ کر دوں گا باہر نکلو "کچھ ہی دیر میں ترتیب سے سجا لاونج اب کباڑ خانہ لگ رہا تھا۔۔۔

جبکہ اوپر کمرے میں قید عورت خوف سے دروازے کو تھامے کھڑی تھی شاید اسکے شوہر کو دوبارہ دورہ پڑ گیا تھا جس کی وجہ سے وہ اسے مارنے آیا تھا۔۔وہ خوف سے تھر تھراتی۔۔۔

دروازے کو مظبوطی سے پکڑے پارس کو پکار رہی تھی اور نیچے ازمیر نے جیسے سب تباہ کر دیا تھا

۔۔چوکیدار گارڈز ہنگامے کی آواز سن کر دوڑتے ہوئے اندر آئے اور ازمیر کو جکڑ لیا۔۔

میری حور کہاں ہے اسکو لے کر جاؤ گا میں حور حور" وہ چلا رہا تھا۔۔ جبکہ گارڈز اس پاگل کو گھسیٹتے ہوئے۔۔ باہر لے آئے۔۔۔

دوسری طرف زیان بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔

آدھے راستے میں ہی اسے احساس ہو گیا تھا۔۔ پارس سے زیادہ ازمیر کو سمبھالنا مشکل ہے۔۔ تبھی اسکی جیپ روکتے ہی۔۔۔

ازمیر جو پاگلوں کیطرح چلا رہا تھا۔۔ خود کو مار رہا تھا ساتھ ساتھ گارڈز کو بھی اسنے دھن کر رکھ دیا تھا اسکے پاگل پن کی وجہ سے۔۔ وہ کمزور سا ازمیر گارڈز سے بھی نہیں سمبھل رہا تھا۔۔ جیپ روکے بنا ہی اسنے جمپ لگائی اور دوڑتا ہوا اپنے بھائی کے پاس آیا۔۔۔

ازمیر "اسنے ازمیر کا چہرہ پکڑ لیا۔۔

گارڈز اسکو دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے۔۔ وہ جانتے تھے کہ پارس کا کیس اسکے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔

جبکہ ازمیر۔۔۔نے زیان کے ہاتھ پکڑے

بھائی مجھے وہ چاہیے۔۔ بھائی اسے میرے پاس لائیں وہ چاہیے" وہ چلایا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ تم گھر چلو" زیان نے اسکو سمبھالا۔۔۔

مگر ازمیر۔۔۔۔ جیسے قابو میں نہیں آرہا تھا۔۔اور پھر شدید اشتعال میں آکر زیان نے اسکے منہ پر تھپڑ رکھ دیا۔۔

ازمیر جیسے ایک پل کو رکا تھا حیرانگی سے زیان کو دیکھنے لگا۔۔

میری بکواس سمجھ آرہی ہے تمھیں" وہ دھاڑا۔۔۔ازمیر کا پاگل پن جیسے جاتا رہا۔۔۔۔

چلو میرے ساتھ "اسکا بازو جکڑے وہ اسے لے کر وہاں سے جیپ میں سوار ہوا۔۔۔۔

اور گارڈ کو اپنے پاس بلایا۔۔

میں خود ہینڈل کرلوں۔۔گا۔۔کسی کو انفارم کرنے کی ضرورت نہیں" وہ بولا اور اپنے گلاسز لگائے چہرے پر بلا کی سختی تھی۔۔

مگر سر یہ لڑکا ہمارا نقصان کرچکا ہے۔"گارڈ تلملایا کہ وہ پولیس والا کیوں ڈیفینس کررہا تھا اسکو ۔۔۔

میں نے کہا نہ میں ہینڈل کرلوں گا" وہ بولا۔۔۔۔

اور گاڑی آگے بڑھالی۔۔

ازمیر خاموش بیٹھا تھا۔۔۔زیان نے جیپ کی سپیڈ تیز کرلی۔۔۔۔

اور یوں ہی خاموشی میں سارا راستہ گزر گیا۔۔۔

گھر پہنچتے ہی ماں کو فکر سے دروازے پر پاکر اور اسکا آنکھوں میں آنسو دیکھ کر زیان کا بس نہیں چلا ۔۔کچھ اٹھا کر ازمیر کے سر میں مار دے۔۔۔۔

مگر اسکا بازو جکڑے وہ اندر آیا اور اسے دور جھٹکا۔۔

تم نے پارس رندھاوا کو کیڈنیپ کیا وہ بھی میری جیپ میں پولیس سٹیشن سے" وہ چلایا تھا۔۔۔

ہاں میں نے کیا اسکو کڈنیپ اور اب بھی وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں ہو گی میں مار ڈالوں گا اسکو اسنے میری حور کی شکل بھی چوری کی ہے۔۔۔میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا مجھے وہ چاہیے ہر حال میں "ازمیر اپنے بال نوچتے ہوئے اس سے زیادہ چیخا تھا۔۔ماں نے جیسے دل تھام لیا۔۔۔ یہ سب دیکھ کر۔۔۔۔

ازمیر پاگل ہو گئے وہ تم "زیان نے نرمی سے اسکو سنبھالنا چاہا مگر ازمیر نے اسکو جھٹک دیا۔۔

مجھے پارس چاہیے مجھے حور چاہیے "وہ اسکو دھکا دے کر بولا۔۔۔جبکہ زیان۔۔۔نے اسکو گھر میں بند کرنے کا فیصلہ کر لیا۔۔

ماں کو گھر سے باہر جانے کا کہہ کر وہ خود بھی باہر نکلا۔۔اور دروازے کو لوک کر دیا۔۔۔

جب دماغ ٹھیک ہو جائے تو بتا دینا۔۔۔"زیان نے۔۔تالا لگا دیا جبکہ ازمیر بنا کچھ کہے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اور پھر خود پر قابو نہ پاتے ہوئے اسنے دیوار میں سر دے مارا۔۔۔

پارس "دانتوں میں اسکا نام جیسے رگڑ دیا تھا۔۔۔

-------------------------

یہ سب کیا ہے زیان "ماں نے زیان کا بازو پکڑا۔۔۔

وہ رونے لگیں تھیں زیان نے انکو سینے سے لگا لیا۔۔۔

میں خود بھی نہیں جانتا۔۔مگر جلد سب جان جاؤ گا "زیان نے انکو تسلی دے کر کہا اور انکو سکندر کے گھر چھوڑ دیا۔۔۔

آپ شام تک یہیں پر رہیں۔۔۔

میں خود آو گا تو دروازہ کھولوں گا" اسنے کہا۔۔۔ جبکہ انھوں نے نفی کی۔۔

وہ سارے دن کچھ کھائے پیے بنا رہے گا" ماں تھی اپنی اولاد کے لیے دل میں۔۔ تکلیف محسوس کر رہیں تھیں۔۔

اسکا دماغ توازن ٹھیک ہونا بہت ضروری ہے۔۔۔ آپ فکر نہ کریں اسکی" زیان نے کہا۔۔ اور وہاں سے جانے لگا کہ۔۔۔ تبھی مشل بھی اندر داخل ہوئی وہ کالج یونیفارم میں تھی۔۔۔

زیان اسکو دیکھ کر رک گیا۔۔۔

گرمی سے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ جبکہ پیشانی پر کئی بوندیں تھیں۔۔۔۔

وہ ایک نظر اسکو دیکھ کر نظر پھیر گیا۔۔۔۔

اسکی مصروفیت نے اس لڑکی کو بھی انتظار کے سارے پر رکھا ہوا تھا جبکہ یہاں کھڑے کھڑے اسکو دیکھ کر زیان کے دماغ میں ایک خیال کندہ تھا اور وہ یہ تھا۔۔ کہ وہ مشل کو اپنی دسترس سے آزاد کر دے گا اسکے اور اسکی فیملی کے حالات بلکل بھی نارمل نہیں تھے کہ وہ کسی اور کو بھی ان حالات کا حصہ بناتا تبھی سکندر سے بات کرنے کا فیصلہ کر کے وہ وہاں سے نکلنے لگا۔۔ مگر مشل سامنے دروازے میں آڑی کھڑی تھی۔۔ دونوں دھوپ میں کھڑے تھے۔۔ دونوں کے چمکتے سفید رنگ اب سرخی مائل ہو رہے تھے۔۔۔

میں سمجھ نہیں پاتی آپ کو۔۔۔ کبھی چھاؤں بن جاتے ہیں تو کبھی تیز دھوپ" وہ آہستگی سے بولی ۔۔۔

جبکہ زیان اس لڑکی سے اس بات کی توقع نہیں رکھتا تھا۔۔۔

اسنے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

مجھے بھی احساس ہے۔۔۔اور جلد میں اس بات کا حل نکال لوں گا" وہ اسکو دیکھ کر بولا

۔۔اسکے اداس چہرے پر ایکدم چمک سی اٹھ گئ۔۔۔

زیان نے افسوس سے نگاہ پھیر لی۔۔۔وہ فورا راستے سے ہٹی تھی۔۔بس اتنے میں ہی وہ کافی خوش ہو گئ تھی۔۔اسکے وہاں سے نکلتے ہی مسکراتی ہوئ وہ بھی اندر چلی گئ جبکہ زیان۔۔کو شدید شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اب اسکا ارادہ کاشف کیطرف جانے کا تھا۔۔۔

تبھی گاڑی کی سپیڈ بڑھالی موبائل چیک کیا۔۔کاشف کی کی کالز آرہیں تھیں۔۔جبکہ زیان نے سر تھام لیا۔۔۔

ڈیوٹی پر وہ کیا جاتا۔۔۔پہلے یہ مسائل تو حل کر لیتا۔۔۔

تیز سپیڈ سے ڈرائیو کر کے۔۔وہ کچھ ہی دیر میں کاشف کے گھر کے باہر تھا۔۔۔

------------------------------

وہ اندر داخل ہوا تو۔۔کاشف اپنی اماں کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

اسکی ماں کافی غصے میں لگیں جبکہ زیان نے بھی ارد گرد دیکھتے جیسے تھوک نگلا کہیں بھانڈہ پھوٹ تو نہیں گیا۔۔

بہت بے عزتی ہوتی اگر ایسا ہو گیا تھا تو۔۔۔

ہاں ہاں او تمھارا ہی انتظار تھا" وہ بولیں تو زیان نے گھیرہ سانس لیا۔۔۔

آنٹی میں آپ کو سب سمجھا دوں گا۔۔"زیان بولا۔۔

بوس "کاشف نے اسکی زبان کو بریک لگانی چاہی

تم تو چپ رہو" وہ بولیں تو زیان نے کاشف کے شانے پر ہاتھ رکھا اس سے پہلے وہ اپنے منہ سے خود ہی سارا بھانڈہ پھوڑتا۔۔

وہ ایکدم اسکو غصے سے گھور کر بولیں۔۔

کون شوہر بیوی کا یہ حال کرتا ہے

۔بخار سے بچی کی جان تھوڑی ہو گئ کتنے دن سے اسنے کچھ نہیں کھایا۔۔۔اور پھر کبھی اپنے گھر جانے کا کہہ رہی ہے۔۔کتنے افسوس کی بات ہے پولیس والے ہو۔۔تو ند بھی نہیں ہے تمھاری پھر بھی کہاں اڑاتے ہو۔۔جب بیوی پر نہیں لگا سکتے" وہ ایک سانس میں بے حد سناتی چلیں گئیں

زیان نے حیرانگی سے انکو دیکھا۔۔۔

جی بوس آپکی بیوی۔۔میں بے حد کمزوری ہے۔۔یہ دوائیاں ہیں ڈاکٹر۔۔گھر آکر چیک کر کے گئ ہے۔۔جو آج سے پہلے کبھی نہیں ہوا" کاشف نے بھرپور طنز کرتے ہوئے دوائیوں کا پرچہ اسکی ہتھیلی پر سجادیا جن پر دوائیوں کی تعداد دیکھ کر۔۔۔زیان نے تھوک نگلا تھا۔۔۔

اگلا لفظ بولنے قابل ہی کب رہا تھا۔۔

اب جاؤ دوائیاں لے کر آؤ" وہ بولیں تو زیان کو ہوش آیا۔۔جبکہ کاشف بے بسی سے اور اسکی ماں ۔۔بے حد غصے سے اسکو دیکھ رہیں تھیں۔۔

کیا میں اپنی بیوی سے مل سکتا ہوں" وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔۔۔

ہاں تا کہ عام مردوں کی طرح اسے سنا سنو کر۔۔۔۔ چلے جاؤ خبردار جا کر پہلے دوئیاں لاؤ۔۔۔

جان ہلکان کر دی بچی کی" وہ آنکھیں نکال کر غرائی۔۔ جبکہ زیان نے پاؤں پٹخے اور باہر آ گیا۔۔۔

اس بچی کی شکل بھی ٹھیک سے نہیں دیکھی میں نے اور جان ہلکان کر دی" وہ تپ کر سوچنے لگا۔۔

جبکہ کاشف باہر اگیا۔۔۔

اسنے کاشف کیطرف دیکھا۔۔ جو اپنی ہنسی دبا رہا تھا۔۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں میری مجبوری نہ ہوتی تو گردن دبا دیتا اس بچی کی تو میں" اسنے انگلی اٹھا کر جیسے جتایا۔۔ تھا۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے بوس ابھی آپ جا کر اپنی بچی کے لیے دوائیاں لے کر آئیں۔۔" کاشف نے اسکی انگلی پکڑ کر نیچے کی۔

شیٹ آپ" زیان نے ہاتھ جھٹکا اور وہاں سے جیپ میں بیٹھ گیا۔۔ قریب موجود فارمیسی سے ساری دوائ خرید کر وہ غصے سے بھڑکتا ہوا واپس پہنچا تھا۔۔ اتنا پیسہ بلاوجہ اس امیر زادی پر لگا دیا تھا اسنے۔۔ وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا تو کاشف جا چکا تھا۔۔ اور زیان۔۔ خالی صحن دیکھ کر اس کمرے کی جانب آ گیا جہاں سے آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔

م۔ مجھے گھر جانا ہے" دھیمی دھیمی سی کسی کی بھرائی ہوئ آواز سنائ دے رہی تھی۔۔ زیان نے دروازہ بجایا تو۔۔۔ وہ سب اندر الرٹ ہو گئیں۔۔

آ گیا بیٹا وہ" آنٹی نے پارس کے سر پر ہاتھ رکھا اور اپنی بیٹیوں کو باہر جانے کا کہا۔۔۔

آجاؤ"زیان نے سنتے ہی اندر کمرے میں قدم رکھا۔۔۔

پارس کی نگاہیں بند تھیں مگرانٹی کی آواز سن کر۔۔۔اسنے اپنی بھیگی پلکیں دیکھیں تو سامنے اسکو ۔۔۔خود کو گھورتے پایا۔۔۔۔

بیٹاڈاکٹر کہہ کر گئیں ہیں بچی کو کمزوری ہے کچھ کھاپی بھی نہیں رہی بس ایک ہی رٹ لگالی گھر جانا ہے۔اب تم ہی سمجھاؤاور زراں رمی سے

سمجھانا۔۔۔"اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔وہ خود بھی باہر چلی گئی جبکہ

۔پارس۔۔۔ایکدم اٹھی تھی اور زیان نے لاپرواہی سے دوائی پھیکی تھی۔۔۔۔

یہ کیا جگہ ہے کیوں لائے ہیں آپ مجھے یہاں۔"وہ بولی۔۔۔۔

زیان نے بالوں میں ہاتھ پھیرہ اور اسکی نگاہ۔۔۔باہر کچن میں سے جھانکتے ان سب پر پڑی اسکا بس نہیں چلا۔۔۔کہ سر ہی پھوڑلے اپنا۔۔۔

میری پیاری بیوی یہ دوائی کھالو۔۔۔"وہ اسکے پاس بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔جبکہ لفظوں کو دانتوں میں پیس رہا تھا آنکھوں کے اشارے سے وہ۔۔۔اسے باہر دیکھنے کا کہہ رہا تھا مگر پارس کو تو جیسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔

آپکے ساتھ کیا مسلہ ہے۔۔۔پارس غصے سے بولتی۔۔۔۔کہ زیان نے اسکے ہاتھ کو سختی سے جکڑ لیا۔۔۔

کیا تمھیں سمجھ نہیں آرہی وہ لوگ ہمیں ہی دیکھ رہے ہیں۔۔اگر یہاں سے نکلی تو سیدھا جیل جاؤ گی تو جو ڈرامہ ہو رہا ہے اس میں میرا ساتھ دو سمجھی"وہ اسکی جانب جھک کر بولا۔۔۔۔پارس

۔۔۔ایکدم اسکے قریب ہونے پر گھبرائ تھی۔۔۔۔سانسوں میں دھمکی سی بندھ گئے۔۔ جیل جیل تو وہ کبھی نہیں جانا چاہتی تھی۔۔اور جیل سے اسے وہ شخص نکال لایا۔۔جو کہ اسی انسان کا بھائ تھا اور یہ انسان اسکی حفاظت جیل سے اور اپنے بھائ سے بھی کر رہا تھا۔۔ مگر وہ کیسے اتنی آرام سے۔۔۔ یہاں بیٹھ جاتی۔۔اسکی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔۔۔

ایکدم دروازہ بجا تھا۔۔۔دونوں نے باہر دیکھا۔۔

بیٹا یہ پی لو اچھا محسوس کرو گی "آنٹی تھیں۔۔۔۔

زیان نے اپنے ہاتھ میں باؤل لے لیا۔۔۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں" پارس نے نفی کی۔۔۔۔

جبکہ زیان کے گھورنے پر۔۔ایکدم چپ ہو گئ۔۔۔۔

چلو تم پلادو "آنٹی نرمی سے مسکرا کر بولیں۔۔ جبکہ زیان تو آنٹی پر حیران ہی تھا۔۔۔ کہ پارس کے لیے اچانک اتنی محبت کیوں گھس گئ تھی ان میں۔۔۔۔

پارس اور زیان نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

نہ۔۔ نہیں میں پی لوں گی آپکا بہت شکریہ "زیان کے ہاتھ سے باؤل لے کر وہ جلدی سے بولی۔۔ تو وہ پھر سے باہر چلی گئیں۔۔۔۔

زیان۔۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اس پنکھے کو ایک نظر دیکھ کر اپنا موبائل نکال چکا تھا۔۔ پارس نے اسپر ایک تفصیلی نگاہ ڈالی۔۔۔

وہ سفید شرٹ۔۔۔اور بلیک پینٹ میں تھا۔۔شرٹ جگہ جگہ سے پیلی بھی محسوس ہو رہی تھی شاید پسینے کی وجہ سے۔۔جبکہ۔۔۔اسکے گھنے بال۔۔سٹائل سے بنے ہوئے تھے اور اسپر اسکا۔۔۔سفید رنگ جس میں سرخی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔اور اسکے گلاسز۔۔اسکے پاؤں کے پاس رکھے تھے۔۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے "اس کی بے پناہ حسین شخصیت سے نگاہ چرا کر وہ بولی۔۔۔

ابھی کہیں نہیں جاسکتی تم "زیان نے صاف جواب دیا۔۔

مگر مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے صفی سے بات کرنی ہے۔۔۔اور اور میری مما نارمل نہیں ہیں۔۔۔

مجھے پلیز گھر جانے دیں" باؤل ایک جانب رکھ کر وہ بولی۔۔۔زیان نے نگاہ اٹھا کر اسکو دیکھا۔۔۔موبائل ایکطرف رکھا۔۔۔

یہ صفی وہ ہی ہے جو۔۔۔اس دن تمھارے پاس آیا تھا "زیان جیسے یاد کرنے لگا۔۔۔۔

جبکہ پارس نے۔۔جلدی سر ہلایا۔۔

تو وہ کہاں ہے اتنے عرصے سے۔۔کم و بیش

تمہیں جیل میں ایک ماہ تو ہو گیا تھا "زیان کے سوال پر وہ چپ سی رہ گئی یہ تو وہ بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔۔

شاید اسے کام ہو "وہ اسکو پروٹیسٹنٹ کرنے لگی۔۔

امیزنگ۔۔۔"زیان نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھ کر تالی بجائی جبکہ۔۔۔پارس کا دل بری طرح ہلکان ہو گیا۔۔۔حلق میں ہی آنسو پھنس گئے۔۔۔

مجھے میری ماں کے پاس جانا ہے۔۔جو میرے ساتھ مسلے ہیں آپ نہیں سمجھ سکتے "وہ اپنے آنسو صاف کرتی بولی۔۔۔۔

سمجھانا تو مجھے بہت کچھ ہے۔۔ تم شرافت سے یہ باؤل اٹھاؤ اور جو بھی ہے اسکو پیو۔۔۔ تمھیں فلحال یہیں رہنا ہے۔۔۔"وہ کہہ کر اٹھا۔۔۔۔

پلیز "پارس بھی اٹھنے لگی۔۔۔

تمھاری کھوپڑی میں یہ بات کیوں نہیں بیٹھ رہی کہ تم ابھی بھی قید میں ہو "وہ ایکدم غصے سے بولا ۔۔۔

آپکے بھائی نے کیوں نکالا پھر مجھے "پارس بھی غصے سے بولی۔۔۔۔

اور زیان نے اچانک غصے سے اسکا چہرہ اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں جکڑ لیا۔۔۔

اسی کی وجہ سے تمھیں۔۔۔پروٹیکٹ کیا ہے ورنہ تم میری نظر میں کچھ نہیں ہو جو میں۔۔ہلکان ہو رہا ہوں تمھارے پیچھے "وہ دوٹوک بولا۔۔۔جبکہ اسکے ہاتھوں کی سخت گرفت اور اسکے لہجے پر پارس نے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔۔

مجھے صفی سے بات کرنی ہے۔۔مجھے نہیں ہے۔۔۔آپ میں انٹرسٹ سمجھے۔۔۔"وہ بھی آنکھیں دیکھا کر بولی۔۔۔

جبکہ زیان مسکرا دیا۔۔

بات تو تمھیں کسی سے نہیں کرنے دوں گا میں۔۔۔اور تمھیں کہا بھی نہیں۔۔۔ مجھ میں انٹرسٹ لو۔"وہ اسکے ماتھے پر انگلی بجا کر۔۔۔اس سے دور ہوا۔۔۔

اب سے روز دو اقساط پوسٹ کی جائے گی ایک یہاں فیس بک پر اور دوسری ویب لنک کی صورت میں لیکن پریشان نہ ہوں ویب لنک والی قسط اگلے روز فیس بک پر رٹن میں پوسٹ کی جائیگی اس لئے فری فیس بک والے پریشان نہ ہوں یہ سب کرنے کا مقصد ایک ہی ہے کہ ناول کو چوری ہونے سے بچایا جائے اور اپ لوگوں کو اعتراض کرنے کے بجائے خوش ہونا چاہیے اب تو دن میں دو اقساط پوسٹ کر رہی ہوں

تم ڈاکٹر کے پاس چل رہے ہو آج میرے ساتھ "زیان نے اسکی جانب دیکھا جسے وہ چھ سات دن سے گھر میں قید کیے ہوئے تھا۔۔اور وہ بلکل نارمل بیہیو کر رہا تھا۔۔۔زیان البتہ کنفیوز تھا

اوکے "اسنے بن آکسی احتجاج کے کہا۔۔اور دوبارہ ناشتہ کرنے لگا۔۔زیان اور ماں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

اور زیان اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔ جتنی مشکل کا سامنا اسکو اپنے ہی بھائی کی وجہ سے کرنا پڑ رہا تھا اسکا اندازا ابھی کوئی نہیں لگا سکتا تھا تبھی وہ۔۔۔موڈ بگاڑے ہی وہاں سے۔۔۔۔جانے کے لیے اٹھا۔۔

پارس رندھاوا کو اپنے چھپا رکھا ہے "اچانک ازمیر بولا۔۔۔

لبوں پر مسکان تھی۔۔۔ عجیب پر اسرار سا لہجہ۔

زیان رک گیا۔۔۔۔۔

اور اسکے پاس آیا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔اور تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔۔۔۔"اسکے قریب جھکتے ہوئے وہ اسکی انکھوں میں دیکھتا۔۔۔۔بولا ازمیر نے بھی اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

اچانک زیان کو نظر آیا تھا جیسے اسکے اندر غصہ سا بھر گیا ہو جسے نکالنے کے لیے وہ مچل اٹھا ہو۔۔ مگر اسنے کچھ نہیں کہا بس زیان کو دیکھا۔۔۔

اور زیان نے کوئی بھی دوسراالفاظ نہیں کہا۔۔۔وہاں سے باہر نکل گیا۔۔

جبکہ ازمیر نے ہاتھ میں لی چیچ کو اس سختی سے جکڑا۔۔۔ کہ وہ ٹیڑھی ہو گئی۔۔ماں نے گھبرا کر اسکو پکارنا چاہا مگر وہ وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔۔

زیان اس تیز دھوپ میں۔۔۔۔ گاگلز لگائے۔۔۔

آج سیول کپڑوں میں محلے کی ایک ایک لڑکی کی نگاہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔۔۔اور اوپر سے اسکا لاپرواہ انداز۔۔۔۔

اور پر سوچ نظریں۔۔۔۔

جیپ سٹارٹ کرکے وہ۔۔۔وہاں سے پولیس سٹیشن کی جانب بڑھا۔۔۔ مگر بار بار پارس کا خیال ا رہا تھا۔۔ جس کو کی بار وہ جھٹک دیتا اب تک تو اسنے سب کچھ سنبھلا لیا۔۔ تھا۔۔

مگر زیادہ عرصے نہیں۔۔۔کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا تھااور صفی اسے کچھ ٹھیک انسان نہیں لگتا تھا مگر یہ اسکا تجزیہ تھا۔۔پارس سے ریلیٹیڈ سارے کیس۔۔بند تھے فلحال۔۔۔

نہ جانے کیوں پولیس سٹیشن جانے کے بجائے اسنے گاڑی۔۔۔

کاشف کے گھر کی جانب موڑلی۔۔۔۔

تیز ڈرائیو کر کے۔۔وہ وہاں پہنچا۔۔۔اور گھر میں داخل ہوا۔۔۔تو۔۔اسنے آنٹی کو سلام کیا ۔۔اور انکی اجازت سے۔۔۔پارس کے روم میں جانے لگا۔۔۔۔

دھوپ سے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔سفید چہرے میں ملی جھلی سرخی وائٹ بے داغ ٹی شرٹ اور۔۔۔پینٹ میں وہ ایکدم آنٹی کے پکارنے پر رکا۔۔۔۔

بیٹا شوہر ہوا سکے اجایا کرو۔۔۔ملنے۔۔۔۔بچاری بس چپ ہی بیٹھی رہتی ہے" وہ بڑے افسوس سے بولیں جبکہ زیان نے نگاہ گھومالی اس بے چاری کی وجہ سے اسکی اپنی زندگی میں ایک بھنچال سا آیا ہوا تھا۔۔

اسنے سر جھٹکا۔۔۔اور کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔تو ایکدم جیسے وہیں ٹھہر گیا۔۔۔۔

پارس نے نگاہ اٹھا کر اسکی جانب دیکھا اور چونک کر اسکیطرف بڑھی۔۔۔پھر رک گئی۔۔۔۔۔

جبکہ زیان اسکی سرخی مائل آنکھوں۔۔۔۔اور رو رو کر سرخ ہوئی ناک اور سرخ ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

پسینے کی بوندوں سے۔۔۔۔چمکتی گردن پر اسکی نگاہ گئی۔۔۔تو اسے لگا جیسے اسکا گلہ خشک ہو رہا ہو ۔۔۔اسنے اگلے لمحے نگاہ پھیری۔۔۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ "اسنے منہ میں پڑھا۔۔۔۔

اوراب اسکے ماتھے پر تیوری چڑھ گئ تھی۔۔۔۔

کس

خوشی میں محترمہ تمھیں رونا۔آرہاہے۔۔۔یا جیل یاد ارہی ہے "وہ زرا غصے سے بولا۔۔۔اسے

خود

ہی محسوس ہو گیا تھا

۔۔وہ اسپر بلا وجہ بھڑکا ہے۔۔۔

پارس نے عام سی قمیض پجامہ پہنا ہوا تھا شاید ہی اسنے ایسا لباس کبھی پہنا تھا جبکہ دوپٹے سے وہ بے

پرواہ تھی۔۔۔

تم مجھے میرے گھر جانے کیوں نہیں دیتے" وہ ایکدم اٹھ کر بولی۔۔۔

اسکے بالوں کی کئ لٹیں گردن پر چپکیں بار بار زیان کی توجہ بھٹکا رہیں تھیں۔۔۔۔

میں تمھارا واقعی میں ہی شوہر نہیں ہوں جو اتنا فری ہو رہی ہو۔۔۔۔اور یہ تم تم سننے کی عادت

نہیں مجھے تمیز سے بولو" وہ بارعب لہجے میں بولا۔۔۔جبکہ پارس۔۔۔اپنے ہونٹ کاٹنے لگی

۔۔۔

زیان کی نگاہ پھر سے بھٹک گئ۔۔اپنے سرخ لبوں کو وہ دونتوں میں کنفیوز ہو کر دبا رہی تھی

۔۔۔۔

زیان نے گھیری سانس لی۔۔۔

اوراسکے پاس آیا۔۔۔پارس ایکدم اس سے دور ہوئی۔۔اسنے اسکادوپٹہ اٹھایا نگاہ اسی پر تھی

اس دوپٹے کو پہنو" اسنے وہ دوپٹہ اسپر اچھال دیا۔۔۔

اس گھر میں ایک مرد بھی ہے ایسے ہی منہ اٹھا کر اسکے سامنے پہنچ جاتی ہو گی" وہ گھور کر بولا۔۔۔

آپکے ساتھ کیا مسلہ ہے۔۔میں کسی کے بھی سامنے جاؤ۔۔بس۔۔میری ایک بار صفی سے بات کرادیں وہ سب مینیج کرلے گا" وہ دوپٹہ اٹھائے بنا بولی تو زیان نے گھیری سانس بھری۔۔۔۔

دوپٹہ اسکے قدموں میں سے دوبارہ اٹھایا۔۔اور اسکے شانے پر غصے سے ڈال کر۔۔۔وہ اسکی صورت دیکھنے لگا۔۔۔۔

کیا بات کرنا چاہتی ہو تم اس سے" اسنے سوال کیا۔۔۔۔

پارس نے زیان کو زرا غور سے دیکھا جو بیڈ پر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔البتہ ٹانگوں کو بیڈ سے دور تک پھیلایا ہوا تھا۔۔۔پارس کے پاؤں کے انگوٹھے سے اسکا جوتا مس ہو رہا تھا۔۔وہ اس سے دور کھڑی وہ گئی مگر زیان نے یہ سب نوٹ کرنے کے باوجود بھی اپنی ٹانگوں کو بند نہیں کیا تھا

۔۔۔

پارس اسکی اتنی توجہ بھری نظروں سے کچھ نروس سی ہو گئی تھی۔۔

یہ ہی۔۔کہ وہ مجھے یہاں سے لے جائے" وہ بولی اپنے لہجے کو ہر ممکن سمبھالے کی کوشش کی تھی۔۔

اوکے۔۔۔دوبارہ اپنی شکل تو نہیں دیکھاؤ گی" وہ اٹھتے ہوئے گھڑی میں وقت دیکھتا بولا۔۔۔

پارس نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

توزیان نے سر ہلایا۔۔۔

یس مس پارس رندھاوا۔۔۔۔دوبارہ پھنس کر میرے تھانے کو اپنی شکل دیکھانے تو نہیں او گی نہ

۔۔۔۔۔"وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا۔۔۔بولا۔۔۔۔

نہیں" پارس نے یقین سے کہا۔

زیان نے دانت پیسے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے چلو پھر" وہ شانے اچکا کر بولا۔۔۔اچھا تھا یہ مصیبت اسکے سر سے اتر جاتی۔۔۔۔

وہ اپنے بھائ کے خلاف سارے ثبوت مٹا چکا تھا۔۔۔

تواب اس لڑکی وک ساتھ رکھنے کی بھی کوئ خاص ضرورت نہیں تھی۔۔ تبھی اسنے اسی کی ضد

پر۔۔اسے آزاد کرنے کا سوچا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ فلحال وہ اسکو آزاد نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

پارس ایکدم اسکے ساتھ ہولی۔۔۔زیان نے اسکو گھور کر دیکھا۔۔۔

چھوٹی بچی ہو۔۔۔جسے بار بار سمجھانا پڑے گا میں تمھارا بر گر بوائے صفی نہیں ہوں۔۔ سمجھی

۔۔۔دوپٹہ لو تمیز سے "وہ جھٹک کر بولا۔۔تو پارس نے دوپٹہ کھول کر اپنے گرد پھیلا لیا۔۔۔

زیان نے سرد سانس کھینچی آپ ی ٹیمپر کو لوز ہونے سے ہر ممکن کوشش کر کے روکا۔۔۔اور

اسکے سر پر دوپٹہ ڈالا۔۔۔۔

چمکتی رنگت۔۔میں سچی سی گھولی۔۔۔ تھی۔۔پریشان چہرہ۔۔۔منتظر تھا وہ کب فارغ کرے گا

۔۔۔۔

بالوں کی لٹیں۔۔بار بار چہرے پر آکر جھول جاتیں۔۔۔زیان کو سمجھ نہیں آرہا تھا یہ لڑکی

۔۔۔جو اتنی کنفیوز ہے کیسے اتنی بڑی کمپنی چلا لیتی ہے۔۔۔۔

شاید۔۔۔دوسروں پر یقین کرنا اسکی بیماری تھی۔۔۔اسنے اپنی بھٹکتی نظروں کو غصے سے پھیرہ

اور۔۔۔دوپٹے۔۔۔کو باقی اسکے منہ پر پھینک کر۔۔۔وہ وہاں سے باہر نکلا۔۔

کہاں لے کر جا رہے ہو اسکو"کاشف کی ماں ایکدم نمدار ہوئی۔۔

زیان نے گردن پر ہاتھ رکھا۔۔۔

آنٹی۔۔۔میں نے فلیٹ لے لیا ہے۔۔تو بس وہیں لے کر جا رہا ہوں"اسنے سہولت سے بتایا

۔۔۔تو انھوں نے غور سے۔۔ان دونوں کو دیکھا۔۔۔

اور دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

جوڑی سلامت رہے"دعا دے کر مسکرا کر انھوں نے سر ہلایا۔۔۔

تو وہ دونوں جلدی سے وہاں سے نکلے۔۔

اپنے چہرے کو ڈھانپے رکھو"زیان نے اسے حکم دیا۔۔۔

پارس نے جھنجھلا کر۔۔۔چہرے کو ڈھانپ لیا۔۔۔

ہمم جتنی اداکاری کر رہی ہو۔۔کریمینل ہو تم اس وقت۔۔۔جس کو پروٹیکٹ میں بلاوجہ کر رہا

ہوں"اسنے پارس کے نخروں پر چوٹ کی۔۔

میں کریمنل نہیں ہوں" پارس نے اسکی جانب دیکھا جبکہ زیان نے اسکیطرف دیکھنے سے گریز برتا وہ جانتا تھا وہ اس آدھے چھپے چہرے اور خوبصورت دیکھتی آنکھوں میں دوبارہ اسکی توجہ کھینچے گی تبھی اسنے نگاہ اسطرف اٹھائ ہی نہیں۔۔۔زیان کچھ نہیں بولا۔۔۔

اور باقی کا تمام راستہ۔۔۔۔یوں ہی گزرا یہاں تک کہ وہ ڈیفینس میں اگئے

۔۔۔

پارس نے اپنے گھر جانے سے منع کر دیا تھا کیونکہ وہ صفہ سے ملنا چاہتی تھی زینا نے کچھ نہیں کہا ۔۔۔۔اور اسے اسکے بتائے گئے راستوں پر لے چلا۔۔

انکے علاقے کی نسبت یہاں کا ماحول پر سکون تھس۔۔۔وہ خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔اور تبھی اسے سموکینگ کی طلب ہوئ تو اسنے سیگریٹ لبوں سے لگالی۔۔۔

پارس نے اسکی جانب ایک نظر دیکھا اور رخ موڑ لیا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے پر اچھے سے اجنبیت واضح کر رہے تھے۔۔۔۔

جلد ہی صفی کا گھر بھی اگیا۔۔۔۔پارس جلدی سے۔۔اتری۔۔۔اور تبھی گھر کا دروازہ کھلا تو بڑی ساری گاڑی اس میں سے نکلی پارس دوڑتی ہوئی اس گاڑی کے آگے آ گئ۔۔۔

صفی کو دیکھ کر اسکی آنکھیں چمک اٹھیں تھیں۔۔۔۔

صفی نے بھی گاڑی کو بریک لگائی اور حیران ہوتا ہوا گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔۔

پارس اچانک اسکے سینے سے لگی تھی۔۔۔

زیان دھوئیں کے مرغولے اڑاتا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔

تم تم باہر کیسے آئی" صفی اپنی حیرانگی میں زیان کی جیپ بھی نہیں دیکھ سکا تھا۔۔۔

پارس نے زیان کی جانب دیکھا۔۔ وہ ہاتھ میں ایک پیپر تھامے۔۔۔ گاڑی سے نکلا۔ تھا مظبوط چال چلتا ان دونوں تک پہنچا۔۔۔

میں لے کر آیا ہوں۔۔ کیوں تمھیں خوشی نہیں ہوئی۔۔" زیان نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔۔ گاگلز اتار کر ہاتھ میں لے لیے تھے۔۔۔

پارس نے بھی صفی کو دیکھا۔۔

افکورس ہوئی ہے کیوں نہیں ہوئی۔۔۔" صفی جلدی سے بولا۔۔۔

تو زیان نے سر ہلایا۔۔۔ جبکہ پارس اسکی جانب دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔

ٹھیک ہے اس پیپر پر سائین کرو" زیان نے اسکے آگے ایک لیٹر لہرایا۔۔

یہ کیا ہے" صفی نے ہاتھ میں لیا۔۔۔

پرمیشن لیٹر ہے۔۔۔ تم لیگلی۔۔ اس لڑکی کو میرے تھانے سے لے کر گئے ہو اس میں یہ درج ہے اور تمھارے لیے یہ سب مشکل نہیں۔۔ میں جانتا ہوں تمھاری کتنی اپروچ ہے" زیان مسکرایا۔۔۔

جبکہ پارس نے ایک نگاہ اسپر گھمائی وہ اجنبی ہو کر اسکی کتنی مدد کر گیا تھا۔۔ اسکو اس اندھیری قید سے رہائی مل گئی تھی۔۔۔ مگر اسنے بھی تو سب کچھ اپنے پاگل بھائی کی وجہ سے کیا تھا۔۔۔ جیسے ہی دماغ میں آیا۔۔ تو اسکی مدد بھی جاتی رہی۔۔۔

صفی البتہ شاکڈ تھا۔۔۔

میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے جلدی سائین کرو" زیان مصروف سے انداز میں بولا۔۔۔

صفی کو پارس کی وجہ سے چارنچار۔۔۔اس لیٹر پر دستک کرنے پڑے۔۔۔

اب جو بھی عدالتی کاروائی ہو گی۔۔اسکے زمہ دار تم ہو گے۔۔اور مجھے یقین۔ہے تم سب کر لو گے گڈ لک۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔اور وہاں سے قدم پیچھے لیے۔۔

رکو" صفی کی پکار پر اسکے۔۔قدم رکے تھے مگر وہ پلٹا نہیں۔۔

یہ بھی لیتے جاؤ" گلابی آنچل اڑتا ہوا آیا تھا۔۔اسپر۔۔۔جیسے اسپر پھینکا گیا تھا۔۔اسنے پلٹ کر ایک افسوس بھری نگاہ پارس پر ڈالی۔۔

جواب بنا کسی حفاظتی تدبیر کے۔۔۔ایک نا محرم کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔۔ہاں وہ بھی دیکھ اسی کو رہی تھی۔ مگر زیان کا ان دونوں کے پاس زیادہ دیر رو کنے کا زرا ارادہ نہیں تھا۔۔دوپٹے کو ہاتھ میں باندھ کر وہ وہاں سے سیدھا جیپ میں بیٹھا۔۔گاگلز لگائے اور۔۔۔وہاں سے نکلتا چلا گیا ۔۔جبکہ پارس نے صفی کیطرف دیکھا۔۔۔

تمھیں دوبارہ اپنے سامنے دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔"

صفی نے۔۔۔پیار سے کہا اور اسکے خوبصورت چہرے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

پارس۔۔۔کچھ جھجھک کر اس سے دور ہوئی۔۔۔

تم میرے پاس نہیں آئے۔۔۔۔تم نے میرے لیے کچھ نہیں کیا تم جانتے ہو مجھ پر کیا گزری ہے "پارس بھیگے لہجے میں شکواہ کن نظروں سے اسکو دیکھ کر۔۔بولی۔۔

صفی نے ادھر ادھر دیکھا۔۔

ایسا ہے کہ فلحال میں ضروری کام سے جارہاہوں۔۔ تم مام کے پاس رو کو تب تک میں بھی اجاؤ گا پھر سکون سے بات ہو گی" صفی نے کہا۔۔۔

جبکہ پارس۔۔ وہاں رکنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ وہ اپنے گھر جانا چاہتی تھی۔۔۔

نہیں مام اکیلی ہیں تم جانتے ہو انکی زہنی حالت کو" وہ بولی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا انھیں انکے پاس میڈ کا انتظام کر دیا ہے۔۔ جو کہ۔۔۔ انکا بہت خیال رکھتی ہے تمھیں اپنی پرواہ کرنی چاہیے چلو اندر" صفی اسے زبردستی اندر لے آیا۔۔۔

پارس اسکے ساتھ تھی مگر وہ آدھے راستے میں ہی اسکو چھوڑ کر پلٹ گیا جبکہ۔۔۔

پارس کو چار نچار اندر جانا پڑا۔۔۔

اور وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔ تو آنٹی کو سیڑھیوں سے اترتا دیکھ کر وہیں رک گئی۔۔

کون ہو تم اور بنا اجازت کے اندر کیسے آئی ہو" وہ ایکدم بھڑک کر بولیں تو پارس کو شدید شرمندگی ہوئی۔۔۔ کہ اسکا حلیہ کیسا تھا۔۔ کہ وہ اسے پہچان نہیں سکیں۔۔

آنٹی میں پارس ہوں" اسنے دھیمے لہجے میں اپنا تعارف کرایا۔۔۔

جو مرضی ہو تم۔۔۔ نکلو یہاں سے۔۔ مجھے زرا بھی گندگی برداشت نہیں ہے۔۔۔ اپنے گھر میں" وہ بھڑک کر بولیں۔۔۔

آنٹی" پارس کو حیرانگی ہوئی انکے رویے پر۔۔۔

دیکھو۔۔۔میں جانتی ہوں تم کیا ہو۔۔پتہ نہیں میرے بیٹے کے پیچھے کیوں پڑ گئ ہے اچھی بھلی جیل میں چلی گئ تھی" وہ اسکا بازو جکڑ تیں باہر دھکیلتیں بولیں۔۔پارس شاکڈ کی کیفیت میں تھی

یہ تو انکے لب پارس پارس کہتے نہیں تھکتے تھے اور اب۔۔۔

اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

یہاں باہر بیٹھی رہو جب تک صفی اتا ہے۔۔۔وہ خود ہی آکر جو مرضی کرے مگر میرے گھر میں داخل مت ہونا" وہ آنکھیں نکالتیں بولیں۔۔۔

اور دوبارہ اندر چلیں گئیں پارس اس سے پہلے اٹھتی کے انھوں نے اندرونی دروازہ بند کروادیا

۔۔۔

پارس کی نگاہ ملازمین پر اٹھی۔۔۔اور بے عزتی کے احساس سے جھکتی چلی گئ۔۔

یہ وہ اس گھر میں قدم رکھتی تھی تو

کیسے ملازموں کی پریڈ لگوادیتیں تھی۔۔۔

وہ چپ چاپ اپنے آنسو پیتی وہیں بیٹھ گئ۔۔

بس اتنا سوچ کر کہ آنٹی مزاج سے زرا ایسی ہی تھیں۔۔۔

--------------------

کیاہوا" المگیر نے اسکی جانب دیکھا جو شکل سے ہی بیزار دیکھ رہا تھا۔۔ ہونا کیا ہے مصیبت گلے پڑی ہوئ ہے" صفی نے۔۔وائن کا گلاس پورا حلق میں اتار لیا۔۔۔

کیسی مصیبت "المگیر نے بھی پی کر اسکیطرف دیکھا۔۔

اور صفی اسے سب بتاتا چلا گیا۔۔۔

خوبصورت ہے "المگیر مسکرایا۔۔۔

بہت " صفی نے سوچ کر بتایا۔۔۔

تو مسلہ کیا ہے "المگیر کو حیرت ہوئ۔۔۔

میں بتاتا ہوں "عالیان ہنستا ہوا بیچ میں بولا۔۔۔

وہ زرا اصل محبت کی شکار ہے لڑکی بیزنیس میں دماغ تیزی سے دوڑتا ہے جبکہ اپنی اصل زندگی سے اتنی عاجز اور اکتائ ہوئ ہے۔۔ کہ سہارے تلاش کرتی ہے۔ پھر بھلے وہ سہارے اسکے حق میں ہوں یہ نہ ہوں۔۔اور صفی صاحب۔۔۔جو کرنا چاہتے تھے وہ کر چکے ہیں۔۔۔اب وہ محترمہ جو انکا آسرا دیکھے بیٹھیں ہیں یہ محترم ان سے عاجز اے بیٹھے ہیں۔۔۔

عالیان۔ ہنستے ہوئے بولا

۔۔

شیٹ آپ۔۔ بھولو مت تم بھی پورے پورے شریک ہو ہر چیز میں " صفی نے اسکو گھورا۔۔۔

المگیر چپ چاپ چند لمحے انکو سنتا رہا۔۔۔اور پھر کچھ سوچ کر بولا۔۔۔

مجھے بیچ دو "اسکے بولنے کی دیر تھی۔۔ صفی اور عالیان کو اچھو لگ گیا۔۔۔۔

دونوں آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگے جبکہ المگیر ہنس دیا۔۔

اس میں کیا مسلہ ہے۔۔۔ جو تم لوگ اتنا حیران ہو" المگیر نے کہا۔ جبکہ صفی اگلے لمحے ہوش میں اتنا بھاؤ لگانے لگا۔۔

جبکہ عالیان ہنس ہنس کر پاگل ہو رہا تھا۔۔

ایسا کرو آدھا مجھے بیچ دو آدھا المگیر کو۔۔" عالیان نے بھی صفی کو دیکھا

۔اور صفی کی آنکھیں چمک اٹھیں۔۔اسے اب سمجھ آیا تھا یہ بھی تو راستہ تھا پارس رندھاوا کا پتہ کاٹنے کا۔۔

________________________

وہ گھر واپس لوٹا تو رات گہری ہو گئی تھی۔۔۔

عجیب بے چینی سی تھی۔۔۔اسکے اندر سمجھ نہیں ارہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے وہ بار باران دو آنکھوں سے دماغ ہٹانے کی کوشش کرتا۔اور جیسے زہن سکون محسوس کرنے لگتا انکو سوچ کر تنگ اکر ۔۔اسنے۔۔اگلے پیچھلی ساری فائلوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔۔

کافی دیر تک کام کرنے اور سمکوینگ کرنے کے باوجود۔۔ بھی اسے سکون نہیں ملا تو وہ اٹھ کر ۔۔وہاں سے نکلا۔۔اور جیپ میں بیٹھا۔۔

جیپ میں بیٹھنا بھی الگ مصیبت تھی۔۔۔

ایک خوشبو سی تھی جس نے چاروسو اسکو گھیر لیا۔۔

زیان نے سر جھٹکا اور مشل کو سوچنے لگا۔۔۔

پارس رندھاوا اچھی میچور لڑکی تھی جبکہ مشل۔۔۔تو صرف انیس سال کی لڑکی تھی۔۔جو اسکی محبت میں بلاوجہ گرفتار تھی۔۔یہ شاید آج اسے لگ رہا تھا کہ وہ بلاوجہ گرفتار تھی۔۔۔

ورنہ پہلے تو اسنے کبھی ویسا کچھ اسکے لیے نہیں سوچا تھا تو یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ بلاوجہ اس سے محبت کرتی تھی۔۔۔

اسنے یہ موازنہ کرنے سے خود کو باز کیا۔۔

دل کی دلیلوں پر وہ خود گھبرا گیا تھا۔۔

کہاں وہ لڑکی اور کہاں وہ۔۔۔۔

جو اپنی نوکری کے لیے۔۔۔کتنی بار۔۔۔غلط کاموں پر اپنا منہ بند کر چکا تھا۔۔۔۔

اسنے جیپ کی سپیڈ بڑھائی اور گھر پہنچا۔۔۔

تو اپنے گھر کے دروازے پر سکندر کو پایا۔۔

تم اتنی رات گئے یہاں کیا کر رہے ہو" زیان نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمھارا محترم کوئی بہن وہن نہیں ہے جس کو تاڑنے میں کھڑا ہوتا" سکندر اسکی جیپ میں بیٹھتا بولا۔۔۔۔

تو زیان نے دوبارہ جیپ چلالی۔۔

دماغ میں ایک خیال سا کندہ۔۔۔

میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں" اسنے تمہید باندھی۔۔۔

سکندر نے اسکی جانب دیکھا

ہاں بولو" زیان نے جبکہ گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

نہ جانے کیا ہو گا۔۔۔جب وہ انکار کرے گا۔۔ کہ وہ شادی نہیں کر سکتا مشل سے منگنی بھی نہیں

۔انکے گھر کے حالات ابھی سٹیبل نہیں تھے۔۔۔

وہ میں یہ کہنا چاہ رہا تھا

۔کہا گر تم اپنی بہن کی شادی کہیں اور کرنا چاہتے ہو تو یہ مت سوچنا۔۔ کہ تمھارا دوست دوسری طرف کھڑا ہے۔۔ تم میرے بارے میں میرے حالت کے بارے میں۔۔ اور میرے گھر کے حالت کے بارے میں سب کچھ جانتے ہو۔۔۔ میں فلحال اس پوزیشن میں نہیں ہوں ازمیر کی وجہ سے کہ میں کوئی اور رشتہ افوڈ کر سکوں یہ شاید آنے والے سالوں میں۔۔۔

ازمیر" وہ رک گیا۔۔۔

سکندر کی حیران شکل دیکھ کر۔۔۔ اسے خود شرمندگی ہوئی تھی۔۔

گاڑی روک دو" سکندر نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

جبکہ زیان ابھی کچھ بولتا کہ سکندر گاڑی سے اتر گیا۔۔۔

سکندر میری بات سمجھو" زیان بھی اسکے پیچھے اترا۔۔۔

خود سوچو اپنی جگہ پر مجھے رکھ کر۔۔ کہ تمھیں یہ بات سن کر کیسا لگتا" سکندر پلٹ کر بولا۔۔۔

اور اپنے گھر کے راستے پر چلنے لگا۔۔

زیان وہیں رک گیا۔۔۔

جبکہ سکندر اس سے کافی آگے نکل گیا تھا

۔اسنے جھنجھلا کر جیپ کے بونٹ پر مکہ مارا۔۔

کیا ضرورت تھی بکواس کرنے کی۔۔۔اور یہ کیوں پارس رندھوا کا خیال اس سے چمٹ کر رہ گیا ہے" وہ چیڑ کر۔۔۔سوچتا۔۔۔اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑ گیا۔۔۔

-----------------------------

انتظار کرتے کرتے اسکے آنسو رک گئے تھے وہ کافی دیر سے وہیں بیٹھی تھی۔۔اسکی گاڑی رکی تو پارس کھڑی ہو گئ۔۔۔۔

جبکہ صفی نشے میں جھلتا ہوا

۔اسکے نزدیک آیا۔۔۔

اوہ پارس میری جان" وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھتا اسے اپنے نزدیک کھینچ گیا۔۔۔

جبکہ اسنے اسکے چہرے پر جھک کر جسارت کرنے کی کوشش کی۔۔۔ جس سے پارس ایکدم بدکی تھی۔۔۔

ہوش کرو صفی" پارس نے اسکو دور جھٹکا۔۔۔

کیسا ہوش۔۔ تمھارے حسن کے آگے کس کو ہوش رہتا ہے۔۔" پارس کو پھر سے اپنے نزدیک کھینچتا وہ اسکی گردن پر جھکا۔۔۔کاٹنے لگا۔۔۔

جبکہ پارس۔۔کی اچانک چیخ نکلی اور وہ اس سے دور ہوئ۔۔۔

دل چڑیا کی مانند پھڑ پھڑا اٹھا۔۔چہرہ زرد ہو گیا۔۔

اف ہو پارس۔۔۔۔اٹس کو من بیبی "صفی نے اسکو پچکارا۔۔۔۔

پارس۔۔۔اس سے دور ہوتی لون میں اگئ۔۔

پلیز تم ہوش میں نہیں ہو۔۔۔"وہ روتے ہوئے اسے روکنے لگی۔۔۔۔

جبکہ صفی اسکی جانب بڑھتا کہ ایکدم اسکا پاؤں چیئر میں اڑا اور وہ وہیں گیر گیا۔۔۔۔

گیرنے سے وہ اپنے ہوش گنوا چکا تھا یہ پھر۔۔وہ۔۔۔زیادہ نشے میں تھا۔۔۔

پارس کی سسکیاں رات کی تنہائیوں میں گونج اٹھیں جن کی گونج کسی کے دل نے سنی تھی

ساری رات اسنے اس گھر کے لون میں گزار دی تھی کئ بار اسنے اپنے گھر جانے کا سوچا پھر کسی احساس کے تحت رک گئ۔۔۔رات ملازموں نے صفی کو اسکے کمرے تک پہنچا دیا تھا۔۔۔جبکہ آنٹی نے۔۔اسکو پھر سے۔۔۔گھر میں داخل نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

اور جب صبح بھی حالات ویسے ہی رہے تو۔۔۔اسنے خاموشی سے وہاں سے نکلنے میں بہتری سمجھی تھی۔۔۔۔

وہ وہاں سے نکل کر۔۔بمشکل اپنے گھر تک پہنچی تھی۔۔۔۔

آج دل عجیب ہی انداز میں ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔سمجھ نہیں سکی وہ۔۔کیوں بار بار اسکی آنکھیں بھیگ رہی تھی ان کچھ دنوں میں اسکی زندگی یہ کیسی گردش میں تھی۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوئی۔۔۔تو حیران رہ گئی۔۔۔وہاں پر کچھ نہیں تھا۔۔۔

جبکہ ملازم بھی نہیں تھے وہ حونک نظروں سے اپنے گھر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو بلکل خالی تھا

۔۔۔

اسنے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔

کچھ مزدور اسکو نظر آئے۔۔۔وہ دھڑکتے دل سے۔۔۔انکے نزدیک پہنچی۔۔۔

یہ یہاں کیا ہو رہا ہے "اسکا وجود اس وقت کانپ رہا تھا وہ یہ بھی نہیں کہہ سکی کہ یہ میرا گھر ہے

۔۔میری ماں کہاں ہے۔۔اور۔۔لوگ یہاں کیا کر رہے ہو۔۔"

بی بی آپ کون ہیں "مزدور نے اسکی جانب دیکھا۔۔جبکہ پارس۔۔کو جیسے شدت سے غصہ چڑھا

یہ الگ بات تھی کہ کئی خدشات نے دل کی دھڑکنوں کو خوف سے لرزا دیا تھا۔۔۔

یہ گھر میرا ہے۔۔پارس رندھاوا ہوں میں۔۔۔تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو" وہ غصے سے چلائی

۔۔۔

جبکہ مزدور نے اسکو حیرت سے دیکھا۔

وہ پارس رندھاوا جو قاتلہ ہے "مزدور نے کچھ یاد۔۔کرنے کی کوشش کی پارس کا منہ سا اتر گیا

۔۔۔

شدت سے خواہش ہوئی۔۔۔کہ چلا چلا کر کہے میں قاتلہ نہیں ہوں۔۔۔

اسکے خاموش رہنے پر۔۔۔مزدور نے سر جھٹکا۔۔

بی بی یہ گھر بک چکا ہے۔۔۔اور اب یہ عمارت گیرے گی۔۔۔ یہاں پر۔۔ ہوٹل بنے گا۔۔" اسنے اسے کھل کر تفصیل بتائی۔۔۔ پارس نے دو قدم مارے حیرت کے پیچھے لیے۔۔ جبکہ اس آدمی کے فون پر کال آنے لگی۔۔ وہ۔۔۔ وہاں سے۔۔۔ چلا گیا۔۔ پارس۔۔۔ کی آنکھیں۔۔۔ حیرانگی سے پھیل گئیں تھیں۔۔۔ اسنے لاونج میں اوپر اپنے کمرے میں دیکھا۔۔اور بھاگتی ہوئی اوپر پہنچی۔۔۔۔ کمرے کا دروازہ۔۔۔ کھٹاک سے کھولا۔۔۔

دل کی خوف زدہ دھڑکنوں کے شور نے اسکو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

خالی کمرہ اسکو منہ چیرہ رہا تھا۔۔۔

پارس وہیں بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

چیک کرو کوئی ہے تو نہیں یہاں۔۔۔۔ پھر تالے لگانا کل یہ پوری عمارت گیرے گی عجیب لوگ ہوتے ہیں اتنا پیسہ لگاتے ہی کیوں ہیں جب۔۔۔ بیچنا ہی ہوتا ہے" پارس کے کانوں میں آوازیں پڑ رہیں تھیں۔۔۔ مگر اسکی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ کچھ کرے یہ کسی کو کچھ کہے۔۔

صاحب یہاں۔۔۔ لڑکی ہے۔۔اے بی بی"

اسکو کسی نے پکارہ تھا پارس نے سرخ نظروں سے اوپر دیکھا۔۔

یہ جگہ بند کرنی ہے۔۔۔ جاؤ یہاں سے" وہ مزدور زرا غصے میں بولا۔۔۔

یہ میرا گھر ہے" پارس کے الفاظ زبان سے ادا نہیں ہو سکے۔۔۔

اوپر کئی آدمی آ گئے۔۔اور مسلسل اسے وہاں سے جانے کے لیے کہا۔۔

تو پارس مرے مرے قدموں سے نیچے اتر گئی۔۔وہ آدمی بھی اسکے پیچھے تھے۔۔۔یہاں تک کے وہ گھر سے باہر نکل گئی۔۔اور وہ باہر کھڑی اپنے ہی گھر کو دیکھنے لگی۔۔۔

جسکو غیر لوگ تالے لگا کر جا چکے تھے۔۔۔۔

اسنے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

اور وہاں سے آگے چلنے لگی۔۔۔کچھ فاصلے پر ایک اور گھر تھا۔۔ہاں وہ انکے پڑوسی تھے مگر وہ کبھی انکے گھر نہیں گئی تھی۔۔۔

مگر آج وہاں جانا اسکی مجبوری تھی خود کو مظبوط کرتی وہ وہاں آگئی۔۔۔اور۔۔۔اسنے دروازہ بجایا
۔۔۔

کون "انٹر کام پر سوال ہوا۔۔اپنا نام لیتے ہوئے نہ جانے کیوں۔۔۔ ہچکچاہٹ ہو رہی تھی۔۔۔

پا۔۔پارس "اسنے کہا۔۔۔

کون پارس جاؤ یہاں سے " جھڑک کر وہ خاتون بولی۔۔۔پارس۔۔۔وہاں سے بھی ہٹ گئی۔۔۔ اسنے گہیرہ سانس بھرا اگر وہ لوگوں کے رویوں پر یوں ہی۔۔۔ڈس ہارٹ ہوتی رہی تو۔شاید وہ کچھ نہیں جان پائے گی۔۔۔وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتی۔۔۔ایک نظر اپنے حولیے پر ڈالتی۔۔وہاں سے۔۔چلنے لگی۔۔۔ صفی کا گھر۔۔۔دور تو تھا مگر وہ آئی بھی تو۔۔اپنے قدموں پر ہی تھی۔۔اب ہر بات کا جواب اسے وہ ہی دے سکتا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صفی کے گھر میں داخل ہوتے۔۔۔اس وقت اسکے قدموں میں مظبوطی تھی۔۔۔ گو کہ یہاں سے نکلتے ہوئے۔۔۔ وہ بہت اداس سی تھی۔۔۔

وہ اندر آئی۔۔۔اور سیدھا وہ لاونج میں داخل ہوئی۔۔۔

تم یہاں پھر آ گئی"" آنٹی بریک فاسٹ کر رہیں تھیں ایکدم کھڑیں ہوئیں پارس نے ترچھی نظروں سے اسکو دیکھا۔۔۔

اور اگنور کرتی وہ سڑھیاں چڑھ گئی۔۔۔

تمھاری اتنی جرت" وہ نیچے سے چلائیں مگر۔۔پارس پر کوئی فرق نہیں پڑا۔۔اسنے ایک جھٹکے سے اسکے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔

صفی اب بھی نیندوں میں غلتان تھا۔۔۔

پارس نے جھٹکے سے اسکے اوپر سے نرم گداز بلینکیٹ کھینچا۔۔۔۔

صفی ہڑبڑا کر۔۔ایکدم اٹھا۔۔

پارس" اسنے پارس کیطرف دیکھا۔۔

میری ماں کہاں ہے" وہ چلائی۔۔اور اسکا گریبان جکڑ لیا۔۔۔

پیچھے سے آنٹی بھی آ گئیں۔۔

پارس۔۔۔" صفی نے حیران ہونے کی مکمل اداکارہ کی۔۔۔

میں نے پوچھا ہے میری ماں کہاں ہے" وہ دھاڑی۔۔۔

تم نے میرا گھر بیچ دیا۔۔سب کچھ تمھارے حوالے کر کے گئی تھی میں اور تم نے۔۔تم نے کیا ہی کیوں ایسا" وہ غصے سے چلائی تھی۔۔۔۔

صفی نے اسکا ہاتھ دور جھٹکا اور اسکے دونوں ہاتھوں کو جکڑ کر۔۔اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔

ہاں میں نے بیچا ہے۔۔۔۔اور جانتی ہو میں تمھیں بھی بیچ چکا ہوں۔۔۔۔شکر کرو تم میرے پاس ۔۔۔آگئی۔۔۔۔"وہ پھنکارہ۔۔۔پارس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

اسنے سامنے آنٹی کیطرف دیکھا۔۔۔۔

جو مسکرا رہیں تھیں۔۔۔

اور اسکے نزدیک آئیں۔۔۔

اب میرے بیٹے نے زیادہ اچھا فیصلہ کیا ہے۔۔اتنا سب کچھ۔۔اسنے اچھا بننے کی خاطر۔۔۔اپنے ہاتھ خون میں رنگے۔۔پہلے وہ یہ فیصلہ کر لیتا تو کیا ہی بات تھی "اسکا چہرہ جکڑ کر۔۔۔بے دردی سے جھٹکتے ہوئے۔۔وہ ہنس دی۔۔۔

پارس حیرانگی سے آنکھیں پھاڑے دونوں کو دیکھنے لگی جن کے لبوں پر مسکان تھی۔۔۔اسنے اپنا ہاتھ جھٹکا۔۔۔مگر صفی نے نہیں چھوڑا۔

چھوڑو مجھے صفی چھوڑو۔۔۔۔۔"وہ چلائی۔۔۔

جبکہ صفی نے اسکے ہاتھ پر اپنی ٹائی باندھ دی۔۔۔۔

تمھیں چھوڑوں تاکہ تم۔۔۔۔میرا نقصان کرو" اسنے اسے بیڈ پر پھینکا اور۔۔خود کھڑا ہو گیا۔۔۔

پارس کی آنکھ سے آنسو بہہ نکلا۔۔

کتنا یقین تھا اسے اسپر۔۔۔۔اور اسنے کیسے اسکی کمر میں چھرا گھونپا تھا۔۔۔

پارس کے جیسے ہوش سے اڑ گئے تھے

اسنے اٹھنے کی کوشش کی۔۔ مگر صفی نے اسے اٹھنے نہیں دیا۔۔۔

تم نے میرا یقین توڑ دیا صفی۔۔۔۔ تم تم دنیا کے گھٹیا ترین انسان ہو۔ تم نے میرے پیسے کے لیے مجھے برباد کر دیا" وہ چلا رہی تھی۔۔۔

صفی خاموشی سے کھڑا۔۔پراسرار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ پارس کے آنسو مسلسل گر رہے تھے۔۔۔

ایکچلی تمھاری شکل بہت معصوم ہے میں تمھیں اپنے شر سے بچانا چاہتا تھا۔۔ تبھی تمھیں تھانے پھیکوا دیا تھا۔۔ مگر اب۔۔۔اب تم میرے لیے سونے کی چڑیا ہو۔۔۔میری جان سونے کی چڑیا اور تمھیں میں گنوا نہیں سکتا" وہ اسکے چہرے کے نزدیک آیا۔۔۔اور وہ جو بار بار اٹھنے کی کوشش کر رہی تھیں اسکے پاؤں بھی باندھ دیے۔۔۔

نہیں تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے چھوڑو مجھے میری ماں کہاں ہے۔۔۔ صفی۔۔۔میں تمھیں جان سے مار دوں گی" وہ دھاڑی۔۔۔

جبکہ صفی کا قہقہہ نکلا۔۔۔۔

جانو۔۔۔ تم آنکھوں سے آندھی ہو۔۔۔" وہ مزاق اڑانے کے انداز میں بولا۔۔اور اسکے منہ میں کپڑا ٹھونس کر وہ وہاں سے باہر نکل گیا۔۔ جبکہ پارس۔۔ کی دبی دبی چیخیں ابھریں تھی۔ آنٹی کچھ

دیر کھڑی رہیں اور پھر وہ بھی باہر نکل گئیں جبکہ۔۔پارس کی آنکھوں میں جیسے کئی منظر گھوم گئے

-----

اسکی آنکھوں پر سے پٹی اتری تھی۔۔۔آنکھوں میں بے تحاشہ آنسو تھے جو مسلسل بہہ رہے تھے

-------------------------

کتنادام لگا" صفی اپنی موم کی آواز پر پلٹا۔۔اور مسکرادیا۔۔

اتنے کے۔۔نہ پوچھو۔۔اور دو جگہ سے۔۔" وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا جبکہ اسکی ماں کا قہقہہ بھی اس میں شامل تھا۔۔

ایسے ہی تم نے اتنی بار اس کو مارنے کی کوشش کی پہلے ہی یہ سوچ لیتے" انھوں نے اسکے ہاتھ میں کافی کا کپ دیا۔۔

موم جو ہو چکا ہے۔۔۔وہ تو ہو چکا ہے۔۔اب آگے جو ہو گا۔۔وہ یقیناً ہمیں مالا مال کر دے گا۔۔۔"

پھر میں شفٹ ہو جاؤ گی یہاں سے" انھوں نے اسے اٹھلا کر کہا۔۔

تو صفی ہنس دیا۔۔

شیور مائی موم مگر یہ۔۔سونے کی چڑیا اب یہاں سے نہ جائے۔۔اب۔۔خیال رکھیے گا میں عالمگیر سے بات کرتا ہوں آج ہی اسے یہاں سے نکال کر فارغ ہوتا ہوں۔۔اور اسکے بعد۔۔۔

غائب۔۔۔نہ بچارے تین لوگوں کے قاتل مل سکیں گے۔۔نہ ہی کوئی جان پائے گا دنیا کی نظر میں۔۔

پارس رندھاوا ہی۔۔رہے گی قاتلہ۔۔۔ویسے یہ لڑکی ہمیں بڑا فائدہ دے کر گئی ہے" وہ ہلکا سا ہنسا اور فریش سا۔۔ باہر نکل گیا جبکہ۔۔

وہ بھی ہنس دی یہ تو حقیقت تھی۔۔

کیا تھے وہ لوگ۔۔اور اس لڑکی کی وجہ سے۔۔۔ کہاں پہنچ گئے تھے۔۔

خیر بیوقوف تھی وہ لڑکی۔۔ تبھی اس حال کو پہنچی تھی۔۔

---

آنکھوں پر بوجھ سا پڑ گیا تھا۔۔ پارس نے بمشکل اپنی آنکھوں کو کھولا۔۔۔تو جلن کے احساس سے دوبارہ بند کر لیں۔۔۔

وہ اب بھی نرم بستر پر تھی۔۔ مگر اسنے اپنے ہاتھ پاؤں کو ہلانے کی کوشش کی تو وہ بھی آزاد تھے ۔۔وہ ایکدم اٹھ بیٹھی۔۔۔

سب کچھ یاد آنے لگا۔۔۔ مگر وہ شاکڈ نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی یہ کمرہ صفی کا نہیں تھا اسکا دل بیٹھ گیا جیسے پاتال میں جا پڑا۔۔۔۔وہ ایکدم بیڈ سے اٹھی تو چکرا گئی۔۔۔

کل سے اسنے کچھ نہیں کھایا تھا مگر اس وقت بھوک کو پرے دھکیلتی وہ دروازے کی جانب بڑھی وہ کہاں تھی کس جگہ تھی کون لایا تھا اسے یہاں۔۔۔۔

اسنے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا اور باہر سے دروازہ کھلا۔۔۔۔

اندر داخل ہونے والے شخص کو وہ نہیں جانتی تھی اچانک اسے صفی اور اسکی ماں کی باتیں یاد آئیں تو قدموں تلے زمین کھسک گئ۔۔۔اپنی ماں کے الفاظ بھی اسکے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔

کتنا نہیں کہتی تھیں وہ اسے۔۔۔مگر اسنے کسی کی نہیں سنی۔۔۔۔

آستین میں سانپ کیطرح اسنے صفی کو پالا تھا۔۔۔۔

اسکے بے ساختہ بے بسی کے احساس سے آنسو چمک اٹھے۔۔۔۔

ک۔۔کون ہو تم" وہ عالمگیر کی جانب دیکھ کر بولی۔۔جو اندر کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔۔۔۔

تمھیں دیکھ کر لگتا ہے تمھارا بھاؤ۔۔۔بھی ٹکا کر لیا ہے سالے نے۔۔" عالمگیر نے سیگریٹ کا کش بھرا اور دھواں ہوا میں بکھیرا

مگر کچھ گرد ہے تم پر" عالمگیر نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے واشروم میں گھسیٹنے لگا۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔میں کہتی ہوں چھوڑو" وہ اسکے ہاتھ پر مارتی۔۔چلانے لگی۔۔

آئ لو سکریمنگ" عالمگیر ہنسا اور اسے واشروم میں دھکیلا۔۔۔

پارس کپکپا اٹھی تھی عزت جانے کے احساس سے۔۔اسکا دل سہم اٹھا تھا۔۔اسنے ارد گرد دیکھا ۔۔وہ سگیرٹ کو جوتے کے نیچے رگڑتا۔۔۔

اسکے نزدیک بڑھنے لگا جبکہ۔۔پارس نے۔۔۔ایک جھٹکے سے شیور کھینچ کر اسکے سر پر مارا۔۔۔۔

بھاری شاور سر پر لگنے کے باعث ایکدم۔۔۔عالمگیر چکرایا تھا۔۔

وہ اسے دو قدم دور ہوا۔۔۔پارس کی چیخیں بلند ہو رہیں تھیں۔۔۔

اسنے ایکطرف سے خون نکلتے سر کو تھامہ اور دوسرے ہاتھ سے پارس کے منہ پر کھینچ کر تھپڑ مارا

--

سالی تجھے خریدا ہے میں نے" وہ اسکا منہ پکڑتا چلایا--

اور پارس کی شرٹ کا گلہ پھاڑنے کی کوشش کرنے لگا--

پارس اس سے خود کو چھڑوا رہی تھی--اچانک اسکے--ہاتھ لگنے کی وجہ سے شیمپوز کی بوتل

زمین پر گیری اور شیپو کی جل باہر نکل کر فرش پر پھیل گئ---

عالمگیر نے پارس کو خود میں جکڑ لیا تھا جبکہ اسکی چیخوں اور سسکیوں کو وہ انجوائے کر رہا تھا---

پارس نے پورے جسم کی طاقت ہاتھوں میں جمع کر کے اسکو دور دھکیلنے کی کوشش کی

---اور عالمگیر کا پاؤں شیپو سے پھیسلا اور وہ منہ کے بل زمین پر جا گیرہ---

اسکے گیرنے کی آواز اور سر کے ایکدم پھٹنے سے بہنے والے خون سے---پارس اپنی چیخیں دباتی

اس سے دور ہوئ

اپنی شرٹ کا گلہ سنبھالتی وہ بنا کچھ سوچے سمجھے وہاں سے باہر بھاگی تھی---

یہ کسی بیلٹینگ کا کمرہ تھا--اس وقت--بیلڈینگ سنسان تھی--وہ غیر ہوتی حالت میں--

وہاں سے بھاگتی--جا رہی تھی یہاں تک کے وہ روتی ہوئ روڈ پر نکل آئ--

وہ نہیں جانتی تھی آگے کہاں جانا ہے اسکا راستہ اسکی منزل کیا ہے---

مگر وہ رکی نہیں آج سے زیادہ اسنے اپنی زندگی میں کبھی اتنا خوف محسوس نہیں کیا تھا--وہ تو ایک

مظبوط اعصاب کی لڑکی تھی---

مگر حقیقت تو یہ تھی کہ وہ کچھ نہیں تھی۔۔اور آج اپنی حالت سے اسے اندازا ہو رہا تھا کہ وہ کچھ نہیں ہے۔۔۔ مگر ایک بات جو دماغ میں طے پا گئی تھی وہ یہ تھی کہ وہ صفی کو۔۔۔ کبھی معاف نہیں کرے گی وہ اسکی حالت اس سے بھی زیادہ ابتر کر دے گی۔۔۔

اس میں جنون سے اٹھے ضرور تھے مگر اپنی بے بسی پر پھولتے سانسوں سے۔۔۔وہ روک گئی۔۔

اور رونے لگی۔۔۔ یہاں تک کے اسکی آواز اس سنسان جگہ پر پھیلنے لگی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی یہ جگہ یہ علاقہ کون سا ہے۔۔۔

وہ کچھ دیر یوں ہی کھڑی رہی اور جب اسنے غور کیا تو وہاں بند دو کانیں۔۔۔دیکھ کر اسے احساس ہوا۔۔یہ جگہ آبادی میں ہے وہ شکر مناتی آگے بڑھی۔۔۔

اور تیز روشنی سے ایکدم اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔

جبکہ مقابل۔۔جو جیپ روک کر ابھی گھر کا دروازہ کھولتا۔۔۔

سامنے نگاہ اٹھی اور وہیں جم کر رہ گئی۔۔

اپنے پیچھے تیز قدموں کی آواز پر۔۔۔اسکے وجود میں حرکت ہوئی تھی اور وہ۔۔سامنے والے کیطرف دوڑی جو۔۔آنکھوں میں حیرانگی سموئے دیکھ رہا تھا۔۔یہ شاید نظر کا دھوکہ سمجھ رہا تھا

۔۔۔

پارس کوایک پرسنٹ بھی امید نہیں تھی کہ اس کا سامنا اس شخص سے ہو گا۔۔ مگر اپنی خوش قسمتی گردانتے۔۔۔وہ اسکی جانب بھاگی۔۔۔۔

روشنیوں کیطرح وہ اسکیطرف بڑھتی زیان کے قدموں میں بھی حرکت بھر گئی۔۔۔

وہ خود بھی آگے بڑھا۔۔۔

پارس نے اسکی جانب یوں ہی ہاتھ بڑھا۔۔۔لیا۔۔ جیسے ہر بار کیطرح وہ اسکا آگے بڑھ کر ہاتھ تھام لیتا تھا۔۔۔

اور ویسا ہی ہوا زیان نے۔۔اسکی کلائی پر مظبوط گرفت کی۔۔اور اسکو اپنی جانب کھینچ لیا۔۔

پھولتی سانسوں میں کانپتی ہوئی وہ لڑکی اسکے سینے سے آ لگی جبکہ تیز سانسیں منتشر ہوتی زیان کی دھڑکنوں سے ٹکرا اٹھیں تھیں۔۔اسنے پارس کو۔۔۔بے ساختہ خود میں سمو لیا تھا۔۔۔

بچ۔۔۔بچاو مج

مجھے "کانپتی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔۔۔۔زیان نے سامنے دیکھا۔۔۔کئی آدمی اسکے پیچھے آئے تھے مگر جیپ کی لائٹ ڈائریکٹ پڑنے کے باعث انپر اندھیرہ سا ہوا ہوا تھا مگر ایسا بلکل نہیں تھا کہ وہ اسکو دیکھائی دیتے۔۔

زیان نے پارس کا رخ موڑا اور نیچے بیٹھ گیا۔۔ایسے کہ جیپ کی اوٹ میں ہو گیا۔۔۔۔

پارس نے اسکی شرٹ کو مٹھی میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

جبکہ اسکی سسکیوں کا شور اس سناٹے میں تھا۔۔۔

ششش "زیان کی تنبیہہ کرتی آواز پارس کے کانوں میں محسوس ہوئی تھی بہت قریب سے۔۔۔ جیسے اسکے ہونٹ اسکے کانوں کے قریب ہوں۔۔۔ پارس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر سسکی روکی۔۔۔

وہاں ہو گی سالی۔۔۔ مالک نے کہا ہے اسکو بالوں کے بل گھسیٹتے ہوئے لے کر جانا ہے" ان میں سے ایک بولا۔۔۔ اور وہ زیان کی جیپ کیطرف بڑھنے لگے جبکہ زیان اور پارس نے یہ بات سن لی تھی دونوں نے ایک دوسرے کیطرف دیکھا۔۔۔ پارس کی سرخ نظروں میں بے تحاشہ خوف تھا۔۔۔ جیسے ابھی وہ سرخ آنکھیں خون چھلکا دیں گی۔۔۔

بڑی بڑی آنکھوں میں عجب سماں تھا۔۔۔

زیان کچھ دیر اسکی جانب دیکھتا رہا۔۔۔ اسکے ہلتے لب کچھ بولنا چاہتے تھے تبھی زیان کی مظبوط ہتھیلی نے اسے کچھ بھی بولنے سے باز رکھا۔۔۔ اور

۔۔۔ اسکی کمر میں سختی سے ہاتھ ڈالتا۔۔۔ اسے ایک بازوں میں بھارتا۔۔۔ کلا بازی کھا کر جھاڑیوں میں چھپ گیا۔۔۔۔ جو کہ انکے گھر کے ساتھ والے گھر کے باغ کی تھیں۔۔۔۔

پارس نے آنکھیں سختی سے موند لیں۔۔۔ وہ اب بھی اس کی شرٹ کو جکڑے ہوئے تھی۔۔۔

یہاں تو کوئی نہیں ہے" دو آدمیوں کے پاؤں دیکھ کر۔۔۔ پارس گھبرا کر اسکے مزید نزدیک ہوئی ۔۔۔ تو زیان نے بھی اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ مگر اسکا ہاتھ اسکی قمیص کے بجائے وجود سے ٹکرایا۔۔۔ تو یکدم۔۔۔ اسنے ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔ جبکہ پارس شرمندگی کی انتہا پر تھی۔۔۔

زیان کی نگاہ اب اسکے پھٹے گریبان اور شانوں پر پڑی۔۔۔۔

اسنے دانت پیسے تھے۔۔۔

دونوں جھاڑیوں میں سے اب بھی دیکھ سکتے تھے کہ وہاں اب بھی آدمی کھڑے تھے۔۔ مگر دونوں کا ہی دھیان اب انپر سے ہٹ گیا تھا۔۔

پارس کو کل والا منظر یاد آگیا۔۔۔ کہ کیسے صفی نے اسکے گلے سے دوپٹہ کھینچ کر اسکے منہ پر دے مارا تھا۔۔اور اب یہ آدمی جس سے وہ چھپکی بیٹھی تھی۔۔ کن نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

پارس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گیرنے لگے۔۔۔

اور اچانک زیان نے اسکا چہری اپنی انگلیوں کی سخت گرفت میں جکڑا۔۔۔

پارس کی سسکی سے نکلی۔۔۔۔تکلیف سی ہوئی۔۔اسکی انگلیاں اسکے گالوں میں کھب رہیں تھیں ۔۔۔

وہ کچھ کہنا چاہتا تھا

۔۔ مگر اچانک سسکتی ہوئی پارس کو وہ اپنے بلکل نزدیک کر گیا۔۔ایسے کہ اسکی گردن میں پارس کا چہرہ تھا۔۔ جگہ چھوٹی تھی۔۔۔۔

پارس۔۔۔کا وجود سنسنا اٹھا تھا۔۔۔

وہ آدمی قریب آگئے تھے اس سے پہلے وہ ان جھاڑیوں کو دیکھتے ان میں سے ایک نے آواز دی تو ۔۔۔سب آدمیوں نے بھی پیچھے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے

۔۔ وہ اس کچے راستے کیطرف بھاگی ہے یہاں قدموں کے بھی نشان ہیں" وہ زور سے چلایا۔۔تو وہ سب۔۔اسطرف مڑ گئے

۔

زیان نے ایک سانس کھینچا تھا کچھ دیر وہ یوں ہی رہا۔۔اور اوکے بعد پارس کو خود سے دور جھٹک دیا

۔۔۔۔

باہر نکلو" خاصے غصے میں وہ بولا۔۔۔

تو پارس ان جھاڑیوں کو ہٹاتی وہاں سے باہر نکلی۔۔۔

اسکے ہاتھ میں کئ جھاڑیاں چبھی تھی۔۔۔۔ مگر وہ اس سے چھپاتی۔۔دور ہو گئ۔۔۔

زیان نے خود کو جھاڑا اور اپنے ہاتھ میں چبھے کانٹے نکالے جس کی وجہ سے۔۔۔اسکے ہاتھوں میں چھوٹی چھوٹی خون کی بوندیں تھیں جس کو اگنور کر کے وہ پیٹھ موڑے کھڑی اس لڑکی کیطرف بڑھا اور ایکدم اسکا رخ اپنی جانب کر کے

۔۔اسنے اسکی بند ہتھیلیوں کو زبردستی کھولا۔۔۔

کئ کانٹے اسکی ہتھیلی میں چبھے ہوئے تھے جنھیں نکالنے کے بجائے وہ۔۔ کھڑی رو رہی تھی

۔۔زیان نے چیڑ ہو کر دو تین چبھے کانٹوں کو۔۔اسکی ہتھیلی سے کھینچا۔۔۔اور باہر پھینکا۔۔۔ جبکہ وہ سسکی۔۔۔زیان نے اسکا ہاتھ طنزیہ جھٹک دیا۔۔۔

کیا ہوا تمھارے صفی نے تمھارا کافی نا قابل قبول حال کر دیا ہے۔۔۔"وہ پینٹ کی پوکٹ میں ہاتھ ڈالتا۔۔۔اسپر طنز پر طنز کیے جا رہا تھا۔۔

پارس نے اسکی جانب نگاہ اٹھائ۔۔۔۔

زیان اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

پارس نے نگاہ جھکالی جبکہ ۔۔اپنے حولیے پر شدید شرمندگی محسوس کرتے ہوئے۔۔اسنے خود کو چھپانے کی کوشش کی۔۔۔

زیان نے نگاہ پھیرلی۔۔۔اور اپنی حرکت پر خود بھی شرمندگی سی محسوس ہوئی۔۔۔اور زیان نے اپنی شرٹ کے بٹن کھولے۔۔پارس ایک دم گھبرا کر اپنا رخ موڑ گئی۔۔۔جبکہ زیان کے ماتھے پر کئی بل ڈلے۔۔۔

اسنے اپنی شرٹ اتار کر اسپر اچھال دی۔۔۔

عورت کو خود کو پردوں میں محفوظ رکھنا چاہیے ورنہ اسکا حال ایسا ہی ہوتا ہے" اسنے گھمبیر لہجے میں کہا۔۔۔اور موڑا۔۔۔

مرد کو محافظ آپکے جیسا ہونا چاہیے۔۔۔"وہ اسکی شرٹ کو پکڑے۔۔ایکدم بولی تھی۔۔زیان نے اسکی جانب چونک کر دیکھا۔۔۔

وہ موڑا۔۔۔پارس اسکے شرٹ کو خود کے گرد لپیٹے کھڑی تھی۔۔۔

یہاں کیوں کھڑی ہو جاتی کیوں نہیں جاؤ اب بھی اپنے صفی کے پاس" وہ زرا چیڑ کر بولا۔۔تھا ۔۔۔

میرے پاس کوئی پناہ نہیں وہ سسک اٹھی۔۔۔

صف۔۔صفی نے میرا گھر بیچ دیا ہے۔۔۔میری ماں کہاں ہے مجھے نہیں پتہ" وہ بھیگے لہجے میں بولی جبکہ زیان اسکی جانب ہوا۔۔

کیا مطلب ہے اسکا۔۔" وہ ایکدم بھڑ کا۔۔۔

وہ وہ اسنے مجھے بیچ دیا۔۔۔اسنے مجھے۔۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ایسے اسے اپنی داستان سنا رہی تھی جیسے وہ اسکا بہت اپنا ہو۔۔

اور زیان جیسے جیسے سن رہا تھا۔۔ویسے ویسے اسکی آنکھیں پھیل رہی تھیں۔۔۔

اسنے۔۔۔میں۔۔میرا یہ حال۔۔۔۔اسنے مجھے۔۔۔۔کسی آدمی کو بیچ۔۔ددیا" وہ خود پر پشتاتی بے بسی سے رو رہی تھی جبکہ۔۔زیان۔۔۔کا شک صحیح نکلا تھا

۔۔۔یعنی وہ قتل بھی صفی نے کیے۔۔۔ تبھی اسنے وہ کیس لٹکا رکھے ہیں" وہ بالوں میں ہاتھ مارتا بولا۔۔۔

پارس نے سر ہلایا۔۔۔۔

مگر کیوں وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے۔۔"زیان کنفیوز تھا۔۔۔

پارس نے اپنی آنکھیں صاف کی اور اسکی جانب دیکھا۔۔۔

آنکھوں میں بے بسی تھی۔۔۔اداسی تھی۔۔ جیسے دل ٹوٹا سا ہوا تھا۔۔زیان اسکی آنکھوں میں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

وہ مجھے مجھے مارنا چاہتا تھا۔۔۔اسنے۔۔وہ ٹرک مین نے بتایا تھا وہاں اس دن ایک ٹرک بھی تھا مگر کسی نے میری بات کا یقین نہیں کیا۔۔۔میری گاڑی کسی چیز سے نہیں ٹکرائی تھی۔۔۔۔اور وہ ۔۔ٹرک نے ہی اس۔۔ان دو عورتوں کو مارا۔۔۔تھا۔۔۔۔اور یاسر صاحب کو بھی" وہ روتے

ہوئے چھوٹے بچوں کیطرح اسکے سامنے اپنی صفائی پیش کر رہی تھی۔۔۔۔اور زیان بھی۔۔

سب سن رہا تھا اسکو سن رہا تھا۔۔۔

کیا وہ تمھارا بوے فرینڈ نہیں "اپنے دماغ میں اٹھتے سوال کا

۔۔جواب۔جاننا چاہا۔۔۔چہرہ سنجیدہ تھا۔۔ماتھے پر کئی بل تھے۔۔۔

پارس۔۔۔۔نے ایکدم اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

وہ غور سے اس کو دیکھ رہا تھا۔۔اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسنے سر نفی میں ہلا دیا۔۔۔

جو بھی صفی کے ساتھ اسکا معملہ تھا اسنے سب چھپا لیا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کیوں۔۔۔

زیان نے دانت پیسے۔۔۔

اچھا تو تم کیسی بھی غیر مرد کے سینے سے لگ جاتی ہوئی "وہ ایکدم بھڑکا جھڑک گیا تھا پارس اپنے

ہر ہر عمل پر شرمندہ تھی۔۔۔بے حد شرمندہ تھی وہ سر جھکائے کھڑی رہی جبکہ کئی آنسو۔۔

گیرے تھے۔۔آج اپنے حال کو دیکھ کر۔۔اسطرح انا آدھے یقین پر۔۔۔وہ زمین پر گڑھ رہی تھی

۔۔۔

زیان نے گھیرہ سانس کھینچا۔۔۔

خیر یہ سب مجھے کیوں بتا رہی ہو۔۔۔جاؤ جہاں جانا ہے اس وقت تم آزاد ہو۔۔ جیسے تم بھاگی ہو

۔۔۔وہ تمھیں یقینا۔۔۔۔دوبارہ پھنسائے گا۔۔"اسنے۔۔۔بالوں میں ہاتھ پھیرہ اور لاپرواہی

سے بولا۔۔۔۔پارس کچھ نہ کہہ سکی اسکی جانب دیکھتی رہی جبکہ۔۔زیان نے۔۔۔پیچھے کیطرف

قدم لیے اور وہاں سے جانے لگا۔۔۔

مگر اسے محسوس ہو رہا تھا کوئی آہستہ آہستہ اسکے پیچھے ہے۔۔

میرے پیچھے مت آو جہاں مرضی جاؤ" وہ انگلی اٹھا کر بھڑک کر بولا۔۔۔

پارس نے بے بسی سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

میں کہاں جاؤ" وہ بھیگے لہجے میں بولی۔۔

بھاڑ میں جاؤ میری بلا سے میرے پیچھے مت آنا میرا بھائی پہلے ہی تمھارے خون کا پیاسا ہے" زیان نے اسے یاد دلایا۔۔ تو پارس کو وہ سائیکو انسان یاد آ گیا۔۔۔

اور جیسے اسنے خود سے دو قدم دور کیے تھے۔۔۔

گڈ اب جاؤ" زیان نے۔۔ اسکو ڈرتے دیکھا اور بولا۔۔ پھر دوبارہ مڑ گیا

۔ چابی سے اپنے گھر کا دروازہ کھولا۔۔۔ اور اندر داخل ہو گیا۔۔۔

پارس وہیں کھڑی اسکو دیکھ رہی تھی۔۔ زیان نے اسکو مکمل اگنور کیا اور دروازہ بند کر لیا۔۔ وہ وہیں کھڑی اسکو دیکھتی رہی یہاں تک کے اسکے منہ پر دروازہ بند ہو گیا۔ اور جیسے ہی اسنے دروازہ بند کیا۔۔۔

آنکھوں میں دو آنسو سے ترتیب گیرے۔۔ اسے خود پر شدید غصہ آیا۔۔ یہ ہو کیا رہا تھا آج کل اسکے ساتھ۔۔

اسنے بمشکل قدم گھر کے اندر لیے

۔مگر ایک ایک قدم من من بھاری ہو گیا۔۔اور جیسے ہلکی سی دستک محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اسے۔۔دروازے پر اور اسکے قدموں میں بجلی بھر گئی اُسنے دروازہ کھول دیا۔پارس ایک بار پھر اسکے سامنے تھی۔۔

اسنے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے باہر دھکیلا۔۔گھر کا دروازہ بند کیا۔۔

دیکھو تم کہیں بھی جاؤ۔۔میں تمھیں افوڈ کر ہی نہیں سکتا۔۔یہ تم امیروں کا گھر نہیں ہے کہ میں کسی بھی لڑکی کو اپنے گھر میں لے جاؤ۔میری ماں ہے اندر وہ مجھ سے ہزار سوال کرے گی کیا جواب دوں گا میں" وہ بھڑک کر بول رہا تھا۔۔

پارس کی نظروں سے نظریں چرا رہا تھا۔۔اس لڑکی کی نظروں میں ایسا تھا کہ وہ کسی بھی شعور والے انسان کو گھٹنوں پر گیرہ دے۔۔۔

پارس کچھ بول نہیں سکی وہ جو کہہ رہا تھا سچ کہہ رہا تھا مگر اسکے پاس۔۔کوئی راستہ نہیں تھا وہ خود کہاں جاتی اسے معلوم نہیں تھا۔۔۔

پارس کی خاموشی سے چیڑ کر۔۔۔

زیان دوبارہ گھر میں داخل ہونے لگا کہ اسکو وہی پا کر پر رک گیا۔۔

میں ان سے بات کر لوں" وہ بولی لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔بکھرا ہوا تھا۔۔۔

اتنی امیر لڑکی آج۔۔کسی کے گھر میں پناہ کے لیے۔۔۔منتظر تھی۔۔

زیان کا دماغ اب غصے سے کھول گیا تھا۔۔

اچھا۔۔"اسنے اسکی جانب قدم بڑھائے نظریں اسکی نظروں میں گاڑھ دیں۔۔۔

کیابتاؤ گی بیوی ہو میری گرل فرینڈ ہو۔۔یہ محبت جسے بھگا کر ساتھ لے آیا ہوں" وہ چلایا۔۔۔

پھر خود ہی رات کی تنہائی اور۔۔محلے کا احساس ہوا تو کہ یہاں گھر کم تھے اور یہ شہر سے زرا فاصلے پر تھا۔۔مگر پھر بھی۔۔۔

پارس بے عزتی کے احساس سے سر نہیں اٹھا پا رہی تھی۔۔

ش۔۔۔شا۔۔۔شادی۔۔ک۔۔کرلیں م۔۔مجھ۔مجھ سے

ہیں۔۔کیوں کیا بول رہی ہو یہ تم۔۔دوبارہ بولو زرا"

وہ پھنکارتا اسکے ٹوٹے لفظوں کا گلہ گھونٹ کر اسکے نزدیک ہوا۔۔۔یہاں تک کہ وہ اسکے سر پر سوار ہو گیا۔۔

شادی۔۔۔

"وہ سسکی۔۔

میرے پاس کوئی اور راہ نہیں" وہ بے بسی سے بولی۔۔۔

واہ تمھاری مجبوری میں کام آنے کے لیے ایک میں ہی تھا جو شادی کرلوں تم سے۔۔اہ" وہ طنز کا تیر اچھالتا ایسے بولا جیسے وہ کوئی حقیر ہو۔۔۔پارس۔۔ایک لڑکی ہونے کے باوجود اپنی عزت نفس کو قدموں تلے روند کر جو اس سے یہ بات کہہ گئی تھی اسکے انداز اور لہجے پر اسکی جانب دیکھنے لگی جس کے چہرے پر اب بھی طنزیہ مسکان تھی۔۔۔

اسنے بنا کچھ بھی کہے سر جھکایا اور اسکے پاس سے پلٹ گئی۔۔

زیان نے اسکو دیکھا۔۔۔جو اپنے قدم موڑ چکی تھی۔۔نہ جانے کیا ہوا تھا۔۔۔دل نے عجیب سی حرکت کی تھی کہ وہ خود باخود اسکی جانب۔۔بڑھا اور اسکی کلائی تھام کر۔۔۔اسکو روک لیا۔۔۔

تمھیں تمھاری یہ بات بہت بھاری پڑ سکتی ہے" وہ اسکے کان میں ہنکارا۔۔پارس۔۔۔نے حلق میں سانس اتارا۔۔۔یہ وہ کیا کہہ گئ تھی۔۔۔

م۔۔میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔میرا مطلب کنٹرکٹ میرج کا تھا۔۔آپ آپ میری مدد کردیں۔۔۔میں اسکے لیے۔۔آپکو پے کردوں گی" وہ گھبرا کر جلدی ہی اپنی بات مکمل کر گئ۔۔۔

اوہ کنٹرکٹ میرج"زیان نے دوبارہ دھرایا۔۔۔

مجھے کیا فایدہ ہے اس کنٹرکٹ میرج کا۔۔۔"زیان نے جیسے سودہ کرنے کا سوچ لیا تھا۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں آپ مجھے میری ساری چیزیں واپس دلادیں۔۔اور صفی کو اپنے بھائ کے اصل مجرموں کو آرسٹ کردیں میں آپکو بہت کچھ دون گی یہ میرا وعدہ ہے" وہ اب جزباتی ہو کر اسکا ہاتھ تھام چکی تھی جیسے اسکا مان جانا اسکے لیے بہت بڑی بات ہو۔۔۔

زیان اسکے ہاتھوں کو پھر اسکی نظروں کو دیکھنے لگا۔۔۔

جو آس بھریں تھیں۔۔۔

اور تم پھیر گئ تو اپنی بات سے "اسنے پھر سے جاننا چاہا۔۔۔

میں نہیں پھیرو گی۔۔میں۔۔۔اس گرنٹی کے لیے کنٹرکٹ میرج آپ سے کرتی ہوں اس عہد سے کہ۔۔جب تک میں اپنا وعدہ پورا نہ کروں آپ مجھے ڈیورس مت دینا"

اب تک مجھے لگ رہا تھا مگر اب یقین ہو رہا ہے تم واقعی ہی بیوقوف ہو۔۔۔ خیر مجھے منظور ہے مگر اپنی کہی ہر بات یاد رکھنا۔۔ ورنہ۔۔ صفی نے تو تمھارے ساتھ کچھ نہیں کیا جو میں کروں گا" وہ آنکھیں نکالتا اسے دھمکا رہا تھا۔۔۔۔

پارس خاموش ہو گئی۔۔۔

جبکہ زیان نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔ اور اسکو۔۔۔ جیپ میں بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ خود بھی سوار ہو گیا

---

---

کچھ سیونگز پر اسنے۔۔۔ ایک اچھے ایریے میں۔۔ گزشتہ شب لگا کر جگہ لی تھی۔۔ جبکہ اب بات انکی کنٹرکٹ میرج کی تھی۔۔۔

اور جیسے ہی اسنے اسکا انتظام کیا۔۔ تو نہ جانے کیسے سکندر کو کال ملا بیٹھا۔۔۔

اور اسکو پانے پاس بلا لیا۔۔

ناراض ہونے کے باوجود بھی سکندر اسکے سامنے تھا اور ساری بات جان کر وہ خاموشی سے اسکیطرف دیکھنے لگا۔۔

تو یہ وجہ تھی جس کی وجہ سے تم نے میری بہن وہ ٹھکرایا۔۔ "اسنے سیدھا سا سوال پوچھا۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے میں تمھیں بتا رہا ہوں۔ یہ صرف کنٹرکٹ میرج ہے"

جانتے ہوں ایس ایچ اوزیان۔۔اس وقت تم اپنے دل ودماغ اوراس لڑکی کے ساتھ ایک بڑا گیم کھیل رہے ہو۔۔۔جو تم چاہتے ہووہ تم کرنے جارہے ہواوراس بات کو تم نے اس کنڑکٹ کے پردے میں چھپالیا ہے میری بہن کا کوئی قصور نہیں تھا جس نے تمھارے انتظار میں وقت گزارا ۔۔۔"وہ اسکو دور دھکیلتا۔۔۔غصے سے بولا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔یہ بات میں تمھیں کہہ رہاہوں میں مشل سے شادی کروں گا۔۔۔اس وقت۔۔حالات کو سدھارنے کے لیے یہ سب کرناضروری ہےاور یہ وقتی کنڑکٹ کے علاوہ کچھ نہیں تمھیں وقت بتادے گا"اسنے اسکو سمجھایااور اسکا شانا تھام لیا۔۔۔

اپنی بہن کی شادی تم سے میں کسی صورت نہیں کروں گا۔۔۔ہاں بچپن کا دوست ہوں تمھارا۔۔ ایسی لیے آج تمھارے ساتھ کھڑا ہورہاہوں مگر آئندہ میں

تمہارے کسی معاملے میں تمھاری مدد نہیں کروں گا"اسنے دوٹوک بات کہی۔۔۔اور مولوی صاحب کولانے اور گواہوں کو اکٹھا کرنے کا انتظام کرنے چلا گیا۔۔۔

-------------------------------

ان دونوں کا نکاح ہوچکا تھا

۔۔جبکہ اس کنڑکٹ میر تج کو صرف سکندر زیان اور پارس جانتی تھی۔۔۔

سکندر نے زیان کی طرف شکوہ کن نظروں سے دیکھااور وہاں سے اٹھ گیا۔۔

پارس کے دل کی حالت ایسی تھی کہ کبھی بھی بند ہوجائے۔۔۔

جبکہ زیان کو سکندر کی زیادہ فکر تھی۔۔

سکندر پلیز یار"

نئ شادی مبارک" سکندر نے جتایا۔۔

کوئ ویلیو نہیں ہے اس شادی کی میری نظر میں تم جانتے ہو میں بلکل جزباتی انسان نہیں ہوں۔۔ میں دیکھ رہا ہوں کیسے ازمیر۔۔اس لڑکی کے پیچھے پڑا ہے۔۔اور میرے لاکھ پھیروں کے باوجود وہ اس تک پہنچ سکتا ہے۔۔۔تم میری بات سمجھو میرے یار۔۔۔یہ سب میں نے سوچ سمجھ کر ہی کیا۔۔ہے۔۔یہ عذاب اپنے گلے میں شوق سے نہیں ڈالا۔۔۔

نہ ہی اتنا نفس پرست انسان ہوں۔۔۔کہ اپنی راتیں رنگین کرنے کے لیے یہ سب کیا ہو میں نے "زیان نے جھنجھلا کر اسے حقیقت بتائ۔۔۔

مگر زیان شادی کر بڑا رشتہ ہے جسے تم" وہ رک گیا۔۔

کچھ توقف سے بولا

کیسے نبھاؤ گے تم"

مجھے نبھانی ہی نہیں ہے۔۔۔مجھے حور کے اصل قاتلوں تک پہنچنا ہے تاکہ میرا بھائ ایک عام نارمل زندگی گزارے۔۔۔اور یہ وقتی ہے۔۔۔تم تو مجھ پر یقین کرو میں کوئ چھچھورا انسان دیکھتا ہوں تمھیں۔۔۔

میچور ہوں میں اور میں نے سب کچھ سوچ کر ہی کیا ہے" وہ اسے اپنی بات پر قائل کرنے لگا۔۔۔

یہ جانے بنا کہ اسکے سارے لفظ کوئ سن رہا تھا۔۔۔

وہ جو جو بول رہا تھا وہ سن رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میرے ساتھ چلو" اسنے کہا۔۔۔ تو زیان نے فوراحامی بھر لی۔۔۔

اور سکندر کے ساتھ باہر نکلنے لگا۔۔۔

یہاں پر جسے چھوڑ کر جا رہے ہو اسکو تو بتا دو" اس نے زرا غصے میں بولا۔۔۔

زیان نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔

اور کمرے کیطرف آیا۔۔۔ جس میں۔۔ پارس کھڑی نہ تھی۔۔۔ آنکھوں میں لاتعداد آنسو تھے

شاید اپنی بے بسی کے۔۔ جسے اسنے زیان سے چھپالیا

۔۔۔ یہ جگہ ویسے تو سیو ہے۔۔۔ پھر بھی۔۔ احتیاط اپنی خود رکھنا" وہ عجلت میں کہتا وہ وہاں سے

چلا گیا۔۔ جبکہ پارس کو پیچھے دروازے بند ہونے کی آواز آئی۔۔۔ اور وہ وہیں بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

کس قدر بے عزت ہو چکی تھی وہ۔۔ کس قدر۔۔۔

اسے اپنے لیے خود کچھ کرنا تھا

ٹھیک ہی تو کہا تھا اسنے وہ گلے میں پڑا ڈھول تھا بس اسکے لیے۔۔۔

اپنے حلیے سے عاجز آتی سب سے پہلے اسنے۔۔ شاور کا سوچا۔۔۔

اور دماغ کو فریش کرنے کے لیے۔۔ شور لینے چلی گئی جبکہ یہ سوچ اسکا سر پھاڑ دیتی کے اسکی ماں

کہاں ہے۔۔

-----------

کہاں گئی وہ" صفی نے سنجیدگی سے چوتھی بار یہ سوال عالمگیر سے کیا تھا جس کے سر پر پٹی بندھی تھی اور وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا۔۔

جبکہ ملازم اسکی آؤ بھگت میں لگے ہوئے تھے۔۔۔۔

بھاگ گئی بے غیرت۔۔۔۔مجھے میرا پیسہ واپس چاہیے۔۔ سمجھا۔۔" عالمگیر ایکدم غصے سے چلایا اور پھر اپنا سر تھام گیا۔۔ جس میں ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں اور کئی ٹانکے لگے تھے اسکے سر پر

۔۔۔

صفی نے ناگواری سے پہلو بدلہ جبکہ ضبط سے اسکا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا۔۔

میں پوچھ رہا ہوں لڑکی میں نے تمھارے حوالے کر دی تھی پھر لڑکی کہاں چلی گئی۔۔ تم اتنے لمبے چوڑے مرد اس دھان پان سی لڑکی کو نہیں سنبھال سکے اور تمھارے یہ گینڈے جیسے گارڈ یہ بھی نہیں برآمد کر سکے اسے" وہ ایکدم کھڑا ہوتا غصے سے کھولتا۔۔ چلایا۔۔۔

عالمگیر نے اسکی جانب دیکھا۔۔

تجھ سے میں نے یہ کہا ہے میرا پیسہ واپس کر۔۔۔ یہاں آکر مجھ پر چیخنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھا" عالمگیر آنکھیں نکالتا۔۔۔ اسکو دیکھنے لگا۔۔۔ جبکہ عالیان نے بھی صفی کو دیکھا۔۔

اور میرے پیسے بھی واپس کرو۔۔۔" اسنے بھی اپنا مطالبہ کیا۔۔ جس سے۔۔ صفی۔۔۔ نے اپنا سر تھام لیا۔۔۔

مجھے تم دونوں سے جس دن پارس رندھاوا مل جائے گی اس دن۔۔میں تمھارا پیسہ بھی واپس کر دوں گا ایک زندہ لڑکی تم دو کمینو کے حوالے کی تھی میں نے کھلونا نہیں دیا تھا کہ کھلونا گم ہو گیا اور تم لوگوں کو پتہ نہیں چلا۔۔۔"

صفی غصے سے بھڑکا

---

یہ میری غرض نہیں ہے کہ وہ لڑکی کہاں مری کہاں نہیں۔۔اگر تو نے میرا پیسہ واپس نہ کیا۔۔۔ تو تیرے سارے راز۔۔۔کھول دوں گا۔۔پھر جیل کی سلاخوں کے پیچھے پڑ کر ساری زندگی سوچتا رہے گا کس سے پالا پڑا ہے۔۔۔" عالمگیر کی دھاڑ پر۔۔صفی خاموش ہو گیا۔۔۔ اور وہاں سے بنا کچھ کہے نکلا۔۔

تو بھی نکل یہاں سے "عالمگیر نے تپ کر عالیان کو کہا۔۔۔اور عالیان بھی صفی کے پیچھے نکلا جو اس بیلڈ ینگ سے نکل کر گاڑی میں سوار ہو رہا تھا۔۔۔

یہ سب کیا ہے پارس کہاں گئی" عالیان نے اس سے سوال کیا صفی نے کھا جانے والی نظروں سے ۔۔۔اسکو دیکھا۔۔

مجھے سب پتہ ہے۔۔بس تمھیں نہیں بتا رہا" وہ کلس کر بولا۔۔۔۔

یہ لڑکی خطرہ ہے ہمارے لیے اب کیا ہو۔۔۔گا۔۔یہ وجوہات تھی جس کی بنا پر میں اور آنٹی تمھیں کہتے رہے اس لڑکی کا کام تمام کر دو" عالیان اور وہ گاڑی میں سوار ہو گئے تھے اور اب گاڑی راستے پر گامزن تھی۔۔

اسکو مارنے کے لیے تین قتل کیے ہیں وہ سالہ یاسر تمھاری میری گفتگو نہ سنتا تو وہ مرتا بھی نہ۔۔۔اور نہ ہی یہ کیس دوبارہ کھلتا۔۔اور۔۔ی پارس "اسنے جیسے پارس کے نام کو دانتوں تلے رگڑ دیا تھا۔۔

عالیان نے بھی سر تھام لیا۔۔

اسے ڈھونڈنا پڑے گا۔۔اسے ڈھونڈنا ہے ہر حال میں ورنہ وہ طوفان کیطرح گلے پڑ جائے گی اور وہ بھی تب جب۔۔وہ ہماری حقیقت جان گئی ہے۔۔۔"صفی بار بار سٹیرنگ پر مکے مارتا ۔۔۔غصے سے بول رہا تھا جبکہ عالیان بھی اسکی بات سے زحمت تھا۔۔

اسکی ماں۔۔"عالیان نے۔۔اسکو ایکدم دیکھا۔۔

اسکی ماں۔۔۔وہ واحد محرک ہے۔۔جس کی وجہ سے وہ ہمیں دوبارہ مل سکتی ہے بلکہ وہ خود اپنے قدموں پر چل کر ہمارے پاس آئے گی۔۔"عالیان نے اسکا ایکدم شانہ تھانہ جبکہ صفی کا بھی دماغ جاگ اٹھا اسکے لبوں پر پراسرار سی مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔

پارس رندھاوا اب سر کے بل چل کر مجھ تک پہنچو گی۔۔اب جو بھی ہو گا کھل کر ہو گا۔۔اور تم میرے لیے پیسہ کماؤ گی"وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔جبکہ عالیان کو داد دینے والے انداز میں اسنے اسکے شانے کو تھپتھپایا۔۔اور گاڑی کی سپیڈ تیز کر لی کچھ دیر پہلے جو ڈپریشن تھا وہ زائل ہو گیا تھا۔۔

---------------------------

اسکے پاس کپڑے نہیں تھے۔۔۔

اور اب وہ بے بس ہو کر رونا نہیں چاہتی تھی۔۔ جانے والے نے یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ اسکے پاس کھانے کے لیے بھی کچھ ہے اگلا دن لگ گیا مگر وہ آیا نہیں۔۔

پارس کپڑے پھٹتے ہوئے ہونے کی وجہ سے باہر کیسے نکل سکتی تھی۔۔ تبھی۔۔ وہ یوں ہی بیٹھی رہی۔۔۔ یہاں تک کے بھوک سے۔۔ اسکا وجود اب اسکا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔۔ وہ ایک پورانے سے بستر پر پڑی تھی۔۔

یہ گھر تو اچھا تھا۔ اندر سے۔۔۔ مگر یہاں پر فرنیچر بہت کم تھا۔۔ اور کھانے کے لیے بھی کچھ نہیں تھا۔۔۔

تبھی۔۔ پارس کے لیے۔۔ جیسے مشکل ہو گئی تھی اور نہ چاہتے ہوئے بھی وہ انتظار کرنے لگی تھی اسکا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ زیان پلٹ کر نہیں آیا تھا۔۔ دوسرے دن کی بھی شام ہونے والی۔۔۔ تھی۔۔ اچانک اسے محسوس ہوا جیسے ٹیرس پر۔۔۔ کوئی کودا ہوا۔۔ وہ ہڑ بڑا کر اٹھ گئی۔۔ خوف سے نڈھال ہوتا جسم ایکدم جاگ گیا تھا۔۔۔

وہ اٹھی۔۔۔ اور۔۔۔ ارد گرد دیکھنے لگی وہ تو اس فلیٹ سے باہر بھی نہیں نکلی تھی کہ دیکھ سکے یہ کیسا ہے مگر۔۔۔ وہ جاتے ہوئے کہہ گیا تھا کہ یہ جگہ اچھی ہے گلی محلے نہیں ہیں۔۔۔

پھر کوئی کیسے اسکی چھت پر کود سکتا ہے۔۔

وہ ابھی انھیں سوچوں میں گم تھی کہ۔۔۔ سیڑھیوں کا دروازہ بجنے لگا۔۔۔

پارس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔۔

کیا کوئی ہے یہاں" باہر سے کسی کی آواز آرہی تھی۔۔۔

پارس ڈرتے ڈرتے کمرے سے نکلی اور لاونج میں آ گئ۔۔۔

وہ اپنے اتنے بڑے گھر میں اپنی ماں کی حفاظت کرتی تھیں اکیلی رہتی تھی کبھی ڈر نہیں لگا تھا۔۔ کیوں کہ ۔۔ دل و دماغ میں یہ بات تھی کہ اپنی ماں کو بچا کر رکھنا ہے۔۔ جبکہ آج وہ اتنی سی آواز پر ڈر گئ تھی۔۔ وہ سیڑھیوں تک پہنچ گئ تھی۔۔ شاید اسکی کوئ مدد کر دے"

دماغ میں خیال سا آیا۔۔۔

اور اسنے۔۔۔ کچھ ڈرتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔۔۔۔

سامنے ایک خوش شکل لڑکے کو حیران نظروں سے خود کو تکتے دیکھ وہ ایکدم جھجھک گئ۔۔۔

میڈیم آپ کیا سوئے ہوئے ہیں آپکی چھت پر پانی کی نہریں بنی ہوئ ہیں۔۔۔ جو کہ میری ٹیرس تک پہنچ رہی ہیں" وہ لڑکا زرا گھور کر بولا۔۔ پارس کو وہ بس بیس اکیس سال کا لگا تھا۔۔ تبھی اس سے خوف ختم ہونے لگا اسنے اپنے قدموں میں پانی دیکھا۔۔ یعنی۔۔۔ پانی کی ٹنکی بھر کر اب۔۔ ندی بن چکی تھی اور کل سے اسنے۔۔۔ بند نہیں کی مگر کھلی کب تھی یہ۔۔ شاید اسنے کھولی تھی ۔۔۔۔ پارس نے باہر جھانک کر دیکھا۔۔۔

تو واقعی چھت پر پانی بھرا ہوا تھا۔۔ جس سے سامنے والا گھر ڈسٹرب ہو سکتا تھا اور یہ لڑکا ضرور کودا ہو گا۔۔ تبھی وہ چھت پر تھا۔۔ اب گھور کر آپ نے چھت کا پانی ختم کر دینا ہے کیا" وہ اسپر طنز کرنے لگا۔۔۔

کافی بد تمیز ہو تم" پارس نے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔

طبعیت نڈھال تھی۔۔۔اسے خوراک کی ضرورت تھی۔۔۔ جبکہ وہ لڑکا۔۔۔ پارس کے پھٹے ہوئے کپڑوں کو حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔

پارس کچھ جھجھک سی گئی۔۔۔

شکریہ اب جا سکتے ہو۔۔"اسنے ہمت کر کے کہا اور دروازہ بند کرنے لگی۔۔۔

آپ یہاں قید ہیں"لڑکے نے اچانک ہی سوال کیا پارس کی نگاہ اسپر جم گئی۔۔

ن۔۔ نہیں"وہ بولی۔۔۔۔

میں نے آپکی مدد کی ہے۔۔۔اور حیرانگی کی بات ہے کہ آپ سوئی ہوئی تھیں کہ چھت کو ٹیوب ویل بنا دیا۔۔

آپکے موم ڈیڈ کہاں ہیں کس کے ساتھ رہتی ہیں آپ"وہ کہتا کہتا اندر داخل ہوا۔۔اور۔۔۔ جن سیڑھیوں پر پارس کھڑی تھی ان سے پارس کو پیچھے دھکیل کر خود اندر آ گیا۔۔۔

آئی تھینک آپ نیو شیفٹ ہوئے ہو۔۔ میں کل ہی آیا ہوں ہوسٹل سے۔۔ تو مجھے پتہ نہیں۔۔ آئی مین رات میں۔۔۔"وہ لڑکا کافی بتونی تھا تبھی بولے جا رہا تھا۔۔

تم میری بن اجازت کے میرے گھر میں داخل ہو کر فضول بولے جا رہے ہو"پارس کو غصہ آیا ۔۔۔

یہ کیا۔۔۔ سارا گھر خالی ہے۔۔۔ آپکے پاس۔۔ کھانے پینے کا سامان نہیں"وہ حیرانگی سے ۔۔اوپن کچن میں کھڑا پوچھ رہا تھا۔۔

پارس نے اسکیطرف دیکھا۔۔

وہ میرے ہزبینڈ لے کر آئیں گے" پارس نے اسے جتایا کہ وہ اکیلی نہیں ہے۔۔

اوہ میریڈ ہیں" وہ لڑکا مایوسی سے اسکی جانب دیکھ کر بولا۔۔ جبکہ پارس کو اتنے عرصے میں پہلی بار ہنسی آئی تھی۔۔۔ وہ مسکرادی۔۔ نڈھال سی مسکراہٹ۔۔۔۔

ہاں" اسنے کہا۔۔

کیسا شوہر ہے آپکا آپکو یہاں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا کیا ضرورت تھی شادی کی۔۔ اور مجھے لگتا ہے آپکے پاس کپڑے بھی نہیں ہیں" وہ اپنی مرضی سے کمرے تلاش رہا تھا۔۔

تم کتنے بد تہذیب ہو۔" پارس کو بلکل اچھا نہیں لگا۔۔۔

آپکے کپڑے پھٹتے ہوئے ہیں بس اسی لیے پوچھا" اس لڑکے نے اپنے منہ پھٹ ہونے کا ثبوت دیا ۔۔

پارس شرمندہ سی ہو گئ۔۔۔

تم جاؤ۔۔۔ اور شکریہ تم نے میری مدد کی" پارس نے اسے نکالنا چاہا۔۔۔

ابھی کہاں کی ہے" وہ حیران ہوا۔۔۔

ابھی کرتا ہوں۔۔۔۔" وہ ایکدم اچھلا اور۔۔ سیڑھیوں کیطرف دوڑا۔۔۔

دیکھیں دروازہ بند مت کیجیے گا" وہ زور سے کہتا وہاں سے بھاگا۔۔۔

جبکہ پارس حیرانگی سے اسکو دیکھ رہی تھی۔۔ اچانک اسکی مدد کے لیے ایک انجان کو اسکے رب نے بھیج دیا تھا۔۔۔

پارس کی آنکھیں بھیگ سی گئیں جس کو اسنے سہارا سمجھا وہ تو۔۔آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا تھا۔۔

کاش وہ یہ تو سوچتا کہ اسکے پاس کچھ بھی نہیں۔۔ جبکہ وہ تو اسکے بارے میں سب جانتا تھا۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں زیان کو سوچ رہی تھی نہ چاہتے ہوئے۔۔اور اچانک وہی لڑکا دوبارہ بر آمد ہوا

۔۔۔

اسکے ہاتھ میں پیزہ بوکس تھا کولڈ رینکس تھیں۔۔اور شرٹ پینٹ بھی تھی۔۔۔

ہمارے گھر میں کوئی لڑکی نہیں محترمہ۔۔۔ موم بھی نہیں ہیں بس۔۔۔ باباہیں وہ زیادہ تر

بیزنیس ٹور پر ہوتے ہیں میں کبھی کبھی چھٹیوں میں یہاں آجاتا۔۔ہوں ورنہ تو چھٹیوں میں گرینی

کے پاس چلا جاتا ہوں۔۔۔۔

اسی لیے آپکے لیے اپنے کپڑے لے آیا۔۔بٹ اٹس اوکے مجھے لگتا نہیں یہ آپکو آئیں گے نہیں

"وہ پارس پر اپنے کپڑے اچھال کر بولا۔۔پارس نے اسکو تشکر بھری نظروں سے دیکھا وہ بلکل

انکار کی پوزیشن میں نہیں تھی۔۔وہ انکار کر کے کسی قسم کا بھرم بناتی مشکل سے اسکو مدد میسر آئی

تھی تو وہ۔۔اسکو جھٹلا نہیں سکتی تھی۔۔ تبھی اسنے وہ کپڑے لے لیے۔۔

بلیو شرٹ تھی جو کافی بڑے سائز کی تھی اور جینز تھی اسنے بنا کچھ کہے۔۔۔واشروم میں جا کر ان

۔۔کپڑوں کو۔۔۔اپنے وجود سے الگ کیا۔۔تا کہ وہ لوگوں کی مشکوک نظروں سے خود کو بچا سکے

۔۔خود کے وجود کو بچا سکے۔۔۔

وہ پہن کر باہر آئی۔۔تو وہ زمین میں بیٹھا تھا۔۔

پورے گھر میں ایک صوفہ بھی نہیں" وہ پارس کو ستائشی نظروں سے دیکھتا ساتھ افسوس سے بولا ۔۔۔۔

ہم یہاں ابھی شفٹ ہوئے ہیں۔۔" وہ بولی اور بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کر لیا۔۔

یہ ویسے کھلے اچھے لگ رہے تھے۔۔" پارس اسکے سامنے بیٹھ گئ تھی لاپرواہی سے بالوں کو۔۔

یوں ہی چھوڑ دیا۔۔ جیسے اسنے کہا۔۔ بھوک پیزے کی خوشبو سے نا قابل برداشت ہو رہی تھی اس لڑکے نے۔۔ اسکے آگے سلائس اور بوتل کا کین کیا۔۔ جسے پارس نے تھام لیا۔۔

ایک بات کہوں۔۔" وہ لڑکا ہنسی دباتا بولا۔۔

فلرٹ مت کرو مجھ سے بڑی ہوں تم سے" پارس نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔ شاید وہ ایک ہی سوسائٹی کے تھے تبھی دونوں کو ہی معیوب نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

نہیں نہیں "اور لڑکا قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔ پارس کا سارا فوکس کھانے پر تھا۔۔

آپ پہلی لڑکی ہیں جس نے میری بات مانی ہے" وہ خود ہی ہنستا بولا۔۔ تو پارس مسکرا دی۔۔

کیوں لڑکیاں تمھاری بات نہیں مانتی" وہ بولی۔۔

ایسے ہی نہیں مانتی۔۔۔ بہت گرل فرینڈز ہیں بھائی کی۔۔ ڈونٹ وری۔۔ مگر آپ بہت خوبصورت ہیں میری طرح" وہ دانت نکال کر بولا جبکہ۔۔ پارس ہنس دی۔۔۔

کیا نام ہے تمھارا" پارس نے اس سے پوچھا۔۔۔

لو چیل کرو۔۔۔اب تک ایک دوسرے کا نام تک نہیں پوچھا ہم نے" وہ لڑکا اپنی عقل پر ماتم کرتا بولا۔۔۔

ہائے مائے نیم از سعد آئی ایم ہینڈ سم بوائے۔۔" وہ آنکھ مار کر بولتا اپنا تعارف کرا گیا۔۔۔ جبکہ پارس۔۔۔نے بھی پیزا ایکطرف رکھ کر اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔

مائے نیم از پارس رندھاوا۔ نیکسٹ ان سی آئی او۔۔" اسنے اپنا تعارف کرایا۔ جبکہ۔۔۔ سعد کی آنکھیں کھل گئیں۔۔۔

رئیل" اسنے اسکا ہاتھ چھوڑتے ہوئے حیرانگی سے پوچھا۔۔

افکورس" پارس پھر سے پیزا کھانے لگی۔۔

لگتا تو نہیں" وہ بضد ہوا۔۔۔

پارس چپ ہو گئ۔۔۔

اچھا چھوڑیں۔۔۔آپکے شوہر کیا کرتے ہیں" اسنے پھر سے سوال کیا۔۔۔

ایس ایچ او ہیں ء" پارس نے زیان کو سوچتے ہوئے بتایا۔۔

واہ یار دونوں میاں بیوی کمال کے ہوں اور۔۔ گھر میں ایک چیز بھی نہیں پہنے کے لئے کپڑے بھی نہیں اور کھانے کے لیے کھانا بھی نہیں" وہ ہنسا۔۔۔

پارس نے اسکو گھورا۔۔۔۔

میں نے تمھیں بتایا ہے ہم یہاں ابھی شفٹ ہوئے ہیں" وہ اسکو دیکھتی بولی۔۔

ہم یہ آپ"

تم بہت تیز اور ڈھیٹ ہو" پارس نے کمپلیمنٹ دیا۔۔

واو۔۔۔آپ میری زندگی کی۔۔ہزارویں لڑکیں ہیں جو آج یہ بات کہہ رہی ہیں۔۔مجھے بہت فخر محسوس ہو رہا ہے خود پر آج" وہ خود کو ہی داد دیتا بولا۔۔پارس ہنسنے لگی۔۔۔

اور پیٹ جب بھر گیا تو۔۔۔وہ سعد کیطرف دیکھنے لگی۔۔۔

جانتے ہو۔۔۔مجھے بہت بھوک تھی۔۔۔"اسنے مسکرا کر بتایا۔۔

شکل سے ہی لگ رہا تھا" سعد نے شانے اچکاے۔۔۔۔

تھینکیو۔۔۔میں پہلے ڈر گئ تھی کہ پتہ نہیں کون ہوگا۔۔۔" پارس نے اسکا شکریہ ادا کیا۔۔

اوہ نو پرو بلم ایکچلی میں بور ہو رہا تھا پھر بابا میرے گارڈین ہیں ان سے چھپ کر۔۔وی آئ پی مووی لے آیا۔۔۔پھر دیکھنے بیٹھا۔۔۔۔

تو آپکی چھت کا پانی۔۔۔میرے پیزے اور مووی کی بیچ آگیا۔۔۔تو میں کود گیا آپکی چھت پر "سعد بولا۔۔۔

اور جیسے اسے یاد آیا۔۔کہ اسکی بہت خاص مووی ابھی باقی ہے وہ ایکدم اٹھا۔۔

اب میں چلتا ہوں" وہ جلدی سے بھاگا سیڑھیوں کیطرف پارس دور سے اسکو مسکرا کر دیکھنے لگی سیڑھیوں کے قریب جا کر وہ رک گیا۔۔۔

آپ دیکھیں گی وہ مووی ویسے آپ کے دیکھنے کی نہیں ہے۔۔۔" وہ خود ہی پر سوچ ہوا۔۔

تمھاری عمر ہے ایسی چیزیں دیکھنے کی" پارس نے اسکو زرا احساس دلایا۔۔

لو اب عمر کہاں سے بیچ میں آگئ۔۔۔جوانی ہے۔۔۔میڈیم۔۔۔" وہ آنکھ مار کر بولا۔۔۔

پارس پھر سے ہنس دی۔۔

نہیں تھینکس تم جاؤ۔۔اور ان سب چیزوں کے لیے شکریہ" وہ بولی تو وہ

۔۔۔باہر بھاگ گیا۔۔۔

پارس اپنے رب کی مہربانی پر جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔۔اب اسکا حولیہ۔۔کافی اچھا لگ رہا تھا اسنے آئینے میں خود کو دیکھا۔۔

جیسے وہ تازہ دم سی وہ گئ تھی۔۔۔

اپنی کمپنی کا خیال آیا۔۔۔۔

وہ صفی کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔۔

کیسا انسان تھا وہ۔۔۔جب وہ اسکی کمپنی میں آیا تھا۔۔۔۔صرف ایک ایمپلوئے کی حیثیت سے ۔۔۔اور رفتہ رفتہ پارس اسپر اتنا یقین کرنے لگی۔۔کہ اسنے۔۔پارس کو ہی گھیرے اندھیرے میں دھکیل دیا۔۔۔

اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔

ہاں وہ بے حد بیوقوف تھی۔۔۔۔۔بے حد اسے پہچان نہیں تھی لوگوں کی۔۔۔۔

وہ صرف بیزنیس سمبھال سکتی تھی وہ اپنی زندگی نہیں سمبھال سکتی تھی۔۔۔

اسنے کبھی سیکھا ہی نہیں تھا اپنی زندگی کو کیسے سمبھالنا ہے۔۔۔

ماں کو بچوں کیطرح سمبھالا اتنی سی عمر میں۔۔۔۔وہ اچھے برے میں فرق نہیں جان پائی اور آج خود ہی تباہ ہو گئ" اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔

بس ایک میٹرکس موجود تھا یہاں۔۔وہ اسپر جا بیٹھی۔۔۔اور انھیں سوچوں میں اسے دوبارہ نیند آ گئی۔۔۔

----------------------------

ازمیر کیوں اتناچپ چپ رہتے ہو۔۔۔"زیان نے اسکی جانب دیکھا۔۔

حور چاہیے مجھے "وہ بولا۔۔سپاٹ آنکھیں تھیں۔۔۔

وہ پارس حور میں ملتی ہے۔۔۔۔آپ مجھے پارس لادیں بھائی میں اسے ماروں گا نہیں اب۔۔۔پلیز ۔۔۔بھائی۔۔۔"وہ بچوں کیطرح ضد کرتا بولا جبکہ۔۔۔زیان کے دماغ کو ایکدم جھٹکا لگا تھا۔۔۔ پارس پر ملکیت کا احساس سا جاگ اٹھا۔۔

بھائ مجھے پارس دیں مجھے چاہیے وہ وہ میری حور ہے۔۔میری حور اس میں ہے۔۔میں اسے مارو گا نہیں۔۔میں سچ اسے پیار۔۔

شیٹ آپ"زیان اچانک دھاڑا تھا۔۔ازمیر نے اسکو حیرانگی سے دیکھا۔۔

کیا بولے جارہے ہو تم دماغ توازن جگہ پر ہے تمھارا"وہ بھڑکا۔۔۔

بیٹا۔۔اگر میرا بچہ اس لڑکی کی وجہ سے ٹھیک ہوتا ہے۔۔تو۔۔۔تم"

ماں وہ لڑکی"وہ رک گیا۔۔۔باقی بات منہ میں دبالی۔۔

ہوش سے کام لو وہ لڑکی تمہاری

جاری حور نہیں ہے۔۔اور میں۔۔۔نے تمھیں کل بھی کہا تھا کہ ڈاکٹر پر جانا ہے تم نے

اپوائنٹمنٹ بھی لے لی تھی میں نے تمھیں خود نہیں احساس ہو رہا"

مجھے صرف حور چاہیے "ازمیر بھی چلایا۔۔۔

کہاں سے لاؤں میں حور

تمہاری پاگل کر کے رکھ دیا ہے "وہ پھر سے غرایا۔۔اسکے منہ سے پارس کا نام بلکل اچھا نہیں لگا

تھا زیان کو تبھی وہ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔۔۔

امی بھائی سے کہیں مجھے پارس لادے۔۔وہ میری حور ہے امی میں سچ

کہہ رہا ہوں "ازمیر بچوں کیطرح رونے لگا جبکہ ماں نے اسے سینے میں جکڑ لیا۔۔زیان اسکے پاس

سے اٹھ گیا۔۔۔

اسکا دماغ چکرا گیا تھا۔۔وہ گھر سے باہر نکلا۔۔تو سکندر کے گھر کے دروازے پر نگاہ گئی۔۔

دو شکوہ کن نظریں بھی جیسے اسی پر اٹھیں تھیں۔۔۔

اور پھر ایکدم دروازہ بند ہو گیا۔۔

زیان۔۔کو مشل کو دیکھ کر۔۔۔پارس کا خیال آیا۔۔

شیٹ "اسنے۔۔ ہتھیلی پر مکہ مارا۔۔

دوسرے دن کی رات تھی۔۔اس لڑکی کے پاس تو کچھ نہیں تھا نہ پہنے کو

کپڑے اور نہ کھانے کو کچھ۔۔۔اس سے پہلے وہ جیپ کیطرف بڑھتا۔۔اندر سے ماں کی چیخوں کی

آواز سن کر۔۔۔

وہ اندر بھاگا تھا۔۔اندر راز میر بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔جبکہ ماں کی چیخوں پکار پورے گھر میں گونجنے لگی۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آج اسنے گھر سے باہر نکلنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

وہ گھر سے باہر نکلتی کہ دروازہ بجا۔۔۔۔

اسکے دل نے ایکدم کہا تھا کہ زیان آیا ہے۔۔وہ جلدی سے دروازے کیطرف بڑھی اور اندر سے جو اسنے اتنے لوک لگائے ہوئے تھے وہ کھول کر دروازہ کھولا تو۔۔۔

زیان کھڑا تھا۔۔وائٹ اینڈ بلیو ٹی شرٹ اور پینٹ میں۔۔۔وہ بلیک گاگلز لگائے ہاتھوں میں بہت سارا سامان پکڑے دروازے میں کھڑا تھا۔۔

وہ اونچا لمبا شخص بے حد ہینڈسم تھا۔۔مگر وہ سنجیدہ تھا۔۔

پارس اسکو دیکھ کر ایکطرف ہو گئ جبکہ مقابل کی حیران آنکھیں تھی۔۔۔پارس کو دیکھ کر۔۔وہ کافی فریش اور اچھے لباس میں تھی۔۔۔

زیان کی زبان پر یہ سوال مچل رہا تھا کہ یہ لباس کہاں سے آیا۔۔۔

مگر وہ خاموشی سے اندر آگیا۔۔پارس نے جھجھکتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔۔

سوری میں تمھارے پاس ضرورت کا سامان نہیں پہنچا سکا۔۔۔

بٹ ایسا لگتا ہے تمھیں ضرورت بھی نہیں تھی" اسنے پارس کے حولیے پر چوٹ کی۔۔۔

پارس ایکطرف کھڑی رہی جبکہ زیان نے سامان کچن شیلف پر رکھا۔۔

پارس کا جواب سنے بناوہ ارد گرد دیکھتا ہے۔۔۔اپنی عقل پر ماتم کر سکتا تھا۔۔۔

میں یہاں فرنیچر رات تک سیٹ کرادیتا ہوں مگر تمھارے جتنا امیر نہیں ہوں تو لگژری کچھ نہیں ہوگا۔۔پہلے ہی۔۔سب کچھ یہ گھر خریدنے میں لگادیا ہے۔۔۔بلاوجہ "وہ زرا بھڑک سا گیا۔۔

پارس پھر بھی کچھ نہیں بولی۔۔جائز پر تھاوہ۔۔۔

یہ

کپڑے کہاں سے آئے "اسنے سوال کر ہی لیا۔۔

پارس جواب دیتی کے ڈور بیل رینگ ہوئی۔۔۔

زیان کے ماتھے پر کئ بل نمودار ہوئے۔۔

یہاں کون آسکتا تھا۔۔"وہ تیز تیز قدم بھرتا پارس سے پہلے ہی دروازے تک پہنچا۔۔اور دروازہ کھول دیا۔۔۔آنکھوں پر اب بھی گاگلز تھے۔۔۔اور چہرہ تنا ہوا تھا۔۔۔

پارس نے بے چینی سے ناخن کترنے شروع کر دیے اس لمبے چوڑے شخص کے پیچھے وہ چھپی ہوئی سی کھڑی تھی۔۔

جبکہ۔۔۔سعد اسے غور سے دیکھ رہا تھا اور زیان اسے۔۔سخت نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔

ہائے پارس "زیان کے پیچھے سے دیکھتی پارس کو سعد نے ہیلو کہا۔۔

تو پارس نے بھی ہاتھ ہائے کے ذنداز میں اٹھایا مگر زیان کی گھورتی نظروں سے گھبرا کر گیرہ لیا۔۔

یہ ریسلر تمھارا شوہر ہے ضرور رائٹ" وہ پارس کو زیان کے بازو کے پیچھے سے جھک کر دیکھتا بولا

----

پارس نے معصومیت کے ریکارڈ توڑے تھے۔۔۔اسنے سر ہلایا۔۔زیان نے پھر سے اسے غراتی نظروں سے گھورا۔۔۔

کون ہو تم "زیان غصے سے دھیمے لہجے میں بولا۔۔

برو میں سعد ہوں زرا یہ اپنا پہاڑی وجود ایک طرف کرو گے "وہ سانس روکتا دروازے سے اندر جانے کی کوشش کرنے لگا جبکہ پارس پیچھے سے۔۔سعد کو دیکھ رہی تھی کہ اب کیا ہو گا۔۔۔

زیان نے سعد کو ایک بازو سے دور کیا۔۔۔

جسٹ گیٹ اوٹ اسنے اسے باہر دھکیلا۔۔۔

اووو ہیرو۔۔۔پارس میری دوست ہے۔۔سمجھے "سعد نے اکڑ کر کہا۔۔۔

اور میری بیوی "زیان نے چیڑ کر کہا اور دروازہ جھٹکے سے سعد کے منہ پر بند کر دیا۔۔۔

ہا احسان فراموش۔۔لڑلی کیسے چونچ دبائے کھڑی تھی شوہر کے سامنے دیکھ لوں گا تمھیں تو "سعد بڑبڑاتا ہوا۔۔۔وہاں سے چلا گیا جبکہ زیان۔۔ایڑیوں کے بل گھومتا۔۔پارس کو گھورنے لگا

--

وہ۔۔میں آپکو سب بتا دیتی ہوں۔۔مجھے نہیں پتہ پانی والی موٹر سے پانی گر کر چھت بھر۔۔۔۔ اسکے لفظ۔۔۔اٹکنے لگے تھے کیونکہ زیان کا ہر بھڑتا قدم اسکی جانب اسے گھبراہٹ کا شکار کر رہا تھا۔۔۔

پانی چھت پر بھر گیا۔۔تو سعد۔۔۔نے چھت پر۔۔۔پانی۔میرا مطلب۔۔وہ دروازہ بجایا اسنے تو میں۔۔کھول دیا۔۔"پارس دیوار سے جا لگی جبکہ زیان۔۔۔اسکو جھک کر دیکھ رہا تھا۔۔آنکھوں پر سے گاگلز اتار کر اسکے بالوں میں اٹکا دیے وہ اب سہولت اور آسانی سے اسے دیکھ رہا تھا قریب سے اسکا چہرہ اور بھی دلکش تھا۔۔۔

آگے "زیان نے اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کا طواف کرتے پوچھا۔۔

پارس سانس روکے جیسے دیوار میں گھس جانا چاہتی تھی۔۔

تو میں۔۔میں مجھے اسنے دیکھا۔۔

ان پھٹے ہوئے کپڑوں میں "زیان نے اسکی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھا۔۔۔اور چہرہ اونچا کیا۔۔۔

جی۔۔جی تبھی اسنے م۔۔مجھے یہ کپڑے دیے۔۔۔دیے "وہ بولی۔۔لفظ لہجہ کانپ رہا تھا۔۔۔

زیان کی نظریں ناقابل برداشت تھیں۔۔اسنے سانس بھر کر پارس کے چہرے پر چھوڑا۔۔۔۔

اس خاموشی میں اس گھیرے سانس کی آواز ہی۔۔۔پارس۔۔۔کے لیے جان لیوا سی تھی۔۔۔

پھر۔۔۔"زیان نے زرا اور قریب ہوتے پوچھا۔۔۔

پارس کو سانس لینے میں تنگی محسوس ہونے لگی۔۔۔

تو مجھے بھوک۔۔بھوک لگی تھی وہ کچھ کھانے کو لے آیا۔۔تو میں نے انکار نہیں کیا۔۔۔"پارس نے جواب دیا اور خاموش ہو گئی وہ اسکی سانسوں پر کھڑا تھا جیسے۔۔

میرا انتظار نہیں ہو رہا تھا "زیان نے پوچھا اور دوسرا ہاتھ بھی دیوار پر رکھ کر اسکی جانب۔۔اور جھک گیا۔۔۔

پارس کی پلکیں جھک گئیں۔۔۔

آپ تین دن بعد آئے ہیں" وہ شکوہ کر گئ۔۔اس وقت شاید وہ دونوں بھول گئے تھے یہ بات کہ یہ ایک کنڑ کٹ میر تیج ہے۔۔جو انھوں نے کی تھی پھر وہ ایک دوسرے پر کس لحاظ سے حق جما رہے تھے۔۔۔

مر نہیں جاتی تم "زیان نے اسکے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھا۔۔

ز۔۔زیان۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔" پارس گھبرا اٹھی تھی۔۔۔ٹانگیں کانپ گئ تھی۔۔وجود بھاری ہو گیا تھا۔۔ذہن پر اسکی خوشبو نے عجیب تاثر بکھیر دیا تھا۔۔۔

تمھیں سزا ملے گی "زیان نے اسکے چہرے پر جھکنے کی کوشش ہی کی تھی کہ پارس۔۔اسکے بازو کے نیچے سے نکلتی دور ہو گئ۔۔

زیان نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔وہ یہ کیا کرنے جا رہا تھا۔۔۔۔

اسنے خود پر غصہ ہوتے ہوئے۔۔دیوار پر مکہ مارا۔۔۔

یو مس پارس "خود کو سنبھالتا وہ مڑا۔۔

پارس سرخ چہرے سے اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

آج کے بعد تم مجھے اس لڑکے سے بات کرتی نظر مت دیکھنا اور۔۔

یہ رہا سارا سامان تمہاری

سوسائٹی میں یہ عام بات ہو گی۔۔میرے لیے نہیں ہے نہ ہی میں لیبرل ہوں۔۔۔انڈرسٹینڈ"

مگر سعد سے ملنا تو میری مرضی ہے" پارس نے احتجاج کیا۔۔۔

رئیل بتاؤ تمھیں کس کی مرضی چلے گی" وہ ایکدم اسکیطرف بڑھا۔۔

میں میں بس یہ کہنا چاہتی ہوں یہ یہ کنٹرکٹ میرتج ہے جس میں میں آپکی پابند نہیں ہوں کہ میں کس سے ملتی ہوں یہ نہیں۔۔" پارس اسکی نظروں سے نظریں چراتی بولی۔۔

زیان خاموشی سے اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔

ٹھیک ہے" ضبط سے اسکو کہہ کر

۔۔وہ فون نکال کر کاشف کو کال کرنے لگا جبکہ پارس۔۔اسکی پشت دیکھتے ہوئے سامان نکلنے لگی

۔۔۔

بہت ساری چیزیں تھیں۔۔

کنجوس آدمی نے اتنا خرچہ کرلیا" پارس اپنے کپڑے دیکھتی منہ میں بڑبڑای زیان کافی فاصلے پر تھا تبھی پارس۔۔۔کی بڑبڑاہٹ نہیں سن سکا۔۔۔

اپنے کپڑوں کے اندر۔۔۔مختلف اور بھی ضرورت کا سامان دیکھ کر اسکا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔

اسنے جلدی سے وہ سب کچھ چھپادیا۔۔۔

کچھ دیر تک یہاں سب سیٹ ہو جائے گا" پیچھے سے زیان کی آواز پر وہ مڑ بھی نہ سکی۔۔۔

جبکہ زیان کچھ بول کر باہر نکل گیا تھا۔۔۔

وہ فرنیچر سیٹ کرا کر وہاں سے اسی وقت چلا گیا تھا۔۔ جبکہ۔۔۔ جانے سے پہلے اسنے ایک تنبیہہ نظر پارس کی جانب اٹھائی تھی مگر اپنی بات پارس کو بھی یاد تھی۔۔ کہ یہ صرف کنٹرکٹ میرج ہے جس میں وہ اسپر یہ اختیارات نہیں رکھتا کہ وہ اسے روکے کے وہ کس سے ملے گی کس سے نہیں۔۔۔

پارس کو اب یہ گھر گھر لگ رہا تھا وہ ہلکا پھلکا سا مسکرا دی

۔۔

شاید کئی دنوں بعد سکون کی سانس بھری تھی۔۔۔

اسنے کچھ ڈریسز نکالے۔۔۔ تو یہ دیکھ کر اسے مایوسی ہوئی کہ یہ سارے ڈریسز ویسے تھے جیسے وہ نہیں پہنتی تھی۔۔۔

مگر جو آگیا تھا غنیمت تھی۔۔

پارس فریش ہو کر اپنے لیے کھانا بنانے لگی۔۔

کوکینگ اسے پہلے سے ہی آتی تھی اسکی ماں کو وہ کھانا خود بنا کر دیتی تھی اچانک کھانا بناتے ہوئے اسے احساس ہوا کہ وہ اپنی ماں کے بارے میں کچھ نہیں جانتی کہ وہ کہاں ہے اور کہاں نہیں۔۔۔ اسکی آنکھوں میں آنسو سے بھر گئے۔۔۔ اسنے دل میں اپنے رب سے اپنی ماں کے مل جانے کی دعا کی تھی۔۔ کھانا بنا کر۔۔۔ اسنے ٹو سیٹر ٹیبل پر رکھا۔۔۔ اور کچن میں آگئی اُسنے پاستہ بنایا تھا اور اسے یقین تھا وہ پاستہ بہت مزے دار بناتی ہے۔۔۔ مگر اسے کچن سیٹ کرنا نہیں آتا تھا۔۔ تبھی اسنے وہ سامان استعمال کر کے کبنٹ پر یوں ہی چھوڑ دیا۔۔۔۔

اور ٹیبل سیٹ کر کے وہ کھانا کھانے لگی۔۔ کیونکہ اسے بھوک بہت تھی۔۔۔

ابھی اسنے فوک سے پہلی بائٹ ہی لی تھی کہ دروازہ بجنے لگا۔۔اس نے ایک نظر دروازے کی جانب دیکھا۔۔

اسے یقین تھا کہ دروازے پر کون ہو گا۔۔اسنے مسکرا کر دروازہ کھول دیا۔۔۔

سعد کھڑا تھا۔۔۔۔پارس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئ۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا تم آؤ گے۔" پارس نے نارملی مسکرا کر کہا۔۔۔

اب مجھے اندازا ہو گیا ہے تم احسان فراموش ہو ہٹو سائیڈ پر ہوا اچھی خوشبو آرہی ہے اندر سے "اسنے پارس کو دور دھکیلا اور خود ہی اندر گھس گیا۔

۔اوہ پاستہ۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ ٹیبل پر بیٹھ گیا اور کھانے لگا۔۔پارس اسکے سامنے بیٹھ گی اُور خود بھی اسکے ساتھ کھانے لگی۔۔

مزے دار ہے یار "اسنے پارس کی تعریف کی جس پر وہ معمولی سا مسکرا دی۔۔۔۔

ویسے تم اپنے شوہر کے سامنے کیسے میسنی بنی ہوتی ہے اور کیسا۔۔۔رسلر قسم کا شوہر ہے اور تم کیسی نازک سی ہو کوئی ہلکا بندہ نہیں ملا تھا تمھیں "سعد کھاتے ہوئے مسلسل بول رہا تھا۔۔۔

میں تو تمھیں دیکھ رہی ہوں کہ تم اتنی بے عزتی کے بعد بھی یہاں آگئے ہو" پارس ہنسی۔۔تو اسنے۔۔۔کانٹا چھوڑ دیا۔۔۔

پارس کے لبوں پر اب بھی مسکان تھی۔۔

بھولو مت مر رہی تھی تم میں نے بچایا ہے تمھیں۔۔۔"وہ ایکدم ہاتھ چلا کر بولا۔۔

پارس نے شانے اچکا دیے۔۔۔

مگر تم زیان سے ڈر گئے" اسنے مسکراہٹ دبائے جبکہ سعد نے سر جھٹکا۔۔

ایسے دیو ہیکل انسان سے ڈراہی جائے گا۔۔۔ نہیں تو۔۔۔اور کیا۔۔میں میدان میں کودتا

۔۔۔"اسنے ڈھٹائی سے پاستے کا باؤل اپنی جانب کھینچا اور کھانے لگا۔۔

پارس کا چونکہ پیٹ بھر گیا تھا تبھی اسنے کانٹا رکھ دیا اور اسے دیکھنے لگی۔۔

وہ ایک اچھا لڑکا تھا۔۔اسکی آنکھوں میں پارس کے لیے صرف دوستانہ انداز تھا۔۔ تبھی پارس نے اسکو آنے سے روکا نہیں۔۔نہ جانے وہ کیوں غصہ ہو تھا اسکو دیکھ کر۔۔

خیر یہ مسلہ اسکا نہیں تھا۔۔

پارس نے اسکا سیل فون دیکھا۔۔۔

اور اسے یاد آیا کہ اسکا اپنا سیل فون پولیس ہر اس میں تھا۔۔۔

کیا میں

تمہارا سیل فون یوز کر سکتی ہوں" پارس نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں کر لو اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے۔۔۔"اسکے کھلے دل پر وہ تشکر بھری نظر اسپر ڈال کر سیل فون اٹھا گئی۔۔۔

بیلنس تو ویسے بھی نہیں ہے اس میں" وہ کھانے میں مصروف بولا۔۔

پارس کا ہاتھ رک گیا۔۔

اسنے آنکھیں اٹھا کر اسکیطرف دیکھا۔۔اور پارس نے موبائل پٹخ دیا۔۔۔

تور کھا کیوں ہوا ہے موبائل"

وہ بولی۔۔۔

میڈیم۔۔۔ڈیڈ اکلوتا بیٹا ہونے کے باوجود بھی مجھ پر۔۔۔پیسہ پانی کیطرح نہیں بھاتے میری پوکٹ ممکنہ ختم ہو گئ ہے۔۔اس لیے بیلنس نہیں ہے"

اسنے بھی خالی باؤل ایکطرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے نیوز دیکھنی تھی۔۔۔۔اور اپنے ڈیڈ کو کال کرنی تھی" پارس نے اسے بتایا آنکھوں میں اداسی تھی۔۔

تمھارے پاس موبائل بھی نہیں" سعد نے حیرانگی سے کہا۔۔تو پارس اصل بات چھپاتی سر نفی میں ہلا گئ۔۔۔

سعد نے افسوس سے ایسے سر ہلایا۔۔کہ پارس ہنس دی۔۔۔۔

کہاں کی تم سی آئ او غریبنی "اسنے طنز کیا۔۔۔جبکہ پارس نے آنکھیں گھمالی۔۔۔

بہت اوور ہو تم۔۔۔"اسنے کمپلیمنٹ دیا۔۔۔

جس کو کندہ پیشانی سے سعد نے قبول کیا۔۔۔۔

پارس اسکی حرکتوں پر ہنس دی۔۔۔اور پھر کافی دیر وہ یوں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔۔۔کہ انھیں وقت کا احساس نہیں ہوا۔۔۔اور جیسے ہی دونوں کو نیند محسوس ہوئی۔۔تو سعد سیڑھیوں کے راستے چھت پھلانگ کر اپنے گھر چلا گیا۔۔۔جبکہ پارس بھی فریش سی۔۔۔بستر پر لیٹ گئ۔۔

لیٹنے سے پہلے اسے اپنی زندگی میں گزرا ہر لمحہ یاد آیا تھا۔۔۔۔

اور اسنے دل سے دعا کی تھی کہ صبح زیان اسکے پاس آجائے۔۔۔اسکے بارے میں سوچتے ہوئے اسکا دل دھڑکنے لگا تھا۔۔ جس کی دھڑکنوں نے اسے مسرور کیا تھا

---------------------

ازمیر کی ضد میں ہر گزرتے وقت کے ساتھ اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

اسے بخار ہو چکا تھا جبکہ زبان پر حور حور کا ذکر تھا یہ پھر پارس پارس کا۔۔۔زیان کو اسکے منہ سے پارس کا ذکر بلکل پسند نہیں آرہا تھا۔۔۔

اسنے ازمیر کے ڈاکٹر سے بھی بات کی جس نے۔۔۔اسکو اڈمیٹ کرنے کا کہا تھا۔۔ مگر ازمیر اڈمیٹ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

زیان کو صبح اٹھتے ہی یہ سب صورتحال دیکھ کر جیسے تھکاوٹ کا احساس ہونے لگا تھا۔۔۔۔

اللہ اللہ کر کے چھٹی آئ تھی۔۔وہ گھر سے نکلا۔۔۔اور ماں کے لیے اپنے لیے ازمیر کے لیے صبح کا ناشتہ لینے چلا گیا۔۔۔۔

طبعیت ماں کی بھی ٹھیک نہیں تھی۔۔ تبھی اسنے انھیں زحمت دینے کے بجائے خود لانے کا سوچا ناشتہ خریدتے ہوئے اسے پارس کا بھی خیال آیا تبھی اسنے۔۔خود سے پارس کے لیے بھی ناشتہ بندھوالیا۔۔۔

اور ناشتہ اپنی جیپ میں رکھ کر وہ اندر آگیا۔۔۔۔

ماں کو ناشتہ دے کر از میر کو خود سے کھلایا تھا۔۔۔جبکہ اسنے کافی ضد سے ناشتہ کیا تھا۔۔اور اسکے بعد وہ خود ہی سو گیا تھا شاید۔۔دوائیوں کا اثر تھا۔۔۔

بیٹا مشل کے بارے میں کیا سوچا ہے تم نے کل میں انکے گھر گئ تھی نہ جانے تہمینہ مجھے اکھڑی اکھڑی کیوں لگی۔۔۔مجھے لگتا ہے وہ بیٹی کے لیے فکر مند ہے اور ہو گی ہی۔۔آخر کو۔۔۔بیٹی ہے اسکی" ماں نے کہا۔۔۔تو اسنے ماں کی جانب دیکھا۔۔۔

سکندر کے بتانے کی وجہ سے انکار و یہ ضرور بدل گیا ہو گا۔۔۔۔

ماں میں۔۔۔ابھی شادی افوڈ نہیں کر سکتا۔۔۔مجھ پر بہت خرچے ہیں کہنے کو۔۔لاکھ کما لیتا ہوں مگر۔۔وہ لاکھ۔۔میرے ہاتھ سے ایسے جاتے ہیں جیسے۔۔ریت۔۔اور اس میں میں کسی اور کی زمہ داری نہیں اٹھا سکتا" بولتے ہوئے اسے شرمندگی ہوئی تھی کل جو بھی اسنے پارس کے لیے کیا تھا۔۔۔اس میں دلی آمادگی بھی شامل تھی تب اسے خرچوں کا یہ اپنی سیلری کا خیال نہیں آیا یہ جو جمع پونجی اسکے پاس تھی اس سے وہ گھر لے چکا تھا یہ خیال اسے تب نہیں آیا تھا۔۔۔

نہ جانے کیوں اسکے دل نے یہ دلیلیں دیں تھیں اور وہ نظریں چرا گیا۔۔۔

بیٹا مگر ایسے اس پر تو اسے ساری عمر نہیں بیٹھایا جا سکتا۔۔۔۔

انھوں نے کہا۔۔تو اسنے سر نفی میں ہلایا۔۔

ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔چلتا ہوں" وہ ناشتہ کیے بنا ہی اٹھ گیا۔۔۔

جبکہ ماں کی پکار پر رکا۔۔۔آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا۔۔بلیو فلم شرٹ اور جینز میں وہ کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا جبکہ۔۔۔اسنے اپنے بالوں کو درست کیا پھر سے ماں نے اسکو توجہ سے دیکھا تھا

۔۔الگ ہی طرح سے نکھرا نکھرا الگ رہا تھا انھوں نے مسکرا کر اسے نظر بد سے بچے رہنے کی دعا دی۔۔

آج تو اتوار ہے آج بھی جا رہے ہو تم "انکی بات پر وہ ایک منٹ کے لیے رک گیا۔۔۔

ماں کیطرف دیکھا۔۔

ایک دوست کیطرف جانا ہے "اسنے کہا۔۔اور

جلدی سے وہاں سے چلا گیا کہیں کہی وہ کچھ پوچھ لیں اور سوال ہوں۔۔۔

وہ جیپ میں بیٹھا۔۔۔اور گاڑی۔۔۔اسکے راستے پر ڈال دی۔۔۔

جیسے وہ اسکیطرف جانے پر دلی طور پر بے بسی محسوس کر رہا ہو

سفر جلد ہی تمام ہو گیا۔۔۔اور اسنے فلیٹ کا دروازہ کھولا۔۔تو وہ لوک نہیں تھا جبکہ اندر سے آوازیں بھی آرہیں تھیں

۔

وہ آواز کے تعقب میں گیا۔۔۔تو وہی لڑکا۔۔۔ایل سی ڈی کو دیوار پر لگانے کی کوشش میں تھا جبکہ اسکی بیگم محترمہ بنا دوپٹے کے بالوں کو لاپرواہی سے کمر پر سجائے۔۔۔اسکو دیکھ رہیں تھیں

۔۔

زیان غصہ کریں گے "اسنے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے مدھم آواز میں کہا۔۔

میڈیم شوہر سے ڈرنا نہیں چاہیے اور ویسے بھی مجھے لگتا ہے تم نے کسی مجبوری میں اس دیو سے شادی کرلی ہے۔۔۔"وہ مڑا۔۔۔۔

اور زیان کو کھڑے دیکھ حلق میں ہی لفظ پھنس گئے۔۔۔

اچھا تو پھر تمھارے خیال میں میری بیوی کو کس سے شادی کرنی چاہیے تھی" وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

پارس ایک دم مڑی۔۔۔اور زیان کو دیکھنے لگی۔۔۔

اسنے تھوک نگلا۔۔۔

حالانکہ اسنے کہا تھا سعد اسکا اپنا پرسنل میٹر ہے مگر پھر بھی اسکا انکھوں کی تنبیہہ سے وہ کچھ گھبرا گئ تھی۔۔۔

زیان کا لہجہ سخت تھا۔۔سعد نے پارس کی جانب دیکھا۔۔۔

تمھاری جب تک ٹانگیں نہیں ٹوٹیں گی تب تک تم میرے گھر آنے سے نہیں روکو گے "زیان نے شرٹ کے بازو فولڈ کیے۔۔۔اور غصے سے اسکی جانب بڑھا جبکہ۔۔پارس جلدی سے دونوں کے بیچ آ گئ۔۔سعد کا سانس بحال ہوا۔۔۔ تھا۔۔۔۔ چلو پیزا کھانے کا کچھ تو فائدہ ہوا۔۔۔

اسنے سوچا۔۔

اسنے مجھے گفٹ کی ہے" وہ بولی۔۔۔لہجے میں ہچکچاہٹ تھی۔۔۔

تم یہاں سے نکلو اور یہ کباڑی بھی ساتھ لے کر جاؤ میرے پاس اتنے پیسے ہیں کہ میں یہاں یہ سب لگزریز لگواو سمجھے" وہ غصے سے بولا۔۔۔سعد ایک لفظ نہیں بولا۔۔۔

تم جاؤ۔۔۔" پارس نے سعد کو کہا۔۔۔

سعد نے سر ہلایا اور وہ ایل سی ڈی وہیں چھوڑ کر وہ وہاں سے نکل گیا جبکہ جاتے ہوئے وہ زیان کو دیکھ کر۔۔ مسکرایا تھا۔۔۔

تمھاری بیوی میری دوست ہے مسٹر دیو" اسنے پیچھے سے آواز لگائی۔۔ زیان ایڑیوں کے بل پلٹا ۔۔۔ یقیناً وہ اسکا سر پھاڑنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ زرا سا لڑکا۔۔۔ اسپر کیسے باتیں بنا رہا تھا۔۔ جبکہ اسی عجلت میں پارس نے جلدی سے اسکا ہاتھ تھام لیا جبکہ اسے سعد کی حرکت پر ہنسی آئی تھی۔۔ خیر لڑکے میں ہمت تو تھی

جو وہ نہیں کہہ سکی۔۔۔ وہ اسنے کہہ دیا۔۔۔

زیان اسکے ہاتھ پکڑنے پر اسکی جانب متوجہ ہوا جبکہ پارس کے لبوں پر مسکان تھی۔۔۔

زیان نے ایک منٹ کے لیے اسکی مسکراہٹ دیکھی اور پھر۔۔۔ اسکے ہاتھ کی گرفت اپنے ہاتھ پر دیکھ کر۔۔۔ اسنے پارس کے ایکدم دونوں ہاتھ جکڑ لیے۔۔

اور اسکو گھما کر اسکو دونوں ہاتھوں کو قابو میں کر کے۔۔۔ اسنے پارس کی پشت اپنے سینے سے لگا لی ۔۔۔ پارس اس اچانک افتاد پر بھکلا گئی۔۔۔۔

ہمم تو تمھیں ہنسی آرہی ہے اس بات پر کہ۔۔ وہ چیونٹی جیسا لڑکا۔۔۔ مجھے دیو کہہ گیا ہے۔۔۔

" زیان اسکے کان میں بولا۔۔۔ جبکہ بہت قریب سے اسکو دیکھ کر۔۔ جیسے اندر سوئے ہوئے جزباتوں نے انگڑائی لی تھی۔۔۔

چھوڑیں زیان۔۔۔ آپ بلاوجہ اس چیونٹی جیسے لڑکے سے جیلس ہو رہے ہیں۔۔۔" پارس کی صاف گوئی پر زیان نے اسکی کلائی کو سختی سے موڑا۔۔۔

تمھارا دوپٹہ کہاں ہے۔۔۔یہ دوپٹہ باہر صوفے پر پھینکنے کے لیے" اسکی کان کی لو سے زیان کے لیپس مس ہو رہے تھے

پارس کے وجود میں کرنٹ سے دوڑ گئے۔۔۔

مجھے مجھے عادت نہیں۔۔۔میں ایسے کپڑے نہیں پہنتی" اسنے اسکو صفائی دی۔۔۔۔

زیان نے اسکے ہاتھوں کو مزید نزدیک کر لیا۔۔۔۔

اسپر اپنے اختیارت اپنا تسلط کو واضح کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

ہم ہماری کنٹر کٹ میر تج ہے آپ یہ بھول جاتے ہیں۔۔آپ آپکا کوئی حق نہیں مجھ سے۔۔۔یہ سوال سوال کرنے کا۔۔" وہ اپنے کان پر اسکے لمس کی حرکت محسوس کر کے۔۔۔۔پریشان سی ہو اٹھی تھی۔۔

رئیل یہ جو تم کنٹر کٹ میر تج کا بار بار تھپڑ میرے منہ پر مار رہی ہو۔۔۔ایک لمحے میں اپنا حق استعمال کر کے اس کنٹر کٹ کی دھجیاں بکھیر سکتا ہے۔۔۔زیان "ایک ہاتھ سے اسکے ہاتھوں کو قابو میں کر کے اسنے دوسرے ہاتھ سے اسکا۔۔چہرہ سختی سے پکڑا تھا۔۔۔

پارس کو اسکی انگلیاں۔۔گالوں میں جاتی محسوس ہوئی وہ محسوس کر رہی تھی کل رات بھی یہ بات اسے پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

آپ ایسا۔۔ایسا نہیں کر سکتے" اسکی جانب دیکھتے وہ اٹکتے لہجے میں بولی۔۔۔

آئی ڈو اینی تھینگ ودیو۔۔مائی بٹر فلے۔۔۔۔" اسنے اسکے بالوں کی اڑتی لٹوں کو اپنی انگلی کے پور سے۔۔۔پیچھے کیا۔۔

پارس نے زرا کوشش کر کے اسکی گرفت سے خود کو آزاد کیا۔۔۔

اور اس سے دور ہوئ۔۔۔

اسکی بے پناہ تپش سے بھرپور قربت میں وہ ہلکان سی ہو گئ تھی سانسیں پھولنے لگی تھی جبکہ زیان کی آنکھوں کا انداز بدلہ بدلہ تھا۔۔۔

اپ ہمارے بیچ کے کنٹرکٹ کو مت بھولیں" اسنے بھڑک کر کہا۔۔۔

زیان نے سر جھٹکا۔۔۔اور معمولی سا مسکرا دیا۔۔

پارس اسکی آنکھوں اور اسکی مونچھوں تلے دبے عنابی لبوں کی مسکراہٹ کو دیکھ کر۔۔۔پارس کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں سی بھر گئیں تھیں۔۔۔

جبکہ زیان نے ارد گرد نگاہ گھمای بیڈ شیٹ رف سی تھی جبکہ بیڈ سے نیچے اے سی بلینکیٹ جا رہا تھا ۔۔۔اور بیڈ پر ایل سی ڈی رکھی تھی۔۔۔

وہ باہر نکلا۔۔۔

وہاں کچن میں سارا کیبنیٹ بکھرا ہوا تھا جبکہ باہر صوفے کے آگے لگی ٹیبل پر زیان جو ناشتہ لایا تھا وہ رکھا تھا۔۔۔

فرش پر بھی گند تھا۔۔

پارس اسے دیکھ رہی تھی وہ اس وقت سکول ٹیچر لگ رہا تھا جو ادھر ادھر ایکسپیکشن کرنے آتا ہے ۔۔۔

یہ کیسا حولیہ ہے۔۔۔اتنی بڑی لڑکی ہو تم۔۔۔۔اور گھر نہیں سنبھالنا آتا" وہ سنجیدگی سے تیور بگاڑ کر بولا۔۔۔۔

کیا خرابی ہے گھر میں" پارس نے شانے اچکا کر ادھر ادھر دیکھا۔۔۔

اسے تو کوئی مسلہ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

یو ہیو نو ولیو ایبل مائینڈ۔۔۔اس بات کا مجھے اندازا تھا مگر اب یہ بات جان کر کہ تم آندھی بھی ہو۔۔۔دیکھ ہو رہا ہے "اسکی بات پر پارس نے منہ بنایا۔۔۔

آپ مجھے یہ بھی نہیں کہہ سکتے سمجھے"

ہاں یہ کنٹرکٹ میں شامل نہیں ہو گا۔۔۔"زیان چیڑ کر بولا

پارس نے سر ہلایا

۔۔

تو پھر تو تمھارے لیے مجھے اتنا پیسہ بھی خرچ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

یہ میرے کنٹرکٹ میں کہاں شامل تھا۔۔۔محترمہ "زیان نے آنکھیں نکالیں۔۔۔

وہ میں میں لوٹا دوں گی" پارس نے جتایا۔۔۔

فلحال تمھارے پاس کچھ نہیں ہے اور تم صرف میرے رحم و کرم پر ہو۔۔۔"

زیان نے اسکی پیشانی پر اپنی انگلی بجائی۔۔۔اور کچن کی جانب بڑھا۔۔۔

بیڈ شیٹ ٹھیک کر کے باہر آؤ یہ سامان یوں ہی رکھا ہوا ہے کوئی تمیز بھی نہیں پتہ نہیں کیسے بیز نیس و مین کہتے ہیں تمھیں" وہ بڑبڑا رہا تھا۔۔

یہ کام میرے نہیں ہیں میرے گھر میں بہت میڈ تھے وہ کرتے تھے یہ کام "وہ اسکے شانے کے پیچھے سے سر نکالتی بولی۔۔۔

تمھاری بیڈ شیٹ بھی "زیان نے حیرانگی سے اسکو دیکھا۔۔

افکورس۔۔۔ میڈ کرتا تھا۔۔ یہ سارے کام میرے پاس اتناوقت نہیں تھا کہ میں۔۔ ٹھیک کرو کچھ "اسنے اپنے نخرے بڑے فخر سے بیان کریں۔۔

امیر اور امیروں کی بے غیرتیاں "وہ نفی میں سر ہلاتا بولا۔۔

پارس نے آنکھیں نکال کر اسکو دیکھا۔۔

آپ یہ مجھے نہیں کہہ سکتے "

شیٹ آپ۔۔۔ "زیان بھڑک کر بولا۔۔۔

پارس سہم سی گئ۔۔۔

جاؤ کمرے میں بیڈ شیٹ درست کرو۔۔۔ اور آیندہ بستر سے اٹھنے کے بعد۔۔ اپنے آپ کو سنوارنے سے پہلے بستر کی شکنیں درست ہونی چاہیے۔۔ "وہ زور سے بولا۔۔۔۔

مگ۔۔ مگر "

ہوا "زیان نے لبوں پر انگلی رکھ کر اسکو ٹوکا۔۔۔

پارس وہاں سے کمرے میں اگئ۔۔۔

کتنا دقیانوسی آدمی ہے "پارس کی آنکھیں بھیگ گئیں ساری چادر اتار کر ایکطرف رکھ دی۔۔

اسکو بچھاؤ کیسے "وہ سوچ رہی تھی

کل بھی زیان سب سیٹ کرا گیا تھااور۔۔۔اب وہ یہ خود سے کیسے کرتی اسے صرف کو کینگ آتی تھی گھر کے کاموں میں

اسنے چادر کو بچھانے کی کوشش کی اور ٹھڑی میری بچھا کر۔۔وہ مطمئین سی تھک کر اسی پر بیٹھ گئ ۔۔۔

زیان کمرے میں آیا۔۔۔

اور اسکو دیکھ کر اسے غصہ آیا۔۔۔وہ دندناتی ہوا پارس کی جانب بڑھا۔۔۔

اور ایک جھٹکے سے اسکو اٹھایا۔۔۔۔

اپنے بازو کی گرفت میں بھرا۔۔۔

گرفت سخت تھی اس میں نرمی نہیں تھی۔۔ کہ پہلے ہی لمحے پارس کو احساس ہوا جیسے اسکی کمر ٹوٹ جائے گی اسکا مظبوط بازو اسکے گرد تھا۔۔۔

زیان نے اسکی گردن کے گرد اپنا ہاتھ ڈالا۔۔۔اور اسکا چہرہ جکڑ کر وہ اسکے چہرے پر اچانک ہی جھک گیا تھا۔۔اور وہ۔۔۔اسکی سانسوں کو اپنا غلام بناتے۔۔۔بے باکی سے اسکے چہرے پر لمس چھوڑنے لگا۔۔۔

پارس کپکپاسی گئی اس اچانک حملے پر اسکے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی۔۔ وہ زیان سے اس حرکت کی بلکل ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی اسکے عمل کی سختی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مدھم پڑتی جا رہی تھی نرمی کے احساس سے۔۔ پارس کا دل چڑیا کی مانند پھڑ پھڑا سا گیا۔۔

جبکہ زیان کو تو کوئی ہوش نہیں رہا تھا۔۔

پارس کو اپنی سانسیں رو کتی محسوس ہوئیں۔۔۔ زیان نے ایک پل کا توقف لیا۔۔

جیسے وہ اس سے زیادہ مہلت دینا نہ چاہتا ہو اور اگلے لمحے اسنے اپنی گردن کا زاویہ بدلہ اور ایک بار پھر سے۔۔۔ اسکی جان کو ہلکا کر دیا۔۔

پارس نے خود سے اسکو دور کرنے کی کوشش کی مگر وہ تھا۔۔ کہ اسکو خود میں مزید جکڑ گیا ۔۔۔۔

یہاں تک کہ پارس نے اب تمام احتجاجی تدبیروں کو ترک کر کے خود کو اسپر چھوڑ دیا۔۔

زیان نے اسکا سارا وزن۔۔۔ اپنے بازو میں بھرا تھا اور۔۔ گھما کر وہ چند قدموں میں ہی اسے وال کے ساتھ لگا گیا۔۔۔

ایک لمحے کا پھر سے توقف لیا تھا اور ایک بار پھر اسنے۔۔۔ اسکو سانس بھرنے نہیں دیا۔۔۔

پارس نے اس سے دور رہنے کی کوشش کی۔۔۔ جس پر زیان نے اسکے بالوں کو اپنے ہاتھ کی مٹھی میں جکڑ کر۔۔۔ اسکا چہرہ ادھر ادھر بھی ہونے نہیں دیا۔۔۔

پارس نے اسکے سینے پر مکے برسا دیا۔۔

ایک پل کو وہ اسکے گرفت سے آزاد ہوئی تھی۔۔

سٹوپ پلیز۔۔سٹوپ" آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے مگر زیان اسپر ترس کھانے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

اور پھر شاید جب اسکی سانسوں کے سٹیمنے نے جواب دیا۔۔تو وہ اسکو اپنی گرفت سے آزاد کر گیا ۔۔

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی تیز ہوئی سانسوں کی آواز تھی۔۔۔پارس نے ایک لمحہ لگایا تھا۔۔۔اسکو خود سے دور دھکیلنے میں۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کیا حرکت ہے آپ۔۔میرے ساتھ ایسا۔۔۔نہیں

تم میرا خون پیو گی۔۔۔تو میں تمھاری سانسوں کو اپنا غلام بنالوں گا۔۔۔یہ تمھیں جتانے کے لیے تھا۔۔کہ یہ جو تمھاری لاپرواہیاں ہیں۔۔انکا تمھیں اتنا ہی جان لیوا نقصان بھگتنا ہو گا مسز زیان ۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔پارس اب تک اپنا سانس بحال نہیں کر سکی تھی جبکہ وہ نارمل کھڑا تھا وہ واقعی جن تھا۔۔سعد نے بلکل درست کہا تھا۔۔پارس نے خفگی سے اسکو دیکھا۔۔۔

یہ بیڈ شیٹ بچھائی ہے تم نے۔۔۔۔"زیان نے انگلی کے اشارے سے اسے احساس دلایا کہ کس بات کی اسے اتنی طویل سزا ملی تھی۔۔۔

پارس اسکی جانب دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی۔۔

یہ لاسٹ ٹائم تمھیں سمجھا رہا ہوں۔۔۔۔سیکھ لو ادھر آؤ"

ن۔۔نہں میں نے نہیں آنا۔۔میں ادھر سے ہی۔۔دیکھ لو لوں گی" پارس جلدی سے بولی۔۔

زیان نے اپنی توجہ اسپر سے ہٹالی۔۔

ورنہ وہ یقیناان سرخ آنکھوں پر دوبارہ بھکتا۔۔۔اسنے ساری بیڈ شیٹ ٹھیک کر کے بچھائی اور

جتاتی نظریں اسپر اچھال کر وہ باہر گیا۔۔۔

اب باہر آجاؤ کبھی وہیں کھڑے کھڑے۔۔۔جم جاؤ" زیان نے کچھ لمحے اسکا انتظار کیا اور جب وہ

نہیں آئ تو۔۔۔اسنے آواز لگائ۔۔۔

پارس نے اپنی آنکھیں رگڑی۔۔۔

یہ سب اسکو پریشان کر گیا تھا۔۔دل کا شور اب بھی خاموش نہیں ہو رہا تھا۔۔۔جبکہ۔۔۔اسکی

موجودگی وہ مزید افوڈ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

پارس" ایک اور بار آواز ابھری تو وہ جلدی سے باہر نکل آئ۔۔

یہ ڈبے کیبنیٹ میں رکھو" زیان نے اسکو ریلیکس کرنے کا سوچتے ہوئے نارمل لہجے میں کہا۔۔۔

اوراسطرح سارا کام اسنے۔۔۔پارس سے کرایا۔۔۔

جو کہ ایک لفظ بھی نہیں بول پا رہی تھی۔۔۔

اف میں تھک گئ" زیان واشروم کو سیٹ کر کے۔۔۔باہر لاونج میں آیا تو بھیگے لہجے میں یہ الفاظ

سنے۔۔۔

لڑکیوں کو بیزنیس نہیں یہ آنا چاہیے مس پارس انھیں پتہ ہونا چاہیے۔۔گھر اور زندگی میں ترتیب

کیسے رکھی جاتی ہے۔۔۔آنکھ اٹھا کر ہر کسی پر بھروسہ نہیں کیا جاتا۔۔۔۔یہ پھر۔۔۔دوسروں

میں سہارا نہیں تلاشہ جاتا۔۔۔"

مجھے لیکچر نہیں سننا" وہ تپ کر بولی۔۔زیان نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔

میرے میرے ہاتھ خراب ہو گئے۔۔۔اف میرے بالوں میں پسینے کی سمل ہو گئی ہے صبح ہی میں نے شاور لیا تھا۔۔۔

اور تمھارے ہونٹوں کو کیا ہوا ہے" اسنے ترقی باترقی سوال کیا۔۔

پارس چونک کر اسکو دیکھنے لگی اور پھر اسکی نظروں کا مفہوم سمجھ کر اسنے نگاہ پھیر لی۔۔۔۔

ڈسٹینگ والا کپڑہ۔۔۔اسنے غصے سے۔۔صوفے پر پھینکا۔۔۔اور کمرے میں چلی گئی۔۔

زیان نے بمشکل اپنا قہقہہ روکا تھا۔۔۔

ناشتہ بھی ٹھنڈا ہو گیا تھا۔۔اسنے وہی ناشتہ اون میں گرم کیا کیونکہ اسے تو کچھ بنانا نہیں آتا تھا اور وہ پارس کے لیے کچھ بناتا بھی نہ۔۔۔

اسنے گرم گرم ناشتہ اسکے سامنے رکھا۔۔

کھالو۔۔۔۔کہیں۔۔۔مر جاؤ" زیان نے چیئر کھینچ کر بیڈ کے نزدیک کی اور کہا۔۔۔

میں یہ سب نہیں کھاتی" پارس حلوہ پوری کو دیکھ کر منہ بنا کر بولی۔۔۔

زیان نے آنکھیں اچکا کر اسکو دیکھا۔۔۔

زیان نے خود سے لقمہ بنایا۔۔۔۔

اور اسکے منہ کی جانب کیا۔۔

پارس نے منہ پھیر لیا۔۔۔

شاید تمہیں ایک اور ڈوز کی ضرورت ہے" اسنے لقمہ پلیٹ میں پٹختے ہاتھ جھاڑے اور اپنے بازؤں کو کہنیوں تک چڑھا کر اسکی جانب دیکھا۔۔

کھا۔۔ کھا رہی ہوں" پارس نے جلدی سے پلیٹ اپنی طرف کھینچ لی۔۔۔

اس آدمی سے تو اب ڈر لگنے لگا تھا۔۔ رات تک جو وہ اسکے آنے کی دعا کر رہی تھی اس وقت اسکے جانے کی دعا کر رہی تھی

۔

زیان اسی کے پاس بیٹھا تھا۔۔۔ دوپٹہ اب بھی بیڈ پر یوں ہی پڑا تھا زیان نے اسکی خوبصورتی سے نگاہ چرا لی۔۔۔

اور اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔

اسنے چونک کر کال پیک کی۔۔ کمشنر کا نمبر دیکھ کر وہ ٹھٹھک سا گیا تھا۔۔۔

اسلام علیکم سر" اسنے کہا۔۔ اور پارس کے پاس سے اٹھ گیا۔۔۔

پارس رندھاوا کہاں ہے زیان" کمشنر نے بنا کسی سوال جواب کے پوچھا۔۔ زیان نے۔۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔۔ وہ اس پریشانی کو بھولا چکا تھا۔

سر۔۔ مسٹر صفی پارس رندھاوا کو آپکے پرمیشن لیٹر کے ساتھ اپنے ساتھ لے گئے تھے" زیان نے بتایا۔۔۔ پارس پلیٹ وہیں چھوڑ کر اسکی بات سنتی باہر آ گئی۔۔۔۔

دل میں خوف کی لہر اٹھی جو پورے وجود میں گو۔نج تھی۔۔

کمشنر نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

ایسا ہے زیان۔۔۔ تمھیں پارس کو ڈھونڈنا ہو گا۔۔ میرے لیٹر پر وہ باہر تو نکل گئی تھی بٹ اکیچلی وہ ایلیگل ہو گا یہ میں نہیں جانتا مگر تمھیں پارس رندھاوا کو جلد از جلد ڈھونڈنا ہے تم جانتے ہو۔۔۔ ہیڈ آف داڈیپارٹمنٹ سرچ کرنے آرہے ہیں اور جب انکے علم میں یہ بات آئی تو سمجھو۔۔ ہم سب کام سے گئے" کمشنر نے در حقیقت اپنی پریشانی کا حل کرنے کے لیے اسے کال کی تھی زیان کو سب سمجھ آرہا تھا مگر سر اسکے لیے تو مسٹر صفی کی تشویش کرنی پڑے گی۔۔۔" زیان نے بتایا

ایک نگاہ۔۔

پریشانی اور خوف میں لپٹی پارس پر ڈالی۔۔۔

اور اچانک زیان نے اسکی جانب ہاتھ بڑھا دیا۔۔

جیسے ہمیشہ پارس نے اسکی جانب بڑھایا۔۔

تھا پارس نے اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔

اور اس ہاتھ کو بنا کسی تردید کے تھام لیا۔۔۔۔

زیان نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسکو نزدیک کر لیا جبکہ پارس جیل میں گزرے دنوں کو اور ازمیر کی وجہ سے گزری شب کو اور۔۔۔ صفی عالمگیر سب کو یاد کر کے اسکے سینے سے لگی۔۔

سسک سی گئی۔۔

تم کچھ بھی کرو اس صفی نے اپنی آگ میں مجھے بھی جلانے کی کوشش کی ہے۔۔ تم۔۔۔ ڈھونڈو پارس کو" وہ بولے۔۔۔

زیان کو لوہا گرم نظر آیا تھا اور یہ ہی لمحہ تھا چوٹ کا۔۔

سر آپ اجازت دیں تو مسٹر صفی اس سارے قصے میں مجھے مشکوک لگ رہے ہیں۔۔۔ کیا انکوائری شروع کریں" اسنے ایسے ہی پوچھ لیا وہ جانتا تھا وہ انکار کر دے گا۔۔

صفی کا اتنا تعلق تھا اس سے۔۔ کہ اسکے ایما پر

پارس کے کیس کے ساتھ کیا کیا ہوا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔ کروائی شروع نہیں کرنی۔۔۔ بس تم پارس کو ڈھونڈو۔۔۔

مگر وہ لڑکی بے گناہ ہے سر" زیان نے کہا۔۔۔

زیان فلحال پارس رندھاوا کا زندہ میرے سامنے ہونا ضروری ہے۔۔۔ باقی باتیں اسکے بعد کریں گے" انھوں نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔

جبکہ زیان نے پریشانی سے پارس کو خود میں مزید جکڑ لیا۔۔۔۔

اب کیا ہو گا۔۔۔ کیا آپ مجھے ان لوگوں کو دے دیں گے" وہ خوف سے کانپتی بول رہی تھی ۔۔۔۔

زیان نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔

تم تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔۔۔۔ اور جو پہنچے گا۔۔۔۔ وہ اپنی جان سے جائے گا" وہ نہیں جانتا تھا وہ اسے یہ بات کیوں کہہ رہا ہے مگر اسکی آنکھوں کے آنسو بلکل برداشت نہیں ہو رہے تھے اسکی آنکھوں میں دوسروں کی وجہ سے اٹھتا خوف بلکل برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔ زیان نے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔۔

پارس نے اسکا ہاتھ سختی سے پکڑ لیا۔۔۔

صف صفی نہیں چھوڑے گا۔۔وہ میری ماں کے ساتھ بھی کچھ کر چکا ہے" پارس رونے لگی

۔۔۔۔

پلیز میری ماں کو ڈھونڈیں پلیز" وہ بے بسی سے التجا کرنے لگی۔۔

ٹیک آٹ ایزی۔۔۔۔" زیان خود الجھ سا گیا تھا۔۔۔اب اسکی ماں کہاں تھی یہ تو۔۔ صفی تک پہنچ کر ہی پتہ چلنا تھا اسے نا چاہتے ہوئے بھی۔۔۔

دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس معاملے میں کودنا پڑ رہا تھا۔۔۔۔

اور اس لمحے اسکے سینے میں چھپائے اسے احساس ہو رہا تھا محبت کی پہلی دستک اسکے دل پر دی جا چکی تھی۔۔

زیان نے البتہ اس احساس کے بعد دانتوں تلے لب دبا لیے تھے۔۔۔

ریلکس میں دیکھتا ہوں" اسنے خود سے اسکو دور کیا وہ شرمندہ سی ہو گئی۔۔

سو۔۔ سوری" اسنے دور ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

زیان نے اسپر توجہ نہیں دی۔۔۔

مجھے اس وقت جانا ہے۔۔۔ ٹیک کئیر" اسنے کہا

پارس وہیں کھڑی اسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔ یہاں تک کہ زیان دروازے تک پہنچ گیا۔۔اسنے پلٹ کر پارس کو دیکھا۔۔ دونوں ہی پریشان تھے۔۔۔

زیان اسی خاموشی سے وہاں نے باہر نکل گیا۔۔۔

حالات کی سختی ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔۔اسنے گاگلز لگائے اور سیڑھیاں اترنے لگا ۔۔ فلیٹ چونک اوپری منزل پر تھا۔۔۔

سعد باہر کھڑا تھا۔۔۔شاید اپنے کتے کو ٹھلا رہا تھا۔۔۔

زیان کے چہرے پر سختی چھا گئ۔۔

یہ پہلا لڑکا تھا جو اسے برا لگ رہا تھا۔۔۔

سعد بھی اسکو گھورنے لگا جبکہ زیان اسکے قریب سے جیپ لے گیا۔۔۔

وہ جانتا تھا اب یہ۔۔لڑکا اسکی بیوی کے پاس جائے گا۔۔۔۔

مگر وہ فلحال سیریس معاملے پر توجہ دینا چاہتا تھا۔۔ تبھی اسکا رخ۔۔پولیس سٹیشن کی جانب تھا

---

------------------------

پولیس سٹیشن پہنچتے ہی اسنے۔۔کاشف کو کمشنر کا آرڈر دیا۔۔کاشف حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

سر کب تک یہ کیس ہمارے پیچھے رہے گا"کاشف سر تھام گیا۔۔۔

پارس رندھاوا سے شادی کرلی ہے میں نے" سنجیدگی سے اسنے کاشف کو یہ اطلاع دی تھی جبکہ کاشف کو چائے گرم نہ ہونے کے باوجود بھی یوں لگا جیسے منہ جل گیا ہو۔۔

کیا۔۔"وہ حیران ہوا۔۔

ہاں

۔۔۔تواب اس کیس کو۔۔

سنجید گی سے ختم کرنا ہے۔۔۔ہم دونوں ہی جانتے ہیں۔۔ صفی۔۔۔کا کہیں نہ کہیں ہاتھ ہے اسکے پیچھے۔۔۔

اس دن وہاں ایک ٹرک بھی تھا پھر سی سی ٹی وی فوٹیج میں ٹرک کیوں نہیں تھا۔۔۔

سب سے پہلے تم۔۔۔خود جاو۔۔اور اس کیمرے کی اور جینل ریکارڈ نگ مجھ تک پہنچاؤ"زیان نے آرڈر دیا۔۔

کاشف تو شاکڈ کا شکار اسنے سر ہلایا۔۔۔

جبکہ زیان نے سیگریٹ کو جلا کر لبوں میں دبالیا تھا۔۔آگے کیا کرنا ہے وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔مگر اتنا جانتا تھا

۔۔کہ پارس تک وہ اب کسی کو نہیں پہنچنے دے گا۔۔بے گناہ اسنے۔۔۔سزا بھگتی تھی جبکہ اصلی مجرم"اسنے دانتوں تلے۔۔۔جیسے صفی کو چبالیا تھا۔۔غصے سے

---------------------------------

میں نے کہا۔نہ مجھے حور چاہیے سمجھ کیوں نہیں رہی آپ"وہ چلایا۔۔۔۔

اور سامان اٹھا کر ادھر ادھر پٹخ دیا۔۔۔جبکہ ماں باہر سکندر کو پکارنے کے لیے بھاگی تھیں۔۔۔

ازمیر پاگلوں کیطرح چیخ رہا تھا سارا محلہ جمع ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسنے گھر کا سامان اٹھا اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیا تھا۔۔

سکندر خود گھبرایا ہوا باہر آیا جبکہ مشل نے دور سے یہ منظر دیکھا اور۔۔۔دوبارہ گھر میں بند ہو گئ

اسے پہلے بھی ازمیر سے خوف آتا تھا۔۔

زیان کو کال کرتے ہوئے اسنے۔۔وہاں جمع لوگوں کو ہٹایا۔۔۔

زیان ازمیر کو پھر سے ے فیڈ زپڑ رہے ہیں" سکندر نے اطلاع دی۔۔

میں ابھی پہنچتا ہوں ماں کو اسکے پاس سے ہٹالو" اسنے عجلت میں کہا۔۔۔

تو سکندر نے فون بند کر دیا۔۔

ازمیر کے دھاڑنے کی وحشت زدہ آوازیں آرہیں تھیں دس منٹ کے۔۔خوف ناک انتظار کے بعد زیان کی جیپ داخل ہوئ تو۔۔سب دور ہو گئے۔۔زیان نے بھڑک کر ادھر ادھر جمع لوگوں کو دیکھا۔۔۔

اور پھر روتی ہوئ اپنی ماں کو۔۔۔وہ سکندر کے اشارے پر کہ میں اسکو سمبھال لوں گا۔۔اندر چلا گیا۔۔

ازمیر صحن میں بیٹھا رو رہا تھا۔۔۔

ازمیر" وہ دوڑ کر اس تک آیا۔۔

بھائ کا حور لادیں بھائ میں مر جاؤ گا۔۔۔مر جاؤ گا میں" وہ رو رہا تھا۔۔۔۔

زیان نے گھیرہ سانس بھرا

۔۔

اور اسکو اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

جبکہ ازمیر کی نگاہ اسکی پینٹ میں لگی گن پر تھی۔۔۔زیان اسے کچھ سمجھا رہا تھا۔۔ مگر۔۔ازمیر گن کو دیکھتے ہوئے نہ جانے کیا سوچ رہا تھا کہ وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

زیان نے اسکو شانت دیکھ کر اسکے ماتھے پر پیار کیا۔۔۔

کھانا کھایا ہے تم نے "اسنے پوچھا ازمیر نے نگاہ پھیر لی اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔

اوکے کیا کھاؤ گے "وہ کسی چھوٹے بچے کیطرح۔۔۔اس سے پوچھنے لگا۔۔۔

پارس رندھاوا کو کہاں چھپایا ہوا ہے آپ نے "اسنے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

زیان نے اسکا چہرہ تھام لیا۔۔

بھول جاؤ اسے۔۔ تم اپنی حالت مت خراب کرو اسکے بارے میں سوچ سوچ کر "وہ بولا۔۔۔

بھائی میں اسے ڈھونڈ لوں گا۔۔۔۔آپ مجھے بتا دیں "وہ اسکے ہاتھ جھٹکتا بولا۔۔۔

وہ تمھیں کہیں نہیں ملے گی "زیان بھی جیسے ضدی ہوا۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ازمیر اسکے پاس سے اٹھ کر اندر چلا گیا۔۔۔

زیان اپنا سر تھام چکا تھا

وہ فوراماں کے پاس گیا تھا۔۔۔

--------------------------

پولیس کو اپنے دروازے پر دیکھ کر۔۔اسکے ماتھے پر کئی بل پڑے تھے ہمارے پاس پرمیشن لیٹر ہے مسٹر صفی مس پارس غائب ہیں ہمیں سب سے پہلے آپکے گھر کی تلاشی لینی ہے۔۔۔کیونکہ آپ ہی اسکول لے گئے تھے"کاشف نے صفی سے کہا جبکہ صفی کی نظر جیپ میں بیٹھے زیان پر گئی جس کے منہ میں سیگریٹ تھی پولیس یونیفارم میں وہ گاگلز لگائے۔۔۔ڈرائیونگ سیٹ پر خاموشی سے بیٹھا تھا۔۔۔

کرلیں"اسنے کچھ سوچتے ہوئے راستہ چھوڑ دیا۔۔۔۔

تو کاشف پیچھے پلٹا اور زیان کو بتایا۔۔۔

جاؤ تلاشی لو"زیان نے آرڈر دیا تو کاشف نے سر ہلادیا اور اسطرح وہ لوگ گھر کے اندر داخل ہو گئے۔۔۔

صفی کے ماں باپ بھی موجود تھے پولیس کو دیکھ کر اپنے بیٹے کو دیکھنے لگے جس نے آنکھ کے اشارے سے چپ رہنے کا کہا تھا۔۔۔

ایک ایک جگہ کی تلاشی لو کوئی بھی غیر معمولی چیز ملے اٹھالو"زیان صوفے پر شان سے بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔

ایس ایچ او زیان آپ نے یہاں پارس کو تلاش کرنا ہے نہ کہ۔۔۔میرے گھر سے غیر معمولی چیزیں اٹھانی ہیں"وہ بھڑک کر بولا۔۔۔

کمشنر سے بات کرو

۔۔وہ تمھارا چمچہ ہے۔۔۔جو وہ کہے گا میں وہ کر دوں گا مجھے کوئی شوق نہیں تمھارے منہ لگنے کا

"بے رخی سے بولتا وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

جبکہ صفی نے بمشکل اپنا غصہ روکا تھا۔۔اسنے سیل فون نکالا اور کمشنر کو کال ملائی۔۔۔جس نے اٹھا لی۔۔۔

یہ سب کیا ہے کیوں بھیجی ہے میرے گھر تم نے پولیس "وہ بھڑک کر سوال کر رہا تھا۔۔۔

صفی صاحب تم اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی برباد کرو گے۔۔ہیڈ آف داڈیپارٹمنٹ ہمارے شہر ویزیٹ کرنے آرہے ہیں اور تم نہیں جانتے وہ ایک ایک چیز کی جانچ پڑتال کرتے ہیں پارس رندھاوا کا بند ہوا کیس۔۔۔میرے گلے میں وبال کیطرح چیپک جائے گا۔۔۔اور میں تمھیں اتنا بیوقوف لگتا ہوں کہ میں تمھارے لیے اپنی نوکری کو لات مار دو گا۔۔۔پارس رندھاوا کو آخری بار تم نے وہاں سے نکلوایا تھا وہ بھی جھوٹے پرمیشن لیٹر سے "کمشنر بھڑک اٹھا تھا۔۔۔جبکہ زیان کو ساری آوازیں فون سے باہر آرہی تھیں۔۔۔صفی نے البتہ پہلو بدلہ تھا۔۔

تمھارا یہ پولیس والا لے کر آیا تھا اسے میرے پاس۔۔۔۔مجھے کیا آگ لگی تھی جو اسکو وہاں سے نکلواتا۔۔۔۔

اور اسنے ہی پرمیشن لیٹر تیار کروایا تھا"

صفی زیان کے مسکراتے لبوں کو دیکھ کر۔۔۔جیسے جل کڑھ کر بولا۔۔۔

بکواس بند کرو

۔۔وہ کیوں نکالے گا اس لڑکی کو۔۔۔سب کو اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے تم نے "کمشنر زیان کی حمایت میں چلایا۔۔ صفی کو اب اس سے بات کرنا بلکل بے کار لگا۔۔

اسنے زیان کیطرف دیکھا جو کہ۔۔۔ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے اسکی جانب متوجہ نہ ہو۔۔۔

سر"کاشف کی آواز پر زیان ایکدم اٹھا تھا صفی نے عجلت میں اوپر کی جانب دیکھا۔۔۔

ہے تم میرے کمرے کی تلاشی کس لیے لے رہے ہو"وہ ایکدم چلایا۔۔

صفی صاحب "زیان زرا بلند آواز میں بولا کہ پورے گھر میں اسکی آواز گونج اٹھی۔۔۔

میرے کام میں خلل مت ڈالنا بہتر ہے تمھارے لیے"وہ انگلی اٹھا کر بولا۔۔۔

صفی ایکدم چپ ہو گیا۔۔

جبکہ زیان اوپر آگیا۔۔

جہاں کاشف ہاتھ میں سفید تھیلی لیے کھڑا تھا۔۔۔

صفی کی البتہ نیچے جان نکل رہی تھی۔۔

اسنے پریشانی سے ماں باپ کو دیکھا جن کے رنگ خود اڑ چکے تھے۔۔

کمشنر الگ اکھاڑا ہوا تھا۔۔

زیان نے اس سفید تھیلی کو ہاتھ میں لیا اور ہاتھ میں لیتے ہی اسے اندازا ہو گیا یہ کوئین تھی یعنی ۔۔ صفی نشہ کرتا تھا۔۔اسنے۔۔ہاتھ جھاڑ کر دور پھینکی۔۔۔اور اس کمرے کی تلاشی خود کرنے لگا۔۔شاید آنے والے کل میں اسے یہ موقع نہیں ملتا۔۔اسنے مختلف دراز کھولے ۔۔اور سامان تلاش کرنے لگا۔۔اسکے ساتھ ہی اسنے میٹرس اٹھا کے پلٹ دیا۔۔

صفی نے اوپر آنے کی کوشش کی مگر وہاں کھڑے سپاہیوں نے اسے اوپر جانے نہیں دیا۔۔۔

اور زیان نے جیسے ہی میٹرس اٹھایا۔۔نیچے مختلف قسم کی گنز موجود تھیں ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

اور کاشف نے اسکے ہاتھ میں غلوز تھما دیے۔۔

جسے زیان نے پہن کر ان گنز کو الٹ پلٹ کر کے دیکھا۔۔

اور کاشف کو ان

گنز کو نیچے لانے کے لیے کہہ کر وہ نیچے اتر آیا۔۔

جبکہ صفی نے۔۔۔سر پکڑ لیا تھا۔۔۔

اسے اسی بات کا خطرہ تھا۔۔۔

یہ سب تمھاری ہیں "زیان نے سوال کیا

تمھارا کام یہ نہیں تھا" صفی غصے سے چلایا اور زیان مظبوط چال چلتا اسکے نزدیک آگیا۔۔

اتنی آکڑ مت دیکھاؤ دیکھ چکے ہو تم۔۔تم سے زیادہ اسے مجھ پر یقین ہے میں کوئی بھی افسانہ اسے سنا دوں وہ میری بات کا یقین کرلے گا تو بہتر ہے تم سے جو پوچھا جا رہا ہے وہ جواب دو۔۔۔ورنہ "وہ اپنے لمبے چوڑے قد سے اسکے نزدیک ہوا۔۔تو صفی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں۔۔۔ابھی تب ہی تم یہ سب کر رہے ہو ان گنز کو یہیں دفع کرو اور میرے ساتھ شامل ہو جاؤ۔۔۔فائدے میں رہو گے "صفی نے کہا۔۔۔تو زیان نے پر سوچ نظروں سے ارد گرد دیکھا۔۔

ہمم قابل غور ہے تمھاری بکواس۔۔۔" وہ پیشانی پر انگلی رکھتا پر سوچ نظروں سے اسکو دیکھنے لگا

۔۔۔

صفی اسکے جواب کا منتظر تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے "زیان نے مسکرا کر مان لی تھی اسکی بات۔۔

صفی کو بلکل یقین نہیں آرہا تھا کہ زیان مان گیا ہے وہ حیران نظروں سے اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

جبکہ زیان ہنس دیا۔۔۔

ہاتھ ملا لو۔۔۔"زیان نے پراسرار نظروں سے اسکو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ آنکھوں میں گھیری

سوچ تھی۔۔۔

صفی نے اس سے ہاتھ ملا لیا یہ بات اسکے لیے نا قابل یقین سی تھی۔۔۔

مگر زیان کی صحت پر بلکل فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

یہ گنز میرے پاس ہیں"

زیان نے کہا اور کاشف کو جانے کا اشارہ کیا۔۔

کیوں" صفی تڑپ کر بولا یہ تو وہ خود ہی جانتا تھا کہ۔۔۔

ان گنز کا اس نے کیسے استعمال کر رکھا ہے۔۔

کیونکہ فلحال

میں جلدی میں ہوں تم مجھے ان گنز کی ڈیٹیل دو۔۔۔تاکہ میں تمھیں یہ واپس لوٹا دو" وہ

شانے اچکا کر بولا۔۔۔ صفی کو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ زیان وہاں سے باہر نکلنے لگا۔۔

فکر مت کرو۔۔ تم پر کوئی بات نہیں آئے گی پارس رندھاوا کہاں ہے

۔۔۔ کہاں نہیں فلحال تم ٹھنڈے سانس بھرو۔۔۔ جب تک میں کمشنر کو گھما سکتا ہوں۔۔۔ تب تک گھمالوں گا۔۔ "اسکے شانے پر ہاتھ رکھتا وہ اسکا ہمدرد بنتا بولا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔

جبکہ صفی اسکی پشت دیکھ رہا تھا۔۔۔

انکے نکلتے ہی اسنے ہتھیلی پر مکہ مارا۔۔

وہ گنز۔۔۔ اسکے ہر گناہ کو ایک لمحے میں ثابت کر دیتی اسے وہ بندوق واپس چاہیے تھی وہ بے چین سا ہو گیا۔۔

جبکہ۔۔ اسکے ماں باپ نے اسکی شکل دیکھی۔۔ جو بے حد پریشانی کا شکار تھا۔۔۔۔

---

زیان گھر واپس لوٹا۔۔۔ اسنے گھڑی میں وقت دیکھا ارادہ اسکا پارس کے پاس جانے کا تھا۔۔۔ وہ پریشان ہو گی۔۔ تبھی وہ گھر میں داخل ہوتا کہ رک گیا۔۔۔۔

مشل دروازے میں کھڑی تھی۔۔۔ نہ جانے کس کا انتظار کر رہی تھی اسکو دیکھ کر۔۔۔ ایکدم اندر ہو گئی۔۔۔

زیان کے قدم خود باخود اسکی جانب بڑھے۔۔۔

بات سنو" وہ بولا باہر سے ہی۔۔

میں سکندر بھائی کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔وہ مجھے دوست کے گھر جانا تھا" وہ اندر سے ہی بولی۔۔تو زیان نے دروازہ کھولا۔۔۔

او میں چھوڑ دیتا ہوں" وہ بولا۔۔تو مشل نے نفی میں سر ہلادیا۔۔۔

نہیں میں بھائی کے ساتھ چلی جاؤ گی" اسنے کہا۔۔۔

باہر آؤ" زیان نے زرا گھور کر اسکو کہا۔۔تو مشل نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

میں نہیں۔جانا چاہتی آپکے ساتھ" اسنے صاف گوئی سے کہا۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔جو بھی بات ہے وہ ایک طرف مگر اسطرح دروازے میں کھڑی اسکا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں چھوڑ دو گا تمھیں لے بھی لو گا۔۔" وہ بولا۔۔۔

نہیں مجھے صرف نوٹس لینے ہیں اور واپس آنا ہے" مشل بولی تو زیان نے سر ہلایا۔۔۔

اور اسکو۔۔۔آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

مشل بھی اسکے ساتھ ہولی۔۔گو کہ اسنے اسکا دل بہت دکھایا تھا۔۔۔مگر وہ خود کے لیے اسکو مجبور نہیں کر سکتی تھی تبھی خاموشی اختیار کر لی تھی۔۔۔

راستے میں صرف انکی بات اتنی ہی ہوئی تھی کہ مشل اسے بتا رہی تھی کہ کہاں جانا ہے یہ ہی راستہ پارس کیطرف جاتا تھا۔۔۔

زیان نے مشل کو اتارا۔۔۔اور خود اسکا انتظار کرنے لگا۔۔۔

میں ابھی آتی ہوں" مشل اس سے کہہ کر۔۔۔اندر چلی گی ٔزیان نے۔۔۔ڈیش بورڈ پر سے سیگریٹ اٹھا کر منہ میں دبائی اور۔۔۔مشل کا انتظار کرنے لگا۔۔

یہ وہ ہی سوسائٹی تھی سامنے ہی تو۔۔۔کچھ گھروں کے فاصلے پر ہی تو اسکا گھر تھا۔۔۔۔وہ اس گھر کو گھورتا رہا۔۔۔ مشل کو کچھ دیر ہو گی تھی۔۔

زیان گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔اور وہ چلنے لگا۔۔۔

کہ اسکی نگاہ۔۔پارس پر گئی۔۔ جبکہ ساتھ وہ لڑکا سعد بھی تھا وہ دونوں روڈ پر ٹہل رہے تھے زیان کے قدم غصے سے اپنے آپ انکی جانب اٹھنے لگے۔۔پارس کا دماغ آج وہ ٹھکانے لگادے گا جب اسنے منع کر دیا تھا کہ وہ اس لڑکے سے نہیں ملے گی تو وہ کیوں اسکے ساتھ تھی۔۔۔

جبکہ پیچھے سے مشل بھی باہر آ گئی اور اسے آگے دو لوگوں کیطرف بڑھتے دیکھ۔۔۔وہ بھی زیان کے پیچھے پیچھے ہو لی۔۔۔

زیان ان کے قریب ہوا اور اسنے پارس کی کلائی تھام لی۔۔۔

تمھارے دماغ میں میری ایک بات نہیں بیٹھتی" وہ خاموش روڈ پر غصے سے چیخا۔۔۔

سعد ایکدم اچھل کر دور ہوا۔۔اور اچانک وہ پیچھے کھڑے وجود سے ٹکرا گیا۔

۔۔وہ میں تو فریش ائیر کے لیے یہاں آئی تھی" پارس گھبرا کر بولی اور اپنی کلائی اسکی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

جبکہ ساتھ ہی نگاہ پیچھے کھڑی لڑکی پر گئی جس کو دیکھ کر سعد جم گیا تھا جبکہ اس لڑکی کی نگاہ زیان کے ہاتھ پر تھی جس نے بڑے حق سے پارس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔زیان کو اپنی شدید غلطی کا احساس ہوا۔۔۔

اسنے خاموشی سے پارس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔

تو یہ وجہ ہے آپکی۔۔۔اس وجہ سے۔۔۔"مشل ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولی سعد کی نگاہ جو کہ جم کر رہ گئ تھی ایکدم اسنے بھی نگاہ پھیری۔۔۔

زیان نے گہرہ سانس بھرا۔۔۔وہ بلکل نہیں چاہتا تھا یہ بات کھلے۔۔۔

اسکے پاس کوئ جواب نہیں تھا دوسری طرف پارس بھی زیان کو دیکھ رہی تھی مشل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کیا کیا نہیں یاد آیا کیسے بہانے بنائے تھے اسنے۔۔

کہ وہ ابھی افوڈ نہیں کر سکتا۔۔۔اور یہ سب۔۔۔اسکی سسکی سی اٹھی تھی۔۔۔مشل "زیان اسکے پیچھے بھاگا۔۔جبکہ پارس کا ہاتھ وہ چھوڑ گیا تھا پارس اور سعد وہیں کھڑے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

روڈ پر کاغذ بکھر گئے تھے جبکہ وہ تھوڑے فاصلے پر کھڑی جیپ تک پہنچ گئے۔۔

مشل میری بات سمجھو "زیان بولا۔۔

پلیز زیان مجھے گھر جانا ہے۔۔"وہ بولی۔۔اپنا چہرہ جھکا لیا۔۔۔

میں یہ سب "اس سے کوئ بات نہیں بن پا رہی تھی پارس کے لیے دل میں احساسات محسوس کر کے وہ اب کیسے مکر سکتا تھا۔۔۔

زیان مجھے گھر جانا ہے مجھے آپ سے شکایت نہیں ہے آپ۔۔۔مجھے گھر چھوڑ دیں "وہ پھر بولی ۔۔زیان خاموش ہو گیا۔۔

اور جیپ میں سوار وہاں تو دوسری نگاہ پارس پر گئ جو اسی کیطرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

زیان نے گاڑی ریورس گھمالی۔۔۔آج جو ہوا وہ ہونا نہیں چاہیے تھا۔۔۔

---------------------

نہ جانے کیوں اسکا دل اداس تھا۔۔۔سعد بھی خاموشی سے چلا گیا تھا۔۔۔

جبکہ وہ گھر پر آ گئی۔۔۔

کھانا کھانے کا بھی دل نہیں کیا۔۔۔اور وہ بستر پر یوں ہی لیٹ گئی۔۔ عجیب بوجھل سی ہو گئی تھی طبعیت۔۔۔

بار بار زیان اور وہ لڑکی ایک ساتھ گاڑی میں بیٹھی ہوئی آنکھوں میں گھوم رہی تھی

--

پلیز میرے خیالوں میں مت آو۔۔۔رہنے دو اس شادی کو کنٹرکٹ "وہ اپنے خیال میں زیان سے بولی اور گھر کا دروازہ بجا۔۔۔

وہ دوڑتی ہوئی اٹھ کر باہر بھاگی تھی۔۔۔

ایک لمحے میں اسنے دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

سامنے زیان کھڑا تھا۔۔۔۔پارس کی آنکھوں میں شکوہ تھا۔۔وہ پیچھے پلٹ گئی پوچھ نہیں سکی۔۔۔ کہ وہ لڑکی کون تھی آپکے ساتھ کیوں تھی۔۔۔کتنے سوال تھے۔ مگر مجبور تھی کچھ نہیں بولی

---

زیان اندر داخل ہوا۔۔۔۔

جبکہ پارس ۔۔اندر کمرے میں چلی گئی۔۔۔صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

یہ لڑکا کافی ڈھیٹ ہے" زیان نے دیوار پر ایل سی ڈی دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پارس کچھ نہیں بولی۔۔

تم سے بول رہا ہوں" زیان اسکے اگنور کرنے پر غصے سے بولا۔۔۔

یہ میرا مسلہ نہیں" پارس نے جواب دیا۔۔۔

کس بات پر آکڑ رہی ہو" ایکدم اسکی کلائی پکڑ کر وہ بھڑک کر بولا۔۔۔

جبکہ ایک جھٹکے سے اسکو اٹھا کر اپنے مقابل کھڑا کر لیا تھا۔۔

میرا ہاتھ چھوڑیں آپ۔۔۔بلاوجہ مجھ پر اپنی طاقت آزمانے کی ضرورت نہیں ہے میری بلا سے آپ کچھ بھی کریں" وہ ایک سانس میں بولی۔۔۔

وہ میری منگیتر تھی۔۔۔" زیان نے سچ بتایا پارس نے اسکی جانب دیکھا۔۔

دل میں کچھ ہوا تھا۔۔۔۔

مگر تھی" زیان نے اپنے لفظوں پر زور دیا۔۔۔۔

مجھے غرض نہیں" پارس لاپرواہی سے کہا۔۔۔

اچھی بات ہے تمھیں غرض نہیں ویسے بھی یہ کنٹرکٹ میرج ہے تو تمھیں کیا غرض میرا تعلق کسی سے بھی ہو" وہ غصے سے بولا اور لاپرواہی ظاہر کرنے کی کوشش کی۔۔

جبکہ پارس کی آنکھوں میں سرخی کے ڈورے پھیل گئے۔۔۔

آپ کے لیے بھی یہ ہی بات ہے۔۔"اسنے ترقی باترقی جواب دیا۔۔۔

زیان نے اسکا ہاتھ دور جھٹک دیا۔۔۔۔

غیرت ماردوں اس کنٹرکٹ کے چکر میں اپنی "زیان سے جیسے برداشت نہیں ہوا۔۔وہ بھڑک کر دھاڑا۔۔

پارس ایک قدم دور ہوئی۔۔۔۔۔ مگر بولی کچھ نہیں۔۔۔۔

زیان اسکیطرف دیکھتا رہا وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

عجیب مصیبت میں پھنس گیا ہوں میں "وہ استحقاق سے اسکے بیڈ پر لیٹ گیا جبکہ پارس فورا باہر نکل گئی۔۔۔

اسکا ایک پرسنٹ بھی زیان سے بات کرنے کا دل نہیں تھا یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ کیوں اسے اس لڑکی کے ساتھ دیکھ کر اسکو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

وہ باہر آ گئی۔۔۔اور کچن میں اٹھک پٹھک کرنے لگی زیان سب سن رہا تھا۔۔۔۔

غصہ تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا سمجھ نہیں آرہی تھی کہاں کس پر جا کر غصہ نکالے۔۔۔

اور اس سے پہلے وہ کوئی قدم اٹھاتا۔۔۔اسکا سیل فون بجنے لگا اتنی رات میں کس کا فون تھا۔۔۔

سکندر کی کال دیکھ کر اسنے کال پیک کی۔۔۔

دماغ نے الارم بجایا تھا ضرور راز میر کا مسلہ ہے۔۔۔ عجلت میں کال اٹھا کر اسنے ہیلو کہا۔۔۔

زیان ازمیر نے خود کو شوٹ کر لیا ہے۔۔خون بہت بہہ گیا ہے "سکندر کی پریشان آواز سن کر جیسے اسکے قدموں تلے زمین کھسک گئ تھی۔۔

بستر سے اچانک وہ اٹھا اور باہر بھاگا تھا یہاں تک کہ جوتا۔۔ بھی نہیں پہنا۔۔

پارس نے اسے دیکھا۔۔۔اور اسکے اسطرح بھاگنے سے اسے بھی پریشانی ہوئ ساری باتیں پس پشت ڈال کر اسنے زیان کو پکارا۔۔

کہاں جارہے ہیں بتاے بغیر "اسنے پوچھا انداز بیویوں والا تھا۔۔اگر کوئ اور لمحے ہوا تو زیان اسکو ضرور محسوس کرتا مگر فلحال اسنے بس ایک نظر اسکو دیکھا تھا۔۔۔

ازمیر نے خود کو شوٹ کر لیا ہے "اسنے بتایا۔۔اور باہر نکل گیا۔۔۔

پارس نے دل تھام لیا۔۔۔

وہ پاگل کمزور سالڑکا اسکی نظروں میں آسمایا خوف سے اسکو کچھ ہوا تھا۔۔اسنے دروازے کو اسکے نکلنے کے بعد لوک کیا اور۔۔۔مرے مرے قدموں سے کمرے میں آگئ۔۔۔

نہ جانے اب کیا ہوگا۔۔۔اور اس لڑکے نے کیسے خود کو شوٹ کر لیا۔۔

وہ سوچوں میں کھو سی گئ۔۔

---------------------

وہ بے تاب سا اپنے گھر لوٹا تھا۔۔۔سکون تو زندگی سے جیسے ختم ہو گیا تھا۔۔۔وہاں کے حالات دیکھ کر۔۔۔زیان کی جان نکل گئ

ازمیر "اسنے پکارا۔۔لوگ انکے گھر میں جمع تھے۔۔۔زیان کو پہلی بار کسی چیز سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔اسکی ماں۔۔۔باآواز رو رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ سکندر آنٹی یہاں تک کے کچھ فاصلے پر مشل بھی موجود تھی۔۔۔

زیان نے سکندر کو ہٹایا خون میں لت پت

۔۔ازمیر کو دیکھ کر۔۔زیان کے رنگ اڑے تھے۔۔۔

وہ پولیس والا تھا ہزاروں ایسے کیس دیکھے تھے اسنے۔۔اسوقت ازمیر کا بے جان وجود اسے لاش لگ رہا تھا۔۔

ازمیر۔۔۔"اسنے ازمیر کا شانہ ہلایا۔۔۔

اور اسکو بازو میں بھر لیا۔۔۔اسکی آنکھوں کی پتلیاں ساکت رہ گئیں تھیں۔۔۔

اسکے وجود میں ہلکی سی بھی جنبش نہیں تھی اسکے ہاتھ کانپ اٹھے تھے۔۔۔جلدی سے اپنے بازوں میں بھر کر وہ اسے باہر لے کر بھاگا۔۔۔جبکہ پیچھے سے کسی کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی۔۔

بیٹا وہ اب نہیں رہا۔۔۔۔"

یہ بات اسکے دل کو چیرنے کے لیے کافی تھی۔۔

وہ دوڑتا ہوا جیپ کی طرف بھاگا۔۔۔ازمیر کو سیٹ پر ڈالا۔۔سکندر بھی اسکے ساتھ تھا۔۔اسکا دل بہت تیز دھڑک رہا تھا۔۔۔اور کوئی آواز اسے سنائی نہیں دے رہی تھی اسنے۔۔اس چیخو پکار میں

۔۔۔جیپ آگے بڑھالی۔۔۔

بس چند لمحوں میں وہ وہاں سے ہسپیٹل پہنچا تھا۔۔۔

ازمیر کو یوں ہی بازوں میں لیے وہ دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔

سر ایمر جینسی ہے" سکندر چیخا اور ازمیر کی چیکینگ سے پہلے ہی انھوں نے سوسائیڈ کا کیس ہونے کی وجہ سے چیکینگ سے انکار کر دیا۔۔

میں ایس ایچ او زیان ہوں "زیان آنکھیں نکالتا دھاڑا تو ڈاکٹر کچھ خفیف سا ہو گیا اور ازمیر کو سٹریچر پر لیٹا کر اندر لے جایا گیا ڈاکٹر ز اندر چیک کر رہے تھے وہ باہر کھڑا تھا۔۔اسکی شرٹ خون سے بھر چکی تھی ازمیر کو ہاتھ میں لے کر ہی اسے اندازا ہو گیا تھا کہ اسکا وجود سرد اور بے جان ہے ۔۔۔اسکی آنکھوں کے گوشے اپنے آپ بھیگنے لگے جبکہ۔۔ سکندر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔جو اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑ گیا تھا اسے اندازا تھا اسوقت زیان کیا محسوس کر رہا ہے ۔۔۔۔

ڈاکٹر باہر نکلے۔۔۔زیان انکیطرف نہیں بڑھا۔۔انکی شکل دیکھ کر ہی اندازا ہو گیا تھا۔۔۔ سکندر نے ان سے سوال کیا۔۔اور ڈاکٹر نے مایوسی سے سر نفی میں ہلا دیا انکی ڈیتھ ہوئے ہوئے ہی آدھا گھنٹہ گزر چکا ہے۔۔۔

یہ الفاظ سن کر جیسے اسکا وجود ڈھے گیا تھا۔۔۔

سکندر نے اسکی جانب دیکھا جو۔۔سپاٹ نظروں سے ہونٹوں کو دانتوں میں دبائے۔۔۔

برداشت کے جیسے آخری دور میں تھا۔۔۔

کچھ دونوں پہلے دونوں کے مابین ہوئی گفتگو اسے یاد آئی تھی۔۔۔

کہ جب وہ پولیس سٹیشن جانے کے لیے عجلت میں تیار ہو رہا تھا اور اسے صحن میں بیٹھا دیکھا تو سب کچھ پس پشت ڈال کر اسنے اسکی جانب قدم بڑھائے۔۔

ٹھیک ہو "زیان نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

اور ازمیر نے اسکیطرف دیکھا۔۔

حور چاہیے "اسنے بس ایک لفظی جواب دیا تھا۔۔

وہ مر گئ ہے "زیان نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غصے سے کہا تھا۔۔۔

پارس چاہیے "ازمیر نے پھر سے سوال کیا۔۔۔زیان نے غصے کی شدت سے اپنے ہونٹ دانتوں میں دبائے تھے۔۔۔۔

وہ تمھیں کبھی نہیں ملے گی۔۔ تم ان سب باتوں سے اپنا دماغ نکال لو اور ڈاکٹر کے پاس چلو میرے ساتھ "

نہیں میں ٹھیک ہوں "وہ اداسی سے بولا زیان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔

ازمیر جان ہے یار تو۔۔ سمبھال خود کو جو ہو چکا ہے ہو چکا ہے آگے بڑھ زندگی پڑی ہے "وہ اسکو بازوں میں بھرتا بولا۔۔۔

پارس ہی چاہیے۔۔۔"وہ پھر سے اسکے کان میں بولا۔۔۔

ورنہ "زیان نے اسکی انکھوں میں دیکھا۔۔۔۔

ورنہ موت "

ازمیر "زیان غصے سے چلایا تھا۔۔ازمیر نے کوئی ریسپوں س نہیں دیا۔۔اور اسی وقت کاشف کی کال آ گئی۔۔۔۔

اور اسے اسکے پاس سے اٹھنا پڑا تھا کیونکہ صفی کے گھر جانا تھا۔۔۔اور وہ ازمیر کو ناشتے کا کہہ کر نکل آیا تھا۔۔۔۔

زیان سن سارہ گیا تھا سکندر اسکے گلے لگ کر رو یا تھا اسے تسلی دے رہا تھا۔۔ مگر زیان نے دوسرا لفظ اپنے لبوں سے آزاد نہیں کیا۔۔۔

اسکی ڈیڈ بوڈی کو گھر لے جانے کے لیے ایمبولینس کراتے اور ہسپیٹل کی کاروائی وہ کرنے لگا جبکہ سکندر کو بھی ازمیر کے ساتھ گزرے لمحے یاد آرہے تھے۔۔جب وہ اس سے پوچھتا تھا۔۔

سکندر بھائی میں ٹھیک ہو جاؤ گا"

اور سکندر اس سے کہتا تھا۔۔کہ تم بہت جلد ٹھیک ہو جاؤ گے اور ہم زیان سے پہلے تمھاری شادی کر دیں گے۔۔تب وہ کیسے خوشی کا اظہار کرتا تھا مگر سکندر اور زیان کبھی جان ہی نہیں پائے تھے وہ کسی میں انٹر سٹڈ ہے۔۔

سکندر ایمبولینس میں جبکہ زیان اپنی جیپ میں تھا۔۔۔جیپ کافی سپیڈ میں وہ چلا رہا تھا اسکے چہرے پر کوئی ایکشن نہیں تھا۔۔کوئی بات نہیں تھی جبکہ آنکھوں کی سرخی بڑھی اور اسکے ہاتھوں پر اسکی آنکھ سے پانی گیر نے لگا۔۔جبکہ سفید ہاتھوں کی رگیں پھول چکیں تھی۔۔۔۔

ایک پارس کو ہی تو مانگا تھا اسنے۔۔۔۔

صرف ایک لڑکی۔۔۔۔

اور بدلے میں اسنے موت کو گلے لگا لیا۔۔۔۔

وہ اپنے بھائ کو ایک لڑکی نہیں دے سکا۔۔۔۔

صرف ایک لڑکی۔۔۔

اسکا دم گھٹنے لگا۔۔۔۔بس نہیں چلا کہ چیخیں مارے

---

وہ گھر پہنچا۔۔لوگ اب بھی انکے منتظر تھے ایمبولینس کی وحشت ناک آواز۔۔اور سفید کپڑے میں لیپٹی ازمیر کی ڈیڈ بوڈی نے۔۔اسکی ماں کی چیخیں نکال دیں تھیں۔۔ازمیر کو سکندر نے باہر نکالا۔۔۔

جبکہ زیان اپنی ماں کیطرف بڑھا تھا وہ گھر کے دروازے میں سر تھام کر چلا اٹھیں تھیں۔۔

میرا بچہ۔۔۔میرا بچہ ازمیر نہیں ازمیر۔۔۔۔"وہ چیخ رہیں تھیں جبکہ زیان۔۔۔دانتوں پر دانت چڑھائے۔۔انکو سینے سے لگا چکا تھا۔۔۔۔

اسکی آنکھ سے آنسو نکل رہے تھے وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔وہ کس طرح انکو حوصلہ دے یہ صبر کرے۔۔۔۔

اسنے گھیرہ سانس بھرا آنٹی بھی پیچھے ہی تھی اپنی ماں کے سسکتے وجود کو انکے حوالے کر کے اسنے اپنے بھائ کی ڈیڈ بوڈی کو گھر میں میں اندر لا یا چند لمحے یوں ہی کھڑا وہ چار پائی پر پڑے ازمیر کو دیکھتا رہا۔۔۔۔

دیکھتا رہا۔۔۔۔

وجود ریت کی مانند ڈھے گیا تھا۔۔۔آنسو کی گٹھلی حلق میں پھنس گئ تھی۔۔اسکی ماں۔۔۔ازمیر کی چارپائی سے لگی رو رہی تھیں۔۔۔۔

اور یہاں اسے اندازا ہو گیا کہ اسکا بھائی اسکی وجہ سے موت کے کنویں میں اترا تھا۔۔۔

احساس تھا کہ سوکھی جھاڑیوں پر اسے کھینچ چکا تھا۔۔جنھوں نے اسے زخمی کر دیا۔۔۔۔۔

اور پھر وہ وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔۔

اس وقت سے لے کر ازمیر کو لحد میں اتارنے تک اسکی آنکھ نہیں بھیگی تھی۔۔۔۔جس جس کو پتہ چلا سب آئے اسکے ڈیپارٹمنٹ سے بھی یہاں تک کے کمشنر سر بھی آئے تھے۔۔۔۔

وہ خاموش رہا سب سے ملتا رہا سکندر نے سب چیزیں خود مینیج کر لیں تھیں۔۔۔

---

پورا ایک دن وہ اس گھر میں داخل نہیں ہوا۔۔۔

اسنے کوئ کیس بننے نہیں دیا تھا۔۔۔یہ پروکر کے کہ اسکا بھائی دماغی طور پر اپنی صیحی حالت میں نہیں تھا۔۔۔۔

تبھی کوئ کیس نہیں بنا۔۔۔اور ایک دن بعد وہ اپنی ماں کے پاس آیا۔۔۔سرد سپاٹ نظریں۔۔۔

اس کی ماں کی حالت رو رو کر بری ہو چکی تھی۔۔۔

وہ انکے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

انکاہاتھ تھام لیا۔۔۔

آپ آنٹی کے گھر چلی جائیں۔۔۔

میں یہاں سے شفٹ ہوناچاہتاہوں "اسکی آنکھوں کے پردے سرخ ہو کر پھول گئے تھے ماں نے اسکو خاموش نظروں سے دیکھاوہ انکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ کچھ دن آنٹی کے پاس رک جائیں اسنے پھر سے کہا۔۔۔اور اٹھ کر بناانکاجواب لیے وہاں سے چلا گیا مشل نے اسکے قرب کو محسوس کیا تھا۔۔اسے زیان پر بہت ترس آیا۔۔

یہ توسب ہی جانتے تھے شاید محلے کاایک ایک فرد کے کس طرح اسنے ازمیر کو بچوں کیطرح سمبھالا ہوا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ازمیر کی وفات کو تین دن گزر گئے تھے۔۔۔وہ گھر جانے کے علاوہ سارے فرض ادا کر رہا تھا ۔۔۔سکندر نے لاکھ اسکو کہا کہ گھر چل کر کچھ دیر آرام کر لو مگر اسنے انکار کر دیا۔۔

پولیس سٹیشن میں آج صفی کی فائل پر لکھا اسکا نام اسنے سیگریٹ سے جلادیا تھا۔۔

نہ یہ ابتداہوتی نہ انتہاہوتی۔۔اور نہ بے قصور جانیں جاتیں۔۔۔نہ حور کو کچھ ہوتا نہ اسکا بھائی خود کشی کرتا۔۔

صفی کو وہ اب کتے کی موت مار دینے کاارادہ رکھتا تھا۔۔اسکے اندر صفی کے لیے جتنی نفرت تھی وہ کسی زہر سے کم نہیں تھی۔۔۔اگر وہ یہ زہر کسی پر انڈیل دیتاتو شاید ہی وہ بچ پاتا۔۔۔

پولیس سٹیشن سے واپسی پر کمشنر نے خود کال کر کے اسے خصوصی چھٹیاں دیں تھیں۔۔

جبکہ اسنے اس بات پر کچھ خاص رد عمل نہیں دیا۔۔۔

کیونکہ اب وہ اپنے دماغ میں بنے تمام پلینز کو تبدیل کر چکا تھا جہاں صفی کو پہلے اسنے۔۔عدالتی کاروائی کر کے پکڑوانے کا فیصلہ کیا تھا جبکہ اب ایسا کچھ نہیں تھا۔۔سب سے پہلے۔۔۔وہ اپنے بھائی کا بدلہ اس سے لینا چاہتا تھا۔۔اور یہ بدلہ وہ اس سے اپنے ہاتھوں سے لے گا۔۔۔

---

پارس زیان کے لیے بہت پریشانی محسوس کر رہی تھی۔۔۔وہ محسوس کر سکتی تھی کہ اسے کسی طور چین نہیں آرہا جیسے کچھ بڑا ہو جانے پر اسکا دل پریشان تھا اسنے نماز میں بھی دعا کی تھی کہ زیان اسکے پاس آجائے۔۔۔

اس دوران سعد بھی اسکے پاس آیا تھا مگر اسکی پریشان صورت ہی رہی تھی جس پر سعد ہنس دیا کہ لگتا ہے آپکو اپنے پولیس والے سے محبت ہونے لگی ہے۔۔

اور اس بات پر پارس حیران رہ گئ۔۔۔

اور اپنا سر جھٹکا ایسا کچھ نہیں تھا۔۔بس وہ پریشان تھی اسکے لیے۔۔

اسنے اپنے دل کو کہا۔۔اور کھانا بنانے کے باوجود بھی اسکا کھانے میں دل نہیں لگ رہا تھا۔۔

تین دن ہو گئے تھے اسے گئے ہوئے مگر۔۔۔

وہ نہیں لوٹا تھا ان تین دنوں میں گھر کی حالت غیر ہو گئ تھی۔۔۔

اور اسنے۔۔اٹھ کر چادر بچھانے کی ناکام سی کوشش کی۔۔۔

جو کہ بلکل خراب ہی تھی اسنے برتن بھی دھوئے جو کہ دھلے نہ دھولے برابر رہی رہے اور اپنی جان میں صفائی بھی کی۔۔۔ جبکہ سعد یہ سب دیکھ کر۔۔ہنس ہنس کر پاگل ہو گیا تھا۔۔

کیا بکواس ہے وہ غصے سے بھڑ کی تھی۔۔۔۔

آپ اسے صفائی کہتی ہیں اس سے زیادہ بہتر میں اپنے ہوسٹل کا کمرہ صاف کر دیتا ہیں خیر آپ رو کیں میں میڈ کو کہتا ہوں وہ گھر صاف کر دے گی "اس سعد نے کہا تو پارس نے شکر ادا کیا۔۔

اور پھر وہ صوفے پر بیٹھ کر زیان کے انتظار کرنے لگی جبکہ سعد نے اسپر خوب گانے گائے تھے۔۔

پارس نے زیان کی پریشانی میں اپنے سارے ناخن کھا لیے تھے۔۔

سعد اسکی اس حرکت پر سر پکڑ چکا تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ نے مجھ سے جو بھی کہا ہے سب جھوٹ کہا ہے کہ آپ کسی کمپنی کی سی آئی او بھی تھیں"

سعد میں بہت پریشان ہوں اور سی آئی او انسان نہیں ہوتے کیا۔۔ تم اپنے گھر جاؤ مجھے تنگ مت کرو" پارس نے اسکو جھٹک دیا۔۔۔ سعد نے منہ بنالیا۔۔۔۔

آپ کو شرم آنی چاہیے میں آپکا محسن ہوں اور آپ مجھے ایسے ٹریٹ کرتی ہیں جیسے میں بھی آپکا ملازم ہوں" وہ برا مناتا بولا۔۔۔

پارس نے اسے گھاس بھی نہیں ڈالی اور اسطرح وہ اس سے ناراض ہو کر چلا گیا۔۔

پارس کادل کہہ رہا تھا کچھ ہو چکا ہے کچھ ہے جو زیان بہت پریشان ہے تبھی اسنے رات میں کھانا بنایا اور ٹیبل پر اپنے لیے پلیٹ رکھ کر وہ کھانے کو گھورنے لگی۔۔ سعد ناراض تھا تبھی آج نہیں آیا تھا۔۔۔

زیان" پارس دل کی پکار پر گھبرا سی گئ۔۔۔۔

اور تبھی دروازے پر ایک تھکی ہوئ سی دستک سن کر وہ جلدی سے دروازہ کیطرف دوڑی۔۔۔

دروازہ کھولا۔۔۔

وہ سامنے ہی تھا۔۔ بکھرے بال سوجی ہوئ سرخ آنکھیں۔۔۔

اسنے کسی مرد کی اتنی خوبصورت آنکھیں نہیں دیکھیں تھیں۔۔۔

جن میں گھیرا غم ہلکورے لے رہا تھا۔۔۔

ٹراؤزر شرٹ میں وہ تھکا تھکا سا اندر داخل ہو گیا۔۔۔۔

پارس نے دروازہ بند کیا اور وہیں سے اسکی پشت دیکھنے لگی زیان لاونج تک آیا۔۔۔اور مڑا۔۔۔۔

اسکا چہرہ ضبط کر رہا تھا۔۔۔

پارس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

زیان" اسکی مدھم پکار پر زیان نے اپنے ہاتھ کھول دیے۔۔ جیسے ہمیشہ تھک کر پارس اسکے آگے ہاتھ پھیلا دیتی تھی

۔۔

پارس نہیں جانتی تھی اسکی ایک بے آواز پکار اپر وہ کیوں اسکی جانب چل پڑی تھی مگر وہ اسکے پاس آئی اور اسکے کھلے بازوں میں سما گئی۔۔۔

زیان نے اسکے شانے اور کھلے بالوں میں چہرہ چھپا لیا۔۔۔

جبکہ۔۔۔۔پارس کو اپنا شانہ بھیگتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔

ازمیر ٹھیک ہے "اسکا دل دھڑکا تھا اسنے زیان کے بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔۔۔اور نرمی سے پوچھنے لگی۔۔۔

مر گیا۔۔۔"زیان نے کہا۔۔۔اور زمین میں بیٹھتا چلا گیا۔۔۔جبکہ اسکے رونے پر پارس گھبرا گئی تھی پہلی بار اس کے ساتھ یہ تفاق ہوا تھا کہ اسکے سامنے اتنے مظبوط اعصاب کا مرد رو پڑا تھا

جبکہ ازمیر کی موت کی خبر سن کر پارس بھی دھک سے رہ گئی۔۔

وہ چلا گیا۔۔۔۔۔۔"زیان نے آنسو سے بھری آنکھیں اسکی جانب اٹھائی پارس نے تڑپ کر اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔۔

وہ دونوں ہی اس وقت سب بھول چکے تھے۔۔۔۔

وہ میری وجہ سے مار گیا۔۔۔

میں نے کبھی اپنی گن گھر نہیں چھوڑی۔۔۔مگر اس دن میں پتہ نہیں کیسے بھول گیا۔۔۔۔

میں نے لاپرواہی کی۔۔۔"زیان بے حد تکلیف میں تھا۔۔پارس کی اپنی آنکھیں ڈب ڈبا گئیں

----

زیان "اسنے اسکے ہاتھ پکڑے جسے زیان نے جھٹک دیا۔۔۔۔

آہ" درد بھری کراہ اسکے دل سے نکلی تھی پشتاوں نے اسے جکڑ رکھا تھا اس سے سانس لینا بھی محال تھا۔۔۔ صوفے سے پشت ٹکا کر اسنے سر پیچھے گیرہ لیا۔۔۔۔

پارس اسکی جانب دیکھ رہی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے اسکا غم ہلکا کرے۔۔۔ جو بکھر گیا تھا۔۔ وہ اسکے سامنے آکر بکھر گیا تھا۔۔ مسلسل زیان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔

اسنے

تمھیں مانگا تھا مجھ سے" اسنے ایکدم سرخ نظریں پارس کی جانب کیں۔۔

پارس کی آنسو سے تر آنکھیں حیرانگی میں بدل گئیں۔۔۔۔

میں تمھیں اسے دے سکتا تھا مگر میں خود غرض ہو گیا۔۔ میرا دل خود غرض ہو گیا۔۔۔ میں نے تمھاری محبت میں اپنا بھائی کھو دیا پارس۔۔۔۔۔

میں نے کھو دیا اپنا بھائی" وہ بے چین ہوتا۔۔۔ پھر سے سسک اٹھا۔۔۔ جبکہ پارس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔

یہ انکشاف حیران کن تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔۔ جبکہ دوسرا یہ کہ اسکے بھائی نے اسے مانگا

۔۔۔۔

پارس ششدر تھی۔۔ جبکہ زیان نے اپنی آنکھوں کو دونوں انگلیوں سے دبالیا۔۔

کیوں کی میں نے تم سے محبت کیوں۔۔۔۔ کیوں۔۔ میں نے تمھیں بچایا۔۔ مر جاتی تم بھاڑ میں جاتی تم" اچانک اسکے دونوں بازوں تھام کر وہ چلایا۔۔۔۔۔۔

میرا بھائی تو زندہ رہتا۔۔ وہ تو بچ جاتا۔۔۔۔

مگر میں میری خود غرضی دیکھو۔۔۔۔۔

میں نے تمھیں بچایا۔۔۔ تمھیں جو چند دن پہلے میری زندگی میں شامل ہوئی۔۔۔ جس کی دو دن کی محبت میں میں نے اپنا جوان بھائی گنوا دیا۔۔۔

اف پارس رندھاوا۔۔۔۔۔ یہ میں نے کیا کیا۔۔۔۔" وہ اپنے بال مٹھیوں میں جکڑتا۔۔۔ دھاڑ اٹھا تھا۔۔۔ جبکہ پارس کی سسکیاں۔۔۔ اسکی دھاڑ سے اور بلند ہو گئیں۔۔۔۔

کاش کاش۔۔۔ کاش۔۔۔ میں تم سے کبھی ملا ہی نہ ہوتا تمھیں کبھی دیکھا ہی نہ ہوتا۔۔۔ میرا بھائی زندہ ہوتا۔۔۔ آج۔۔۔ آج وہ میرے ساتھ ہوتا۔۔۔۔" اسنے صوفے کی لکڑی پر پوری طاقت سے مکہ مارا تھا۔۔۔۔۔

پارس کی چیخ سی نکلی۔۔۔۔

جبکہ صوفے کی ہتی ٹوٹ گئی تھی۔۔۔۔

وہ ٹوٹ گیا تھا وہ خود بھی ٹوٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

پارس دور کھڑی اسکو دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم فریب تھی میرا بھائی تو میرا تھا۔۔۔ تم تم دو ٹکے کی لڑکی۔۔۔۔۔

تمھاری وجہ سے۔۔۔۔ میرا بھائی مر گیا۔۔۔ تمھارے اس یار کی وجہ سے میرا بھائی مر گیا ۔۔۔۔" وہ اچانک آٹھ کر پارس تک پہنچا۔۔۔ اور کھینچ کر پارس کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔۔۔ تھپڑ میں اتنی شدت تھی۔۔۔ کہ پارس کی ناک سے خون نکلنے لگا۔۔۔ اور وہ زمین پر جا گیری۔۔۔

زبان" سسکی سی اسکے لبوں سے آزاد ہوئی۔۔۔

نہ میں تم سے دل لگاتا کہ میرا بھائی مرتا۔۔ تمھیں مانگا تھا نہ میں نے دیا کیوں نہیں تمھیں اسے ۔۔۔۔ کیوں کیوں "وہ پارس کو ہی جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر سوال کر رہا تھا۔۔۔ شاید وہ خود کو سمبھال نہیں پا رہا تھا

جبکہ پارس خود بھی اسکے ساتھ ساتھ سسک رہی تھی۔۔۔

زیان اس سے دور ہوا۔۔۔۔

اپنی آنکھیں صاف کیں اور سر تھام لیا۔۔

پارس نے کانپتے ہاتھ سے ناک کا خون صاف کیا۔۔ اور قدموں کو جنبش دے کر وہ۔۔ اہستگی سے اسکے نزدیک ائی۔۔ جو زمین میں بکھرا ہوا بیٹھا تھا۔۔۔

وہ اسکے پاس آکر بیٹھ گی اُسکے قریب۔۔

زیان۔۔۔ اسنے پکارہ۔۔۔ تو زیان نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

پارس کو سمجھ نہیں آیا کیا کہے۔۔۔ ابھی جو تھپڑ اسکے منہ پر پڑا تھا دوسرا بھی پڑ سکتا تھا۔۔

زیان اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

سپاٹ نظریں۔۔۔

پارس کی سانسیں تیز تھیں۔۔۔ وجود میں لرزش تھی اس وقت وہ جو بھی کرنے جا رہی تھی۔۔۔ صرف اس لیے کیونکہ۔۔ وہ زیان کو ریلکس کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اسنے زیان کے گھٹنے پر وزن دیا ۔۔۔ اور خود اسکے گھٹنے پر بیٹھ گیٔ۔۔۔ دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ پکڑا۔۔۔

اور اسکی تیز تر چلتی سانسوں کو اپنی سانسوں میں وہ نرمی سے دبا گئی نہ جانے کتنی ہمت سے اسنے یہ قدم اٹھایا تھا۔۔

زیان کی آنکھیں حیرانگی سے پھیل گئیں۔۔۔پارس کچھ ہی لمحوں میں اس سے الگ ہوئی۔۔

ہم دونوں کا گناہ گار ایک ہے۔۔۔"اسنے کہا۔۔۔اور زیان کی آنکھوں پر پیار کیا۔۔۔

میں چاہتی ہوں۔۔۔صفی ان سب قیمتی جانوں کا حساب دے جو اسکی وجہ سے مریں یہ جس کی جان اسنے لی۔۔۔۔"اسنے اسکے گال پر پیار کیا۔۔۔

میں جانتی ہوں کہیں نہ کہیں اس سب کی میں بھی زمہ دار ہوں۔۔۔"وہ سسکی۔۔

اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔جو ساکت تھا۔۔۔

میں۔۔میں بہت شرمندہ ہوں" پارس کہتے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکائے وہ رو رہی تھی۔۔جب کہ زیان تو اپنے لبوں پر موجود اس نرم لمس میں ہی کھو گیا تھا۔۔۔

پارس اسکی خاموشی پر اداسی سے۔۔اسکے پاس سے اٹھنے لگی۔۔۔

کہ زیان نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو جکڑ لیا۔۔۔

پارس اسکی اس قدر سختی پر کسمسائی۔۔۔

اور زیان نے اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر۔۔۔اسکی سانسوں پر پھیرہ لگا دیا تھا۔۔وہ بھی اتنی شدت سے۔۔کہ پارس کی آہیں نکل گئیں۔۔۔

مگر زیان۔۔۔جیسے اپنے اندر موجود تمام غم کو اسپر نکال دینا چاہتا تھا۔۔۔

اسکے لمس کی حدت پارس کے لیے نا قابل بیان تھی۔۔۔

مگر زیان کی شدتوں میں ہر بڑھتے لمحے کے ساتھ اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

پارس کا سانس پھولنے لگا مگر وہ بھی زیان کی اس شدت کی انتہا دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ کہ آخر کتنا وہ اسکو اذیت میں رکھنا چاہتا ہے۔۔اسنے اپنی آنکھیں بند کر کے وجود ڈھیلا چھوڑ دیا۔۔۔ جیسے وہ ہر مزاحمت سے سبکدوش ہو چکی تھی وہ اب اسکے سامنے مزاحمت یہ احتجاج کرنے کی ہمت نہ رکھتی ہو۔۔۔

اسکے وجود کو بے جان محسوس کر کے زیان نے ایک نظر اسکی آنسوں سے تر بند آنکھوں کو دیکھا ۔۔۔۔ جبکہ اسکی ناک سے نکلتا خون اسکے اس جارہانہ رویے پر اسکے گالوں پر پھیل گیا تھا زیان کا اگلا نشانہ اسکی گردن تھی۔۔۔۔۔

اسکی سانسوں کو آزاد کر کے اسنے اسکی گردن پر وار کرنا شروع کیے تھے۔۔۔

پارس تلملا سی گئی۔۔۔۔اسکے چھونے میں اتنی سختی اتنا جارہانہ پن کیوں تھا وہ کس بات کا بدلہ لے رہا تھا اس سے۔۔۔۔

وہ تو خود مصیبت میں پھنسی ہوئی لڑکی تھی۔۔۔۔۔

وہ کیسے کسی کو یہ اسکے بھائی کو مار سکتی تھی۔۔۔

پارس کے اسکے کاٹنے سے۔۔۔آنکھوں سے زاروزار آنسوں بہنے لگے۔۔۔جبکہ بے بس سی سسکی نکلی تھی اسکے لبوں سے۔۔اسکے سسکنے پر زیان نے گردن اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔

پارس نے بھی تبھی آنکھیں واکیں تھیں۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے۔۔دونوں کی ہی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔

جب محبت کرتے ہیں تو تکلیف کیوں دے رہے ہیں" بھیگے لہجے میں مدھم آواز میں اسنے سوال کیا تھا۔۔۔

زیان نے اسکو سختی سے خود میں جکڑ لیا۔۔۔۔

یہ ہی تو سزا ہے۔۔۔کہ تم سے محبت کیوں ہوئ مجھے کیسے ہو گئ۔۔۔

تمھاری محبت نے میرے ہاتھوں سے۔۔۔سب چھین لیا میرا بھائ چھین لیا۔۔"اسکی گردن میں۔۔۔اپنا بھاری ہاتھ ڈال کر اسکے چہرے کو قریب کیا۔۔۔

اسکے ہونٹوں کے قریب۔۔زیان کی شدتوں کے نشان تھے۔۔جبکہ ناک کا خون پھیل گیا تھا چہرے پر آنسوں سے نشان تھے جبکہ بال بکھرے ہوئے۔۔وہ قابل رحم لگ رہی تھی۔۔مگر مقابل اسے سانس بھی لینے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

اسکی گردن میں چہرہ چھپاتے ہوئے اب کہ پارس کو اپنی گردن پر نمی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ میرے لیے بہت قیمتی تھا۔۔وہ اسے خود میں لپیٹے۔۔۔بے بس سا بولا۔۔۔

جبکہ پارس نے اپنے دونوں بازوں میں اسکو سمیٹ لیا۔۔۔

زیان نے اچانک ہی اسے دور جھٹکا تھا۔۔پارس فرش پر گیری جبکہ زیان اٹھ کھڑا ہوا۔۔اور بنا اسکیطرف دیکھے۔۔۔وہ کمرے کی جانب چل دیا۔۔

بالوں میں ہاتھ پھیر کر۔۔پیشانی پر پھیلے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔۔اور چہرے پر موجود پسینے کو شرٹ کے بازو سے صاف کر کے۔۔اسنے روم میں آتے ہی شرٹ کے بٹن کھولے۔۔۔اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

ازمیر کا چہرہ آنکھوں میں آبسا۔۔اسنے دکھاتے سر سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

جبکہ دوسری طرف پارس۔۔۔نے اپنے آنسوں کو صاف کیا تھا۔۔۔

کتنوں کے دل توڑ دیے تھے ایک شخص نے کیا۔۔دل توڑ دینا اتنا آسان ہوتا ہے۔۔کیا کسی کو دھوکہ دے دینا بس عام سی بات ہوتی ہے۔۔جب دل ٹوٹتے ہیں۔۔۔تو زندگیاں تباہ ہو تیں ۔۔۔

کبھی کوئی اس بارے میں کیوں نہیں سوچتا۔۔۔

وہ وہیں بیٹھی رہی دونوں اپنے اپنے غم میں مشغول تھے۔۔۔

زیان کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔

اسنے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر پڑا واس اٹھا کر

دے کر زمین پر مارا۔۔۔پارس کی ایکدم چیخ نکلی۔۔ تھی۔۔۔

جس میں ایک اور کانچ کا واس ٹوٹنے کی آواز بھی شامل ہو گئی۔۔۔

وہ اٹھی دانتوں تلے لبوں کو سختی سے کچل دیا تھا۔۔۔

جنھیں پہلے ہی کافی ظلم کا شکار رکھا گیا تھا۔۔۔

وہ دروازے کے قریب آئی اور اندر جھانکا سر تھامے۔۔۔۔وہ بے چینی سے بیڈ پر مکے مار رہا تھا

۔۔۔۔

کیا وہ از میر سے اتنی محبت کرتا تھا۔۔۔

اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا پہلی بار کسی رشتے کی قدر دیکھی تھی اور اسکے چہرے کی تکلیف کو اپنے دل میں محسوس کر رہی تھی وہ۔۔۔کیوں کے وہ جان گئی تھی۔۔۔

اسکا دل اسیر ہو گیا تھا اس شخص کا۔۔۔۔

اس شخص کی سلگا دینے والی قربت کا۔۔۔

یہ کنٹرکٹ میریج کنٹرکٹ میریج نہیں رہی تھی۔۔۔اس میں محبت کی کونپل درمیان میں کھل اٹھی تھی۔۔۔۔

ایک دھیمی آنچ سی جل اٹھی تھی جس پر پارس جلنے لگی تھی۔۔۔

وہ دور سے زیان کو دیکھتی رہی۔۔۔۔جس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔۔اور پیچھے لیٹ گیا۔۔۔

پارس اسکے پاس نہیں گئی تھی۔۔۔

وہ کافی دیر یوں ہی لیٹا رہا تو

۔پارس نے اندر قدم رکھا۔۔کانچ پر سے دور ہوتے وہ اندر داخل ہوئی اور اسکے نزدیک آئی

۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے ہوئے تھا۔۔۔

پارس نے اسکے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔اور اسکی آنکھوں کے پھولے پردے پر اپنی انگلی پھیری تھی۔۔۔۔

سرد باؤ میرا" اچانک اسکی آواز پر۔وہ ڈر سی گئی۔۔اس سے جلدی سے دور ہو گئ۔۔۔۔

زیان نے سرخ آنکھوں کو کھولا تھا۔۔۔

اسکے دور ہونے پر وہ سنجیدگی سے اسکو دیکھنے لگا۔۔

پارس سر جھکا گئ۔۔۔اسکے رویے کے گزشتہ نشانات اسکے چہرے پر اور گردن پر صاف دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔

زیان نے اسکا ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا۔۔جبکہ اسکے قریب ہونے پر زیان نے اسکی کمر کے گرد اپنے دونوں بازوں حائل کیے اور اس میں اپنا چہرہ چھپا لیا۔۔۔

پارس کا وجود سنسنا اٹھا تھا۔۔۔۔

مگر ہمت کے کے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی۔۔۔۔

یہاں تک کے اسے محسوس ہوا زیان کی سانسیں بھاری ہو گئیں ہیں۔۔۔۔

مگر اسنے اسکو خود سے نہ ہی الگ کیا اور نہ وہ خود اس سے الگ ہوئ۔۔۔

-------------------------------------

اگلی صبح زیان کی آنکھ کھلی تو شانے پر وزن سا محسوس ہوا۔۔جیسے اسپر ہلکا سا بوجھ ہو۔۔۔اور وہ خود بھی تو اس کی آغوش میں خود کو چھپائے ہوئے تھا۔۔۔

زیان نے آہستگی سے۔۔اپنا آپ اس سے الگ کیا۔۔۔وہ بیٹھے بیٹھے سو گئی تھی۔۔۔زیان نے اسکو سہارا دیا اور پارس نیچے ہو گئی زیان کی نگاہ۔۔اسکے چہرے کے نیلے زخموں پر اور گردن پر اپنی جارہریت پر پڑی اسے شرمندگی سی ہوئی۔۔سر میں درد الگ ہوا۔۔۔

اپنی پریشانی میں سارا قصور وہ اسپر لگا رہا تھا۔۔۔

اسپر چادر درست کر کے وہ باہر آ گیا۔۔۔

پہلی بار اسکے ساتھ رات گزاری تھی۔۔۔

کچھ ریلکس ہو کر نیند لے کر وہ اب سوچنے قابل ہو چکا تھا۔۔۔

اسنے پارس کے لیے ناشتہ ریڈی کیا تبھی دروازہ بج گیا۔۔۔

ناشتہ ٹیبل پر رکھ کر اسنے۔۔۔دروازہ کھولا۔۔۔

تو سامنے سعد کو دیکھ کر اسکا منہ بگڑا تھا واٹ دا ہیل "اسنے اکتا کر کہا۔۔۔

سیم ٹو یو"سعد بھی بولا۔۔۔اسکے ہاتھ میں ناشتہ تھا۔۔۔

ہٹیں اب راستے میں سے مجھے اپنی دوست کے ساتھ ناشتہ کرنا ہے"سعد نے کہا۔۔۔تو زیان نے ائبرو اچکائی۔۔۔

تمھاری دوست سو رہی ہے اور آج اسکے ساتھ اسکا ہزبینڈ ہے تو مینرز کا لحاظ کرتے ہوئے نو دو گیارہ ہو جاؤ"زیان بے رخی سے بولا۔۔۔

مر جاتی محترم آفیسر۔۔۔۔تمھاری بیوی میں نے بچایا ہے اسکو۔۔۔سمجھے"وہ اسکو ایکدم چکنا دیتا اندر داخل ہوا۔۔۔

پارس۔۔۔"اور لاونج میں سے ہی آواز لگائی۔۔

زیان نے بھڑک کر دروازہ بند کیا۔۔۔۔اور مڑا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف اندر پارس نے سعد کی آواز سنی اور ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

سعد"وہ ایسے ہی اٹھ کر باہر آگئی۔۔۔

سعد اسکی حالت کو حیرانگی سے دیکھ رہا تھا جبکہ زیان۔۔کا چہرہ شرمندگی سے سرخ پڑ گیا۔۔۔

اوہ گاڈ پارس یہ کیا ہوا ہے تمھیں"سعد اسکیطرف بڑھتا۔۔۔کہ زیان دونوں کے بیچ میں آیا۔۔۔

عجیب نون سینس لڑکی تھی۔۔زیان کا خون ہی کھول اٹھا۔۔۔۔

اندر جاؤ تم"اسنے تقریبا غصے سے پارس کو آنکھیں دیکھائیں تو وہ۔۔اندر چلی گئی۔۔۔۔

اور ناخن کترنے لگی اب اسے کیا ہو گیا تھا۔۔وہ سوچ رہی تھی اور اچانک۔۔ گردن پر کچھ سی پڑی

۔۔۔تو اسنے ائینے میں اپنے آپ کو دیکھا۔۔۔اور سٹپٹا ہی گئی۔۔

یااللہ"شرمندگی سے چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔

یہ سب تم نے کیا ہے نہ"سعد سب سمجھتے ہوئے۔۔۔۔زیان کو گھور کر بولا۔۔۔

زیان کو اسکی ڈھٹائی پر بھی غصہ آیا۔۔۔

وہ کچھ بولا نہیں۔۔۔جبکہ سعد نے غصے سے ناشتہ ٹیبل پر پھینکا۔۔۔

جنگلی انسان تمھیں شرم آنی چاہیے لڑکیوں کو کیسے ٹریٹ کرتے ہیں تمھیں تمیز نہیں ہے"سعد

کے اسطرح بولنے پر زیان نے۔۔۔اسکی جانب قدم بڑھائے۔۔اور وہیں سعد کا دم نکلنے لگا۔۔۔

وہ میری بیوی ہے۔۔۔۔اسکے ساتھ جنگلی ہونا ہے یہ جینٹل مین بننا ہے یہ سراسر میرا مسلہ ہے کسی اور کا نہیں اور تمھارا دو فٹ تمھارا تو بلکل بھی نہیں میری بیوی کے چھوٹے بھائی ہو بس اتنے ہی رہو بیبی۔۔۔ابھی تمھیں۔۔ بڑوں کی باتوں میں ٹانگیں اڑانے کی ضرورت نہیں" اسکی آنکھوں میں گھور کر وہ بولتا اسپر جیسے چڑھ جانا چاہتا تھا۔

۔زیان" پارس کی آواز پر وہ رک گیا مگر پلٹا نہیں۔۔۔

پارس جلدی سے اسکے نزدیک آئی۔۔۔۔سعد نے پارس کو دیکھ کر شکر ادا کیا تھا۔۔۔۔

جبکہ زیان نے ایک نظر پارس کو دیکھا دوپٹے سے خود کو ڈھانپے اسنے اب عقل کا ثبوت دیا تھا

۔۔۔

سعد اس سے دور ہو گیا۔۔۔

پارس کو دیکھنے لگا۔۔ جبکہ زیان کو اسکا دیکھنا سخت زہر لگتا تھا پتہ نہیں یہ لڑکی اس بات کو کیوں نہیں انڈرسٹینڈ کرتی تھی۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔" سعد نے پوچھا۔ تو پارس سرخ سی ہو گئی۔۔۔اور ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

چلو آؤ ہم ناشتہ کرتے ہیں" سعد نے کہا تو پارس کو خود بھی بھوک محسوس ہو رہی تھی ٹیبل کی جانب دونوں چل دیے۔۔۔

سعد نے اسکی پسند کا ناشتہ بنوایا تھا کوک سے۔۔۔اسنے وہ پارس کے آگے سرو کیا۔۔

زیان نے دانت بھینچتے ہوئے بریڈ انڈا اور کافی کا کپ اٹھایا۔۔اور ٹرے پارس کے سامنے پٹخ کر۔۔ پارس کے آگے کی ٹرے اپنے آگے رکھ دی۔۔

اور سعد کی طرف دیکھے بنا کھانے لگا۔۔

اوہیر و یہ

تمھارے لیے نہیں تھا'' سعد تلملایا۔۔

اگر تم دونوں یہ نہیں چاہتے کہ میں اسے اٹھا کر باہر پھینک دوں تو اسکو کہو اپنا منہ بند رکھے

۔۔'' پارس کی جانب دیکھ کر وہ گھور کر بولا۔۔

پارس نے سعد کو آنکھوں میں ہی منت کی تھی۔۔ سعد غصے سے اٹھا اور باہر نکل گیا۔۔

عقل مند ہے'' زیان نے سر جھٹکا۔۔۔

آپکو کیا ضرورت ہے اس سے ایسے۔۔ بیہیو کرنے کی'' پارس نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

سر نہ کھاؤ کھانا کھاؤ ضروری بات کرنی ہے مجھے تم سے'' زیان کی بات پر پارس کا دل ایک دم

دھڑ کا تھا۔۔

ک۔۔ کیا بات'' وہ بولی۔۔۔

ریلکس۔۔۔'' زیان نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

میں دوبارہ جیل نہیں جانا چاہتی'' وہ سہمی ہوئی نظروں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔

اسکی آنکھوں کے خوف سے۔۔۔ زیان کو کچھ ہوا تھا بس نہیں چلا صفی سامنے ہو اور وہ اسکے

ٹکڑے کر دے اتنے کے اسکی لاش کا ایک ٹکڑا بھی کسی کی پہچان میں نہ آئے۔۔۔

زیان نے ناشتے کی پلیٹ ایکطرف کی۔۔ اور اسکے گال پر ہاتھ رکھا۔۔۔

تمھیں کوئ مجھ سے دور نہیں کر سکتا۔۔۔کوئ بھی اور جیل جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

۔۔۔"اسنے اسے تسلی دی۔۔۔

جس پر پارس نے سر ہلایا اور اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

میری ماں یہاں آئیں گی وہ یہیں رہیں گی اب۔۔"زیان نے اسے اصل بات بتائ۔۔

پارس زیان کیطرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

زیان بھی اسکی صورت دیکھ رہا تھا۔۔۔

کوئ پریشانی ہے"اسنے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔انھیں میرا کیسے بتائیں گے"اسنے سوال کیا۔۔۔

ہمم جو حقیقت ہے"زیان نے کہا۔۔اور دوبارہ ناشتہ کرنے لگا۔۔۔

کن۔۔کنٹرکٹ کا۔۔"پارس سے کچھ نگلہ بھی نہیں گیا۔۔۔۔

زیان نے گھیری سانس کھینچی۔۔۔

کیا جب میں تم سے اپنا حق لے لوں گا۔۔۔تب۔۔۔بھی اس کنٹرکٹ کو قائم رکھو گی"زیان نے

جوس کا گلاس لبوں سے لگایا اور۔۔۔اسکی آنکھوں میں معنی خیز نظریں گاڑتے دیکھتا بولا۔۔۔

پارس خاموش ہو گئ۔۔

جبکہ زیان اسکے پاس سے اٹھ گیا کیونکہ اندر کمرے میں اسکا فون بج رہا تھا۔۔۔پارس البتہ پریشان

سی ہو گئ تھی۔۔۔

کیا یہ کنٹرکٹ نہیں رہا تھا۔۔۔اسنے پریشانی سے ارد گرد دیکھا تھا۔۔حالات اسے شدید کنفیوز کر چکے تھے۔۔۔

\-----------------------

زیان کو اپنے سامنے دیکھ کر صفی کو بلکل اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔وہ اسکیطرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ زیان نے اپنی آنکھوں پر سے گاگلز اتارے اسکی سرخ آنکھیں صفی حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔

کیوں تم مجھے ایکسپیکٹ نہیں کر رہے تھے "زیان صوفے پر بیٹھتا بولا۔۔۔

جبکہ صفی نے گھیرہ سانس بھرا۔۔

ہاں میں تمھیں ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا" صفی نے صاف گوئی سے بتایا۔۔

تمھاری بندوق سے۔۔ تین قتل ہوئے ہیں۔۔"زیان نے۔۔ صفی کی جانب دیکھا۔۔۔ صفی کے رنگ پھیکے پڑ گئے۔۔

وہ تیز تیز سانسیں لیتا۔۔۔زیان کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

یہ رہی رپورٹ "زیان نے اسکے قدموں میں پھینکی۔۔۔

صفی پھر بھی اسکو گھورتا رہا۔۔

ڈونٹ وری ریلکس یار تمھارا تو چہرہ ہی اتر گیا۔۔۔"زیان ہلکا سا ہنسا۔۔

یہ رپورٹ میں نے صرف تمھیں دیکھائی ہے۔۔۔ باقی ابھی یہ تمھارے چیف کمشنر کو بھی نہیں پتہ۔۔ خیر میرا کسی سے لینا دینا نہیں۔۔۔ دو باتیں تم سے کروں گا۔۔ اگر تم انھیں ایکسیپٹ کرتے ہو تو ٹھیک ورنہ۔۔۔"

وہ چپ ہو گیا۔۔

کون سی باتیں" صفی نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے اسکو دیکھا۔۔

جو تمھارے پاس ہے۔۔ یہ جو بھی تم نے پارس رندھاوا کا اپنے نام کروایا ہے۔۔ اسکا ففٹی پرسنٹ میرا ہو گا" اسنے اپنا مدعا رکھا۔۔۔

صفی نے نفی میں سر ہلایا اور مسکرادیا۔۔

نہ ممکن۔۔ میں تمھیں کیوں دوں صرف اس رپورٹ پر تم مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے" صفی نے سر جھٹکا اور اسکا مزاق اڑایا۔۔۔

زیان بھی مسکرادیا۔۔۔

یہ آفر تمھاری تھی رائٹ" اسنے اپنا سیل نکالا۔۔۔ اور اس میں ایک کلک پر ریکارڈنگ چلنے لگی ۔۔۔

صفی حونک نظروں سے اسکو دیکھنے لگا جس میں صاف الفاظ صفی کے تھے کہ وہ اسکے ساتھ مل جائے۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے بس ایک تم ہی افلاطون پیدا ہوئے ہو۔۔۔" زیان نے قہقہ لگایا۔۔

ٹھیک ہے جب تمھارا نا ممکن ممکن میں بدل جائے تو بتا دینا"

پارس تمھارے پاس ہے" صفی نے اس رپورٹ کو گھورتے ہوئے۔۔اس سے پوچھا۔۔اسکے چہرے پر دنیا جہان کی سختی تھی زیان ایک پل کو حیران ہوا اور پھر۔۔۔اسکی آنکھوں کا زاویہ بدل گیا۔۔۔

سچ بتاؤ" وہ بولا۔۔۔

صفی کیطرف مسکرا کر دیکھنے لگا جیسے آنکھوں میں جتا دیا ہو۔۔

تم میرے ساتھ کھیل کھیل رہے ہو" صفی چلایا۔۔

نو برو" زیان ہنسا۔۔۔

یقین رکھو۔۔مجھے بس پیسے سے مطلب ہے" اسنے جیسے یقین دلایا۔۔۔

صفی نے سر جھٹکا۔۔۔

اب اگلی بار تم مجھ سے ملنے آؤ گے۔۔۔انتظار رہے گا" مسکرا کر کہتا وہ وہاں سے نکل گیا جبکہ صفی نے۔۔۔ ہتھیلی پر مکہ مارا تھا۔۔

یہ آدمی اسے بری طرح ٹریپ کر رہا تھا اسے لگ رہا تھا۔۔۔جب کہ وہ۔۔کمشنر کی بیوقوفی سے پھنس چکا تھا۔۔

---------------------------

تم آنٹی کو اپنی بیوی کے پاس لے کر جا رہے ہو" سکندر نے اسکیطرف دیکھا۔۔

زیان جو سامان پیک کر رہا تھا۔۔۔اپنا اسنے بیگ وہیں چھوڑا۔۔۔

کہنے کو کچھ نہیں تھا اسکے پاس سمجھ نہیں آرہا تھا کیا جواب دے۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم بھی میرے ساتھ چلو۔۔۔"زیان کی بات پر سکندر مسکرا دیا۔۔۔

کیا تمھیں اس لڑکی سے محبت ہو گئ ہے" سکندر نے اسکا ہاتھ اپنے شانے پر سے ہٹایا۔۔۔اور اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

زیان پھر سے لاجواب تھا۔۔۔

سکندر مسکرا دیا۔۔

یہ افسوس میرے دل سے کبھی ختم نہیں ہو گا" اسنے دھیمے لہجے میں کہا۔۔اور اسکی مدد کرنے لگا ۔۔۔جیسے آج اسکیطرف سے یہ موضوع ختم ہو گیا ہو۔۔۔

زیان اندر تک تکلیف محسوس کر رہا۔۔ تھا وہ کبھی سکندر کو ڈس ہارٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر یہ عجب ستم تھا جو اسکے ساتھ ہوا تھا۔۔۔

اور وہ۔۔۔مشل کو۔۔اپنے ساتھ باندھ کر مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ جانتا تھا وہ مشل کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتا تھا اور پارس کو وہ چھوڑ نہیں سکتا تھا۔۔۔

وہ خاموش ہی رہا جبکہ سکندر باہر نکل گیا۔۔

کہاں جا رہے ہیں ہم" ماں نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔زیان نے انکے شانے پر ہاتھ رکھا جن کی آنکھیں بھی بھیگی ہوئی تھیں۔۔

جیسے وہ یہ گھر چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھیں۔۔اور راز میر کے جانے سے تو وہ جو ایک مظبوط عمارت کی طرح کھڑا تھا خود بھی ٹوٹ گیا تھا۔۔۔وہ انکو لیے وہاں سے باہر نکل آیا۔۔نہ جانے پارس کو دیکھ کر وہ کیا ریاکشن دیں گی جبکہ وہ جانتی بھی نہیں کہ وہ شادی کر چکا ہے۔۔۔

سکندر اسکے ساتھ ہی تھا وہ جانتا تھا وہ اسکا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔۔۔وہ تینوں۔۔وہاں سے۔۔۔ گاڑی میں سوار ہوئے اور سفر پر چل پڑے۔۔۔

شاید اس جگہ سے نکل کر انکا غم ہلکا ہو جاتا۔۔۔۔

---

سعد اسکو کھانا بناتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آپکے شوہر کے ساتھ اس دن وہ لڑکی کون تھی "اسنے موبائل میں مصروفیت ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی میں" پارس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔۔

یار تم دونوں جیسے میاں بیوی ہو۔۔مجھے تمھارے ساتھ دیکھ کر تو بڑی آگ لگتی ہے اسکو۔۔اور خود اپنے ساتھ اتنی حسین لڑکی لے کر گھوم رہا تھا تمھیں چاہیے تھا اسکا سر پھاڑ دیتی "سعد زرا غصہ ہوا۔۔۔

پارس نے سنجیدگی سے اسکو دیکھا۔۔۔اسکے دماغ میں بھی اس دن یہ بات آگئی تھی۔۔۔۔

مگر اسنے بتایا تھا وہ اسکی منگیتر تھی۔۔اور تھی پر زور بھی دیا تھا۔اور اس دن اسنے محبت کا اظہار بھی تو کیا تھا مگر پارس کو کسی بات پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

سعد نے اسکے آگے چٹکی بجائ۔۔۔

پارس بچی ہوش میں آجاؤ تمھارا شوہر مجھے کوئ آوارہ پولیس والا لگتا ہے۔"سعد نے کہا۔۔جبکہ پارس کو بھی بلکل ایسا ہی لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہ اداس سی نظر آنے لگی۔۔۔

اگر تمھاری بکواس بند ہو گئ ہو تو دفع ہو جاؤ یہاں سے "پیچھے سے آتی کڑک آواز پر اسکا دم نکل گیا تھا۔۔۔

پارس اور سعد نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

زیان کے ساتھ دو اور لوگ بھی تھے۔۔۔۔

پارس ایکدم چیئر پر سے اٹھی۔۔۔سعد بھی ایکطرف کھڑا ہو گیا۔۔۔

پارس آگے بڑھی کچھ گھبرائ ہوئ سی وہ لڑکی۔۔۔زیان کی توجہ کا مرکز تھی جب کہ۔۔۔باقی دو لوگ اسے۔۔۔ہی دیکھ رہے تھے اور پھر اب سوالیہ نظروں سے زیان کو۔۔زیان نے سامان۔۔رکھا۔۔اور اپنی ماں کا ہاتھ تھامہ۔۔۔

جو میں سمجھ رہی ہوں۔۔۔۔مجھے وہ مت بتانا زیان" وہ ایکدم بھیگی آواز میں بولیں اور اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔۔

آپ اندر تو آئیں" زیان نے کہا۔۔۔۔

پارس جو انکے پاس آرہی تھی وہیں رک گئی۔۔۔

میں پوچھ رہی ہوں کہاں لائے ہو مجھے کون ہے یہ لڑکی "وہ غصے سے بولیں۔۔۔

بیوی ہے میری "زیان کے الفاظ تھے یہ بم۔۔جو ان پر پڑے تھے اب انھیں سمجھ آئی تھی کہ زیان اتنے اتنے دن گھر سے غائب کیوں رہتا تھا۔۔۔

یہ پھر۔۔۔ مشل کی والدہ کا رویہ انکے ساتھ کیوں بدل گیا تھا یعنی انھیں ہی یہ خبر دیر سے ملی تھی ۔۔

انھوں نے حیران نظروں سے سکندر کی جانب دیکھا۔۔۔۔

جانتے تھے تم یہ بات "انھوں نے سوال کیا۔۔۔ سکندر نے گہرہ سانس بھر کر اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

وہ سر تھام کر صوفے پر بیٹھ گئیں۔۔۔۔

سب انکی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔زیان انکیطرف بڑھا۔۔اور انکے گھٹنے تھام کر وہ انکے پاس بیٹھتا کہ انھوں نے زیان کو دور جھٹک دیا۔۔۔

دور رہو زیان مجھ سے۔۔۔تم نے اپنی ماں کی حیثیت ختم کر دی۔۔۔۔

میری مشل کا کیا قصور تھا۔۔بتاو مجھے۔۔۔کیوں اس سے منگنی پر حامی بھری جب اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔ہی شادی کرنی تھی "وہ ایکدم غصے سے چیخیں۔۔۔

زیان کے پاس واقعی کسی بات کا جواب نہیں تھا وہ اپنی شادی کو کنٹرکٹ کا نام بلکل نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ سر جھکا گیا۔۔

میں نے اپنے بیٹے کو ہمیشہ مظبوط فیصلے کرتے دیکھا ہے۔۔ایسا فیصلہ کیا ہی کیوں کہ ۔۔ سر جھکانا پڑ جائے۔۔میں یہاں نہیں رہو گی میری بہو مشل ہی بنے گی اگر تمھیں منظور ہے تو ٹھیک ہے ورنہ سمجھ جاؤ تمھاری ماں بھی مر گئی" وہ کہتے ساتھ اٹھیں۔۔۔

آنٹی میں معافی چاہتا ہوں اس بد تمیزی کے لیے مگر میں اپنی بہن کو اب زیان کے انتظار میں نہیں بیٹھاو گا۔۔ جیسے ہی کوئی مناسب رشتہ ملے گا میں اسکی شادی کر دوں گا۔۔۔ چلتا ہوں تمھیں کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو بتادینا" سکندر انکی جانب دیکھ کر بولا اور وہاں سے چلا گیا۔۔ جبکہ سعد بھی خاموشی سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

پیچھے وہ تینوں رہ گئے تھے۔۔۔

یہ کس کا گھر ہے" انھوں نے سختی سے پوچھا۔۔۔

میرا" اسنے فوراجواب دیا۔۔۔

پارس" زیان نے پارس کو آواز دی۔۔۔۔

وہ جھجھکتی ہوئی سی۔۔۔ "جی" کہ گئی۔۔۔

ماں کے پاس آؤ" اسنے کہا۔۔

نہیں" انھوں نے بھڑک کر کہا۔۔۔۔ پارس کے قدم پھر سے رک گئے اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

تمھارے گھر میں میرے لیے کوئی جگہ ہے بھی" وہ بولیں لہجہ سخت تھا۔۔۔

زیان نے انکیطرف ہاتھ بڑھایا جسے بنا تھامے وہ اٹھ گئیں۔۔۔اور اسکے پیچھے چل دیں۔۔زیان نے انھیں۔۔۔انکا کمرہ دیکھایا۔۔۔۔

اور انھوں نے دروازہ بند کر لیا یہاں تک کے وہ باہر کھڑا رہ گیا۔۔

پارس کی سسکی لاونج میں گونجی۔۔۔۔

تو زیان نے پلٹ کر اسکو دیکھا وہ اسکے پاس آیا۔۔۔تو پارس رونے لگی۔۔

اکثر میں سوچتا ہوں اتنے چھوٹے دل کی لڑکی سی سی او کیسے ہو سکتی ہے "اسکے بال پیچھے ہٹاتے ہوئے وہ سوال کر رہا تھا۔۔

میری وجہ سے کیا کیا ہو رہا ہے آپکو کیا کیا برداشت کرنا پڑ رہا ہے "وہ آنسو صاف کرتی اپنے رونے کی وجہ بتانے لگی۔۔

وہ ماں ہے میری۔۔۔کچھ دیر کے لیے خفا ہوں گی پھر ٹھیک ہوں جائیں گی۔۔ایکچلی مشل سے بہت پیار کرتیں ہیں اسی لیے۔۔۔ایسے ریسپونس دے رہیں ہیں "اسنے بتایا۔۔اور اسکا ہاتھ تھام کر اسے اوپن کچن میں لے آیا۔۔۔

تمھیں کو کینگ آتی ہے "وہ حیرانگی سے۔۔۔کباب دیکھنے لگا۔۔۔

پارس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔۔

واو کوئی تو اچھا کام آتا ہے تمھیں "اسنے طنز کیا اور کباب توڑ کر منہ میں رکھا۔۔۔۔

آئی ایم ٹو انٹیلیجنٹ "پارس نے جیسے اسکے علاوہ اپنی کوئلیٹی بتائی۔۔۔

رئیلی "زیان نے حیرت کا اظہار کیا جبکہ پارس نے اسکے بازو پر ہاتھ مارا۔۔زیان نے اس ہاتھ کو اور پھر پارس کو دیکھا۔۔

پارس کو شرمندگی ہوئی کیسے وہ اتنا فری ہو گئی اس سے۔۔

سوری "اسنے کہا۔۔

نوٹ ایکسیپٹ آٹ "وہ اسکی جانب قدم اٹھانے لگا۔۔۔۔

پارس جلدی سے دوسری طرف ہو گئی۔۔۔

اسکی آنکھوں کے بدلے زاویے سے وہ گھبرا گئی تھی۔۔جبکہ زیان کے لبوں پر مسکراہٹ تھی ۔۔۔۔

پارس نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

کچھ حیرانگی بھی ہوئی۔۔پرسوں وہ کس طرح کا بیہیو کر رہا تھا اور آج۔۔۔

جبکہ زیان کا دوبارہ دھیان۔۔۔کباب کیطرف چلا گیا۔۔۔

آنٹی کافی غصہ کرتی ہیں "پارس بولی تو زیان ہنس دیا۔۔۔

اس وقت وہ زہنی طور پر پر سکون تھا۔۔۔

نو۔۔۔انھیں غصہ تو بلکل نہیں آتا۔۔۔۔یہ تو بس۔۔۔اچانک اپنے بیٹے کے کارنامے پر خفا ہیں ۔۔۔"

آپ انھیں کنڑکٹ کا بتادیں "پارس نے اسے یاد دلایا۔۔

جسے میں نہیں مانتا میں انھیں کیوں بتاو" وہ گھور کر اسکو دیکھتا۔۔ کمرے میں آ گیا۔۔۔

آپ کیوں نہیں مانتے" پارس نے پوچھا۔۔۔ جیسے کچھ سننا چاہتی تھی۔۔۔۔

زیان نے اسکی جانب مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

اجازت دو تو ابھی بتانا شروع کروں کہ میں کیوں نہیں مانتا" پارس کو انگلی کے اشارے سے اپنے پاس بلاتا وہ بولا۔۔ آنکھوں میں بے باک تاثر تھا۔۔ پارس جلدی سے باہر نکل گئ۔۔۔

سانسوں کی رفتار بڑھ گئ تھی۔۔ اسکے چہرے پر اپنے آپ مسکراہٹ آ گئ۔۔ جسے اسنے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔۔۔

-----------------------------

زیان تو کچھ دیر تک چلا گیا تھا۔۔۔ پارس نے بہت شوق میں اپنی الماری میں اپنے کپڑوں کے ساتھ اسکے کپڑے لگائے تھے۔۔۔ جبکہ اسکی کچھ چیزیں بھی تھیں۔۔۔ جیسے اسکا پرفیوم اسکی شیونگ کٹ۔۔۔ اور کچھ اور بھی سامان وہاں اسنے ڈریسنگ پر رکھا۔۔۔۔

وہ ان چیزوں میں اتنا مگن ہو گی کہ پتہ ہی نہیں چلا کہ۔۔ کوئ اور بھی اب اس گھر میں موجود ہے اور اسکو۔۔۔ بلاوجہ مسکراتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔۔ پارس کو جیسے ہی محسوس ہوا۔۔ اسکی مسکراہٹ سمٹ گی۔۔ اسنے جھجھک کر سر اٹھایا۔۔۔

پیار کرتی ہو میرے بیٹے سے" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہیں تھیں۔۔۔

پارس کھڑی ہو گئ۔۔۔

اسکی شرٹس جو ہاتھ میں تھامے بیٹھی تھی۔۔ جلدی سے۔۔ بیگ میں دوبارہ رکھ دی۔۔۔

جی وہ میں" وہ جواب نہیں دے سکی۔۔۔

کیوں۔۔۔ جب شادی کرلی تو یہ کہنے میں کیا مسلہ ہے" وہ اندر آ گئیں۔۔ پارس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا جبکہ شرمندگی الگ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

کب سے جانتی ہو اسکو" وہ بیڈ پر بیٹھ گئیں۔۔۔

پارس کو لگا وہ عدالت میں آ کھڑی ہے۔۔۔ وہ پریشانی سے انکو دیکھنے لگی۔۔۔۔

اسنے منع کیا ہے کچھ بھی بتانے سے" وہ اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتی بولیں۔۔

ن۔۔ نہیں تو۔۔۔۔" پارس جلدی سے بولی۔۔

تو پھر سب سچ بتاؤ مجھے" انھوں نے پارس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔۔ پارس کو سمجھ نہیں آیا کیا بتائے کسی وہ کہانی جو وہ سمجھ رہیں ہیں یہ اصل کہانی۔۔۔

وہ انھوں نے کہا شادی کرنی ہے تو۔۔۔"

تم نے شادی کرلی بہت خوب بیٹے۔۔۔ جھوٹ مت بولو ورنہ تمھارے شوہر پر ہی بھاری پڑے گی ۔۔۔ تم تو خیر اجنبی ہو میرے لیے" وہ اسکا جھوٹ سمجھ کر بولیں۔۔۔

پلیز آپ یہ ان سے پوچھ لیجیے گا۔۔۔" پارس کی آنکھیں بھیگیں۔۔ جبکہ انھیں۔۔۔ پارس بلکل مشل جیسی ہی لگی تھی۔۔

وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر اٹھ گئیں۔۔

لگا لو۔۔۔ کپڑے اسکے آ لینے دو اسے پوچھ لیتی ہوں سب" وہ بولتی وہی باہر نکل گئیں۔۔

پارس نے شکر کا سانس بھرا۔۔اب نہ جانے زیان کو وہ کیا کہتی یہ پریشانی الگ ہو گئی تھی۔۔۔

اسے۔۔۔

------------------------------

عالیان کو سامنے سے آتا دیکھ کر صفی نے وائن کا گلاس ایکطرف رکھا۔۔اور کھڑا ہو گیا۔۔۔

اسکے ہاتھ سے پیپرز لیے۔۔۔جہاں پر زیان کے گھر کا نقشہ تھا۔۔وہ مسکرا کر اس نقشے کو دیکھنے لگا۔۔۔

کیا تمھیں واقعی لگتا ہے کہ۔۔۔پارس اسی آدمی کے پاس ہے" عالیان نے پوچھا۔۔۔

ہاں مجھے سو فیصد لگتا ہے۔۔اسے کیا لگ رہا ہے۔۔کیا وہ۔۔۔مجھے ٹریپ کر لے گا۔۔جس نے اتنی خوبصورتی سے اپنے قتلوں کا الزام اس سونے کی چڑیا پر لگا دیے تھے" صفی ہنسا۔۔اور دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

تم نے عالمگیر کے پیسے دے دیے۔۔میرے کب دو گے" عالیان نے اسکی جانب دیکھا۔۔

اس پارس رندھاوا کی وجہ سے میرا نقصان ہوا ہے۔۔اسکے وجود کا ایک ایک ٹکڑا۔۔میرا مقروض ہے جب تک وہ یہ سب نہیں اتارے گی۔۔۔مجھے سکون نہیں ملے گا اور تم تو پارس کے ساتھ۔۔۔

وہ چپ ہو گیا۔۔۔

ہاں مجھے وہ چاہیے لڑکی۔۔آج بھی میری طرف سے آفر کھولی ہے۔۔تم سوچ نہیں سکتے۔۔جب اسکی ہیل کی ٹک ٹک۔۔۔آفس میں گونجتی تھی۔۔میرے دل پر پڑتی تھی" عالیان کو گزشتہ دن یاد آ گئے۔۔۔

یہ پھر اسکا۔۔ہر بات کے لیے مجھے دیکھنا۔۔اور میری ہر بات پر یقین کر لینا" صفی مسکرایا۔۔۔

لڑکی تو نہ قابل بیان ہے۔۔۔بس ایک بار ہاتھ چڑھ جائے۔۔۔اسکے بعد بتاو گا۔۔" صفی نے نخوت سے سوچا۔۔۔

اسکے ماں باپ کا کیا کیا" صفی نے عالیان سے پوچھا۔۔۔

دونوں کو بیسمینٹ میں پھینکا ہوا ہے۔۔۔اندر پڑے پڑے مر گئے تو۔۔مر جائیں گے ورنہ جب تک سانسیں ہیں گزار لیں گے عالیان نے شانے اچکاے۔۔۔۔

خیال سے رہنا۔۔یہ زیان۔۔کافی تیز ہے اور وہ بھی تب جب اسکے پاس ہماری کمزوری بھی جا چکی ہے" صفی نے کہا تو عالیان نے سر ہلایا۔

اب تم اس نقشے کا کیا کرنے والے ہو" عالیان نے پوچھا۔۔۔

پارس رندھاوا تک پہنچنا چاہتا ہوں" صفی مسکرایا۔۔۔

چلو دیکھتے ہیں۔۔۔کتنے عرصے میں پہنچو گے" عالیان نے طنزیہ کہا۔۔

جبکہ صفی سنجیدگی سے اسکو میں گھورنے لگا۔۔۔

---------------------------

زیان کی سرد نظریں ان دونوں پر تھیں۔۔۔۔

وہ ان دونوں کی ساری باتیں سن چکا تھا۔۔۔دماغ کی رگیں تن چکیں تھیں دانت پیستے ہوئے اسنے۔۔۔کاشف کو دیکھا جو خود سرخ چہرے سے کھڑا تھا۔۔۔پارس اب زیان کی بیوی تھی ۔۔اور وہ دونوں جس طرح اسکے بارے میں بات کر رہے تھے کسی بھی غیرت مند انسان کا خون کھول سکتا تھا۔۔۔

سر مجھے لگتا ہے کمشنر کو بھی انکے ساتھ ہی لپیٹ میں لیناپڑے گا "کاشف بولا۔۔۔۔

نہیں اسکو نہیں کچھ کرنا۔۔۔۔ان دونوں کی موت دن بدن قریب آرہی ہے۔۔"اسنے سگریٹ پھینکتے ہوئے کہا۔۔۔

سر کل ہیڈ آرہی ہیں "کاشف نے بتایا۔۔

رہی ہیں "زیان کو حیرانگی ہوئی۔۔

یس سر "کاشف نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

تو زیان نے پارس کی فائل اٹھانے کو کہا۔۔۔

اور کمشنر کو کال کی۔۔

اسلام علیکم سر "اسنے چیئر پر جھولتے ہوئے۔۔پارس کی فائل دیکھتے کمشنر کو کہا۔۔

کیسے ہو زیان "انکا انداز خوش آمدی تھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں سر۔۔۔مگر پارس رندھاوا ابھی تک نہیں مل سکیں۔۔جبکہ کہ مسٹر صفی کے گھر سے۔۔۔تو ہمیں کچھ نہیں ملا البتہ انکی کال ٹریپ کی ہے۔۔۔جس سے۔۔پتہ چلا کہ

ہے کہ

وہ اس لڑکی کو بیچ چکے تھے" پارس کے بارے میں ایسے کہتے ہوئے اسے غصہ تو بہت آرہا تھا مگر

۔۔یہ سب ہی اسکے پلین کا حصہ تھا۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا زیان کے اس چھٹانک بھر کی لڑکی کو زمین نگل جائے۔۔۔تم نکلوا سکتے ہو۔۔۔

اسکا اتا پتہ "کمشنر نے بات پر زور دیا۔۔۔

سر وہ تو میں نکلوالوں گا مگر ہیڈ تو کل آرہیں ہیں "زیان نے اسے یاد دلایا۔۔۔

یار۔۔اس (گالی) نے مجھے پھنسا دیا" وہ صفی کو گالی دیتے بولے۔۔۔

سر ایسا ممکن ہے کہ مسٹر صفی کو ہی اریسٹ کر لیا جائے کیونکہ پارس رندھاوا تو لیگلی یہاں سے

نکالی گئیں ہیں اور اسپر آپکی سٹیمپ ہے سر "اسنے بتایا۔۔اور دھواں فضا میں چھوڑا۔۔

وہ باسٹرڈ اٹھالو اسکو۔۔۔"وہ ایکدم اس بات پر چیخا۔۔۔زیان جانتا تھا کہ اس جھوٹ کا کوئی نہ کوئی

فائدہ ضرور ہوگا۔۔۔وہ ایکدم مسکرایا۔۔۔

جیسا آپ کہیں سر۔۔"زیان بولا۔۔۔۔

اسکو اسی کے کیس میں پھنسا۔۔۔کر فارغ کرو "اسنے حکم دیا۔۔تو زیان نے فوراً جی حضوری کی وہ

اسی حکم کے تو انتظار میں تھا۔۔

اسنے فون بند کر کے مسکرا کر کاشف کو دیکھا۔۔۔

جو خود بھی مسکرا رہا تھا کہ کل صبح۔۔صفی کے لیے قیامت سے کم نہیں ہو گی"وہ سنجیدگی سے بولا

۔۔۔

سر ایک اور بات ہے "کاشف کو جیسے کچھ یاد آیا۔۔۔

سر مس پارس کے پیرینٹس۔۔۔"کاشف کے یاد دلانے پر وہ یکدم چونکا تھا۔۔ ہممممم پتہ کرو کس بیسمینٹ پر ہے۔۔۔کیا صفی کے گھر یہ اس عالیان کے۔۔۔"اسنے کہا تو کاشف نے سر ہلایا۔۔۔

اور زیان اسکے پاس سے اٹھ گیا۔۔۔اسکا ارادہ گھر جانے کا تھا۔۔۔

--------------------------

وہ گھر آیا۔۔۔تو ماں کو ٹیبل پر موجود پایا۔۔۔

جبکہ پارس انکے آگے کھانا رکھ رہی تھی۔۔اسے خوشگوار حیرت ہوئی یہاں آکر وہ ازمیر کے بارے میں بھی شاید کم سوچ رہیں تھیں تبھی پیچھلے دنوں کی نسبت انکی حالت آج قدرے بہتر لگ رہی تھی۔۔۔

اسلام علیکم "اسنے کہا۔۔اور ماں کے آگے سر جھکایا۔۔۔

پارس ان دونوں کو دیکھنے لگی۔۔انھوں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اور دوبارہ کھانا کھانے لگیں۔۔۔۔

ماں ناراض ہیں ابھی بھی "زیان نے پیار سے انکے ہاتھ تھام لیے۔۔

تم نے اس لڑکی کو مجھے سچ بتانے سے کیوں منع کیا ہے "وہ اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑاتی گھور کر بولیں۔۔

زیان نے حیرانگی سے پارس کو دیکھا۔۔ جبکہ پارس سر جھکا گئی۔۔

اسکو کیا گھور رہے ہو۔۔۔زیادہ افسری گھر پر جمانے کی ضرورت نہیں ہے" وہ گھور کر بولیں۔۔۔
سچ بتاؤ مجھے بھگا کر شادی کی ہے تم نے"
نہیں ماں ایسا تو کچھ نہیں۔۔"زیان نے پارس کیطرف دیکھا پارس نے بھی جلدی سے سر ہلایا۔۔
پھر اسکے ماں باپ کو بھی پتہ ہے" انھوں نے پوچھا۔۔۔
پارس پھر سے سر جھکا گئی۔۔۔
ماں ایکچلی پارس کے پیرینٹس یہاں نہیں ہوتے۔۔۔میرا مطلب وہ باہر رہتے ہیں۔۔۔
اف کتنا جھوٹ بول رہا ہے یہ آدمی" پارس نے اسکیطرف دیکھا جو کہ اسکی جانب متوجہ نہیں تھا
۔۔۔
اور پارس وہ مجھے پسند آگئی تھی" زیان بولا۔۔۔
زیان مشل کا کیا ہوگا" انھیں مشل کی ہی فکر تھی۔۔آپ نے سنا تھا نہ سکندر نے کیا کہا تھا
۔۔۔"وہ بولا۔۔۔
سکندر تم سے خفا ہے اس لیے ایسا بولا ہے۔۔کاش ازمیر زندہ ہوتا" انکی آنکھیں بھیگیں۔۔۔
ماں جو ہو گیا ہے وہ ہو گیا ہے۔۔۔اور کہیں نہ کہیں میری شادی میں ازمیر کا ہی ہاتھ ہے پلیز آپ
پارس کو ایکسیپٹ کر لیں" وہ انکا ہاتھ تھامتا بولا۔۔
تمھارے کہنے سے نہیں کرنا میں نے۔۔۔زیادہ بھولے بننے کی ضرورت نہیں۔۔ مشل کا رشتہ
کراؤ جلد از جلد۔۔پھر ہی تم سے بات کروں گی میں" انھوں نے کہا۔۔اور کھڑی ہو گئیں۔۔

بیٹا کھانا کھلا دینا اپنے شوہر کو" پارس کی جانب دیکھ کر اسکا گال تھپتھپایا اور وہ کمرے میں چلیں گئیں۔۔۔ جبکہ۔۔۔ پارس مسکرا دی۔۔

وہ واقعی بہت اچھی تھیں۔۔ مگر دوسری طرف دیکھتے ہی اسکی مسکراہٹ غائب ہو گئ۔۔۔

زیان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر ایکدم کھینچا۔۔ وہ اسکے سینے سے آ لگی۔۔۔۔

ز۔۔۔زیان" پارس گھبرا کر بولی۔۔

میں نے تمھیں منع کیا تھا سب بتانے کے لیے میرے پیچھے سے جھوٹ بولتی ہو" وہ سنجیدگی سے اسکے چہرے کے نقوش قریب سے دیکھتا بولا۔۔۔

نہ

نہیں میں نے کہا تھا بس کے آپ سے پوچھ لیں"

کیا پوچھیں" وہ اسکے بال گردن پر سے ہٹاتا۔۔۔ گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔

مطلب سب" پارس کانپ سی گئ۔۔دل بے ہنگم ہوا۔۔

مطلب کیا" زیان نے اپنا چہرہ اسکے چہرے کے نزدیک کیا کہ انچ بھر کا بھی فاصلہ درمیاں نہ رہا ۔۔ پارس کی پلکیں اٹھنے گرنے لگیں۔۔۔

اور ایکدم اسکا ہاتھ اسکی گن اور ہتھکڑی پر پڑا۔۔۔

پارس نے نیچے دیکھا۔۔ زیان مسکرا دیا۔۔۔

یہ کافی کام کے ہتھیار ہیں۔۔ اگر میں تم پر آزماؤ تو ضرور تم انجوائے کرو گی"

زی۔۔ زیان یہ" وہ اسکی بات پر اچانک سرخ ہو گئ۔۔۔۔

جبکہ زیان کچھ کر دینا چاہ رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کرتا۔۔۔آنٹی" پارس ایکدم چیخی۔۔

زیان ہڑبڑا گیا۔۔۔۔

اسکو چھوڑا۔۔۔تو پارس جلدی سے اسے دور ہوئی۔۔

یو" وہ ایکدم اٹھا۔۔۔

جبکہ وہ اندر کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔

اسکے ارادے خطرناک تھے۔۔۔

بچ کر دیکھاؤ آج" زیان۔۔ جیسے ارادہ باندھ چکا تھا۔۔ ہتھکڑی کو۔۔۔ کھینچا۔۔۔اور اسکی آنکھوں کے آگے کیا۔۔۔

جیسے جتا رہا ہو کہ اب تمھارا بچنا ناممکن ہے۔۔۔۔

پارس نے دروازہ بند کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔۔ مگر زیان کا جوتا دروازے میں اڑا تھا۔۔

زیان آنٹی کیا سوچیں گی"

پارس پھولتی سانسوں میں دروازے سے دور ہوتی بھاگی۔۔۔

زیان کمرے میں آیا۔۔۔اور اسنے دروازہ بند کر دیا۔۔

آنٹی کون سا دیکھ رہی ہیں" اسنے شانے اچکاے

اور گن ہولڈر بھی کھولا۔۔۔

ز۔۔۔زیان" پارس کا دل پھر پھڑ اسا گیا۔۔۔

زیان کی آنکھوں کی حدت سے ہی وہ پگھلنے والی ہو چکی تھی۔۔

-----------------

زیان نے آنکھوں کو دلکش جنبش دی تھی۔۔۔

اتنا گھبرا کیوں رہی ہو" وہ مسکراہٹ دباتا اسکی جانب قدم اٹھانے لگا۔۔۔

پارس کا دل بری دھڑک رہا تھا اسکے قدموں کی دھمک جیسے جیسے قریب آرہی تھی پارس کو اپنا آپ بے بس لگ رہا تھا جیسے وہ اس سے خود کو بچا نہیں سکے گی۔۔۔

ہمم ہمارا کنٹرکٹ میرا مطلب یہ کنٹرکٹ میرج ہے۔۔۔ آپ ایسا کچھ نہیں کر سکتے" اپنی پشت پر اسکی آہٹ محسوس کر کے وہ بولی زیان کی سانسیں اسکی گردن کو پیچھے سے دھکا گئی۔۔۔

میں نے کب کہا کنٹرکٹ نہیں ہے

۔۔بس کنٹرکٹ میں اپنی قربت کی اجازت دے دو۔۔۔" گھمبیر لہجہ پارس کے چاروسو تھا۔۔۔

اسکے کلون کی خوشبو سے پارس کا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا۔۔۔

زیان کی بھی بھٹکتی نظریں اسی پر تھیں۔۔اسنے پارس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔ پارس گھبرا سی گئی۔۔اور زور سے آنکھیں بند کر لیں۔۔

جبکہ زیان نے آہستگی سے اسکے بال گردن سے ہٹائے تھے۔۔اور اسی نرمی سے وہ اسکی گردن پر لمس بکھیرنے لگا۔۔۔

نہ۔۔۔نہیں" پارس اس دھکتے لمس پر خود کو سمبھال نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ گرتی زیان نے اسکے گرد اپنے بازو حائل کر کے اسکا سارا وزن خود پر لے لیا۔۔

مگر وہ اپنے کام میں خوبصورتی سے مشغول رہا تھا۔۔۔۔۔۔نرم لمس کی حدت نے۔۔۔پارس کی جان ہلکان کر دی تھی۔۔

کمرے میں معنی خیز خاموشی رفتہ رفتہ گڑھ رہی تھی جب۔۔کہ سانسوں کے شور نے عجب۔۔

مسرور سا ماحول پیدا کر کے دونوں کو اس سحر میں جکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔

زیان نے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔

اور اسے حدت نظروں سے اسکو دیکھنے لگا۔۔۔پارس نے بھی نگاہ اسکی جانب اٹھائی دونوں کی نگاہ ملی۔۔۔۔

اور زیان نے اسکے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھا۔۔

نہیں" پارس کے لب پھڑ پھڑائے۔۔

کیوں" زیان کے ماتھے پر بل ڈلے۔۔۔۔

آپ آپ بھول رہے ہیں۔۔ہماری شادی کن حالت میں ہوئی ہے" وہ خود کو سمبھالتی اسکی بانہوں میں بکھری سی کھڑی اسے اپنے اور اسکے درمیان موجود رشتے کی دوری سمجھانا چاہ رہی تھی۔۔۔

زیان اسکا چہرہ چند لمحے دیکھتا رہا۔۔۔

اگر میں کہو کہ میں اس رشتے کو تاعمر ساتھ لے کر چلنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"اسکے چہرے پر جھکتے وہ اس سے سوال کر رہا تھا۔۔۔بے حد نزدیکی نے پارس کے لفظ بھی جیسے چھین لیے تھے دل نے جیسے فورا کہا تھا۔۔۔۔

کہ وہ اسکے پاس سے کہیں جانا نہیں چاہتی مگر

۔۔۔عجیب وہم اور خدشوں کا شکار تھی۔۔وہ جبکہ زیان نے اسکے بولنے سے پہلے ہی اسکی سانسوں کو اپنا غلام کر لیا تھا۔۔۔

پارس نے خود کو اسکے حوالے کر دیا۔۔۔احتجاج کی ہمت اسکی قربت نے چھین لی تھی۔۔۔۔

دونوں ہی ان لمحوں کی گرفت میں تھے۔۔۔کہ اچانک فون کی گھنٹی سے زیان چونکا۔۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے دور ہوا۔۔جبکہ پارس نے گھبرا کر اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا۔۔اور اسکی جانب سے رخ موڑ لیا۔۔۔

زیان مسکرا کر فون اٹھا کر دیکھنے لگا۔۔۔

نمبر ان نون تھا اسنے کال پیک کی۔۔۔

کیسے ہو آفیسر "صفی کی آواز پر۔۔۔زیان بری طرح چونکا تھا۔۔۔

تو تم نے مجھے یاد کر لیا"خود کو سنبھالتے ہوئے وہ بولا۔۔۔۔

پارس نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔زیان بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

ہاں نہ کر لیا۔۔۔۔تمھیں۔۔۔تم نے کہا تھا کہ تمھیں ہاف پاٹنر بناؤ۔۔۔تو میں تیار ہوں"وہ بولا لہجہ مسکراتا ہوا تھا زیان کا اچانک قہقہہ ابھرا۔۔۔۔

گڈ تو نیک کام میں دیری کیسی۔۔۔۔" وہ بولا۔۔۔۔

صفی کو اسکا قہقہہ کافی عجیب لگا تھا۔۔۔۔

کل ملاقات ہو گی پھر" صفی سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔زیان کو اسکے لہجے کے اتار چڑھاؤ محسوس ہو رہے تھے گیم تو اسکے کوٹ میں تھی اس وقت۔۔۔۔وہ مطمئین تھا۔۔۔۔

بلکل کیوں نہیں کل سب سے پہلے تم سے ہی ملاقات ہو گی اور یقیناً یہ حیران کن ملاقات ہو گی" وہ بولا۔۔۔اور دور کھڑی پارس کی جانب دیکھا۔۔۔جو اسی کیطرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

ویسے تم پارس رندھاوا کو چھپا نہیں سکتے مجھ سے" صفی اچانک بولا۔۔۔

زیان نے گہیرہ سانس بھرا لبوں کی تراش میں دلکش مسکان تھی۔۔

خیر ابھی تو تم نے ہمیں ڈسٹرب کیا ہے" وہ بے باکی سے بولا۔۔پارس کی آنکھیں پھیلی وہی صفی جو ڈرنک کرنے میں مشغول تھا اچانک اسکو اچھو لگا تھا۔۔۔۔

وٹ" بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا۔۔۔

یس۔۔۔۔" زیان نے فون بند کیا اور پیچھے پھینک دیا۔۔۔۔

جبکہ پارس کو اب ریلکس انداز میں دیکھنے لگا۔۔

یہ یہ صفی تھا" وہ پوچھتی اسکے نزدیک آ گئی۔۔

بلکل صفی ہی تھا۔۔" زیان نے اسے اپنی ٹانگ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

پارس دور ہی کھڑی رہی زیان نے۔۔ماتھے پر بل ڈالے اور اسکو اپنی جانب کھینچ کر اسکو اپنے پاؤں پر بیٹھا لیا۔۔۔

پارس کا دل بے ہنگم سا ہوا۔۔

وہ وہ کیا کہہ رہا تھا" وہ پوچھنے لگی۔۔۔

میں کیا کہہ رہا تھا یاد ہے" اسنے نرم نگاہوں سے اسکو اپنے حصار میں بھر لیا۔۔۔

زیان یہ سب غلط ہے" پارس جلدی سے اسکے پاس سے اٹھ گئ۔۔۔

زیان سنجیدگی سے اسکو دیکھتا اٹھا۔۔

اور واشروم میں چلا گیا۔۔۔۔

جبکہ پارس کو۔۔۔۔ فکر سی ہوئ جیسے وہ ناراض ہو گیا۔۔ ہو مگر جو وہ سمجھ رہی تھی وہ سہی تھا۔۔

نہ جانے آگے کیا ہو۔۔۔ وہ کیسے کنڑکٹ کا کہہ کر اس رشتے میں بندھ سکتی تھی۔۔۔۔

زیان باہر نکلا تو وہ اب چینج کر چکا تھا۔۔۔ وہ باہر آیا۔۔ اور پارس کو وہیں دیکھ کر اسکے نزدیک آیا

۔۔۔۔

اسکو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

گھیرہ سانس بھرا۔۔۔۔ پارس اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو۔۔۔۔

زیان چند لمحے اسکو دیکھ کر وہاں سے ہٹ گیا اور بیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔۔۔۔

لائٹ بند کر دو" اسنے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

پارس کو بری طرح شرمندگی ہوئ تھی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی اب وہ کہاں سوئے گی اسنے لائٹ بند کی۔۔اور خود وہیں سوئچ کے پاس کھڑی ہو گئ۔۔۔۔

چلی جاؤ یہاں۔۔سے۔۔میں تمھاری موجودگی سے ڈسٹرب ہوں گا۔۔۔"زیان کی سرد آواز سن کر پارس کا چہرہ اچانک سرخ ہو گیا۔۔وہ دروازہ کھل کر باہر نکل گئ۔۔۔

شش زیان نے اسے باہر جاتے دیکھا اور غصے سے سر جھٹکا۔۔

کہہ تو دیا تھا اس سنے وہ نہیں مانتا اس کنٹرکٹ کو پھر بھی ی وہ اسی کو لے کر کھڑی تھی یہ۔۔

بیوقوف لڑکی۔۔۔

غصے سے اسکو سوچتے ہوئے اسنے آنکھیں بند کر لیں۔۔

دوسری طرف پارس باہر آگئ۔۔۔

اور صوفے پر بیٹھ گئ۔۔۔

اسکی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں

اسے اپنی مام کی یاد آرہی تھی۔۔کاش وہ اس وقت سب کی بات سن لیتی کاش وہ صفی پر اتنا اندھا یقین نہ کرتی تو آج حالات الگ ہوتے کاش وہ بلکل نارمل ہو کر ایک دوسرے سے ملتے۔۔۔تو اسکے لیے بھی سب آسان ہوتا۔۔۔۔

اسکی سسکی سی نکلی۔۔۔

اسنے بے بسی سے اپنی آنکھیں صاف کیں۔۔۔جبکہ سامنے آنکھ اٹھائ تو زیان۔۔اسکے سامنے موجود تھا۔۔۔

کیا چاہتی ہو تم "وہ بھڑک کر بولا۔۔۔

کچھ۔۔کچھ نہیں "اسنے کہا۔۔۔

آپ ریسٹ کرلیں "پارس بولی۔۔

مجھے اپنی بیوی سے ریسٹ چاہیے۔۔کیا کچھ دیر میری بیوی یہ سوچ کر کے۔۔یہ سب کنٹرکٹ یہ کچھ بھی سوچے بنا مجھے وقت دے سکتی ہے۔۔۔"زیان غصے سے بولا۔۔جبکہ پارس سر جھکا گئی

۔۔۔

یو اڈیٹ "زیان بھڑک کر اٹھا۔۔۔اور اسکا ہاتھ جکڑ لیا۔۔۔پارس جبکہ رونے لگی تھی۔۔زیان اسے کھینچتا ہو کمرے میں لے آیا اور بیڈ پر زور سے دھکیل دیا۔۔

ایک تو تم خود نہیں جاتی تم کیا چاہتی ہو خود سے۔۔۔"وہ بھڑک کر بولا۔۔۔

پارس سسکنے لگی بار بار اپنی آنکھیں صاف کرنے لگی۔۔

میں نے اپنی زندگی میں اتنی کنفیوز لڑکی نہیں دیکھی۔۔۔

صرف بیزنیس میں دماغ چلانا ہی سب نہیں ہوتا۔۔۔اپنی اصل زندگی میں بھی دماغ کو چلا لینا چاہیے اور میری بات کان کھول کر سنو مس پارس زیان تمھاری ائڈینٹیٹی بدل چکی ہے۔۔۔ تم رندھاوا نہیں رہی ہو۔۔۔اور میں اپنی چیزوں کو خود سے دور برداشت نہیں کرتا۔۔۔"اسکے چہرے پر جھکتے ہوئے وہ غصے سے بھری آنکھوں میں بول رہا تھا۔۔۔پارس نے اپنے ہونٹ کاٹے تھے وہ بلکل درست سوچ رہا تھا اسکے بارے میں۔۔۔

زیان اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔انگوٹھے کی مدد سے اسکا ہونٹ آزاد کرایا۔۔اور پارس نے اسکے گلے میں بازو حائل کر لیے۔۔۔۔

زیان مسکرا دیا۔۔

پھر آپ مجھے چھوڑیں گے نہیں کبھی "وہ روتے میں اسکے سینے میں چہرہ چھپاتی بول رہی تھی۔۔۔

نہیں چھوڑو گا۔۔"زیان نے اسکو اپنی بانہوں میں جکڑ لیا۔۔۔

میری ہر جگہ ہیلپ بھی کریں گے "وہ پوچھ رہی تھی۔۔زیان نے اسکو جھک کر دیکھا جو اپنا چہرہ چھپائے ہوئے تھی۔۔

یعنی آگے بھی تم میرے لیے اتنی بڑی بڑی مصیبتیں کھڑی کرنے والی ہو"زیان بولا پارس نے اسپر مکے برسا دیے۔۔۔

محبت مصیبت نہیں ہوتی "وہ ناراضگی سے بولی۔۔

تمھیں برا یقین ہے مجھے تم سے محبت ہے تمھارے جیسے حد درجے بیوقوف لڑکی سے "زیان نے سر جھٹکا پارس نے اسکی جانب دیکھا۔۔

سرخ بڑی بڑی آنکھیں پتلا سا سرخ ناک اور گورا رنگ وہ بے حد حسین تھی۔۔۔

آپ بار بار اسطرح میری انسلٹ کریں گے "وہ بولی۔۔۔

آہ۔۔"زیان مسکرا دیا۔۔۔اسکی معصومیت پر۔۔۔اور اسکے گالوں پر پیار کیا۔۔۔

اور اسکے چہرے پر سے بال ہٹائے۔۔۔

اور کوئی شرط "وہ بولا۔۔۔تو پارس نے پر سوچ نظروں سے ادھر ادھر دیکھا۔۔

میں بیو قوف نہیں ہوں" اسنے بتایا۔۔زیان نے مسکراہٹ دبا کر اثبات میں سر ہلایا۔۔

بس تھوڑی انو سینٹ ہوں" وہ بولی۔۔تو زیان نے آنکھوں کو جنبش دی۔۔

پہلی بار دیکھ رہا ہوں اتنی کوئلٹیز ہیں ایک لڑکی میں وہ بھی۔۔۔جسٹ لائک بائے ون گیٹ ون فری" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔جبکہ پارس اسکا حصار توڑ کر اس سے دور ہوئی۔۔

کھل کر ہنس لیں ایسے دباد با ہنسنے سے لال ہو رہے ہیں" وہ چیڑ کر بولی۔۔

آہ میرا بیبی" زیان نے اپنی مسکراہٹ بند کی۔۔۔

اور اسکو دوبارہ اپنی جانب کھینچ لیا جبکہ پارس نے اپنا ہاتھ اس سے چھڑوالیا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔میری بات سنیں میں یہ کپڑے نہیں پہنو گی" وہ بولی۔۔۔

کیوں" زیان نے حیرانگی سے اسکو دیکھا۔۔

میں اس میں اچھی نہیں لگتی" وہ منہ بسور کر بولی۔۔۔

زیان نے آئی بر واچکائی

بکواس انسانوں کیطرح لباس پہنو گی تم" اسنے پھر سے اسکو کھینچا۔۔۔

جبکہ پارس نے پھر سے ہاتھ چھڑوایا۔۔۔

آپ میری کوئی بات نہیں مانیں گے" پارس نے خفگی سے پوچھا۔۔۔

جان تم میرے سامنے کچھ بھی پہنا لو مگر باہر بس وہی لباس جو اچھا لگتا ہے جس سے ایک لڑکی ڈھنپی ہوئی دیکھتی ہے" اسنے پھر سے کھینچا۔۔۔

پارس چھڑوانے لگی جبکہ زیان کا موڈ خراب ہوا۔۔

میں"

بس چپ" کتنی دیر سے فضول بولے جا رہی ہو میرا قیمتی وقت برباد ہو رہا ہے۔۔"وہ جھڑک کر بولا۔۔

اور یہ کیا بار بار ہاتھ چھڑوا رہی ہو۔۔۔"

اسنے اٹھ کر ٹیبل پر سے ہتھکڑی اٹھائی۔۔

نہیں زیان" پارس نے جلدی سے کہا

جبکہ زیان مسکرا کر اسکے نزدیک آیا اور اسکا ایک ہاتھ ہتھکڑی سے بندھا اور ہتھکڑی کا دوسری سیرا۔۔۔ جلدی سے بیڈ سے لگا کر وہ اب سکون سے پارس کو دیکھ رہا تھا۔۔

پارس نے بے بسی سے سرخ چہرے سے اسکی جانب دیکھا جبکہ اسکی آنکھوں کی بے باکی سے دیکھا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

زیان پارس کے چہرے پر جھکا۔۔۔اپنی شدتیں اسپر لٹانے لگا۔۔

پارس پہلے گھبرائی جبکہ پھر اسنے خود کو اسکے حوالے کر دیا۔۔۔

زیان"اسنے اپنی روکتی سانسوں کو ہموار کرنا چاہا جبکہ احتجاج کے راستے بھی اسنے اسکے ہاتھ باندھ کر بند کر دیے تھے۔۔۔

ششششش"اسنے اسکی جانب دیکھا۔۔آنکھوں میں خمار تھا۔۔۔

پارس نے آنکھیں زور سے بند کر لیں جبکہ زیان۔۔۔اسکی قربت میں بہکتا جا رہا تھا۔۔اسے بھی بہکا رہا تھا۔۔۔

---------------------------

فون کی تیز آواز پر اسکی آنکھ کھلی تو پارس کو اپنی بانہوں میں پایا۔۔اسکا ہاتھ اب بھی بندھا ہوا تھا

۔۔۔وہ مسکرا دیا۔۔۔۔

اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔اور چیختے ہوئے سیل فون کو دیکھا۔۔۔

کاشف کی کال تھی

سر آپ بھول گئے ہیں آج ہم نے کیا کرنا تھا ہیڈ کچھ ہی دیر میں یہاں پہنچ جائیں گی"

اوشیٹ "وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔۔۔پارس کا سر جو اسکے بازو پر تھا

۔ایکدم بیڈ پر پڑا مگر اسکے وجود میں جنبش بھی نہ ہوئی۔۔۔یعنی وہ اتنی گھیری نیند میں تھی۔۔۔

میں دس منٹ میں پہنچتا ہوں ساری ٹیم کو الرٹ کر دو"وہ بولا۔۔۔

اور فون بند کر کے وہ بیڈ پر سے اٹھا۔۔۔

پارس نے کروٹ لے لی۔۔۔

پارس"زیان نے اسکو ہلایا جو اسکی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں لیے۔۔۔نیندوں میں تھی۔۔۔

پارس اٹھو یار۔۔"اسنے ہلایا مگر دوسری طرف تو کان پر جوں بھی نہیں رینگی۔۔

اف"زیان نے سر پیٹا اور واشروم میں چلا گیا۔۔فریش ہو کر آیا۔۔تو پارس اب بھی سو رہی تھی

حولیہ اسکا زیان کو دوبارہ بہکہ دینے والا تھا۔۔اسنے اپنی نگاہیں پھیری۔۔

یہ لڑکی کچھ بھی اپنی عمر کے مطابق نہیں کرتی"زیان نے سوچا۔۔۔

پارس" وہ زور سے اسکے کان میں بولا۔۔۔

کیا مسلہ ہے آپکے ساتھ جان ہی نہیں چھوڑ رہے ہیں" پارس بھڑک کر بولی۔۔زیان اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔

میری جان چھوڑ تو دی ہے اب اٹھنے کی مشقت تو آپکو ہی کرنی پڑے گی نہ" وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا بولا۔

پلیز زیان" وہ منہ بناتی بولی۔۔

چنداماں کیا سوچیں گی اوپر سے اپنا حولیہ تو دیکھو۔۔" وہ مسکرایا۔۔

پارس کی اچانک آنکھ کھلی۔۔۔اور خود پر چادر نہ محسوس کر کے۔۔۔

وہ ایکدم چیخی۔۔۔

زیان کا قہقہہ نکلا۔۔اسنے اپنا ہاتھ کھلوانا چاہا جو کہ۔۔بند تھا۔۔۔

زیان کو دیکھنے کی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

تم ایسی چیز ہو۔۔۔کہ آدمی تم سے دور رہ ہی نہ پائے" وہ بولا چھوٹی سی جسارت کی اور اسکا ہاتھ کھول کر اسنے اسکو آزاد کر دیا۔۔

تم فریش ہو جاؤ" وہ بولا۔۔۔

آپ جائیں نہ" پارس جھنجھلا کر بولی تو زیان۔۔۔مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔۔

مجھے ضروری کام ہے جلدی اٹھ جانا اور ماں کو بتا دینا شاید دیر سے آو۔۔۔" وہ بولا۔۔اور باہر نکل گیا۔۔۔

باہر ماں موجود نہیں تھی وہ جلدی سے باہر نکل گیا۔۔۔

---

پوری رات کالی کرکے اب اسکی آنکھ کھلی تھی جب ملازم باہر چیخ رہے تھے اسکے دروازے بجا رہے تھے۔۔وہ اسے گالی دیتا جھلتا ہوا اٹھا۔۔

اسکے بستر میں موجود وجود نے بھی آنکھیں کھول کر دیکھا تھا۔۔

سر پولیس ریڈ پڑ گئی ہے" ملازم بولا۔۔ صفی کا سارا مزہ بھک سے اڑا تھا۔۔

کوئی ریڈ" وہ چلایا۔۔۔

دروازہ کھول کر دیکھا۔۔۔زیان کو مسکراتا ہوا دیکھ کر اسکا خون کھول گیا۔۔۔۔

مطلب زیان نے انسپیکٹر کی وکٹ گیرہ دی تھی۔۔اسنے کھینچ کر دروازہ بند کیا۔۔اور اس لڑکی کی جانب دیکھا جو ویسے ہی ریڈ کا سن کر بھاگ اٹھی تھی۔۔۔۔

صفی سر تھام گیا۔۔۔تھا۔۔اسنے کمرے میں سے بھاگنے کا رستہ ڈھونڈنا چاہا مگر۔۔یہاں کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔

با مجبوری اسے اپنا حلیہ درست کرکے باہر نکلنا پڑا۔۔

اوآؤ لڑکی کو دیکھ کر لگ رہا ہے تم نے اپنی زندگی کی آخری اطمینان بھری رات گزار لی ہے"

زیان کو بولنا تھا کہ صفی اسپر جھپٹا۔۔اور کھینچ کر اسکے منہ پر مکہ مارا۔۔۔۔

جبکہ دوسرا مکہ زیان نے اسکے منہ پر مارا جس سے صفی کی ناک سے خون نکلنے لگا۔۔اسکے ماں باپ بھی پکڑے گئے تھے۔۔ صفی جیسے پاگل سا ہو گیا تھا۔۔۔

-------------------------

وہ دوبارہ زیان پر جھپٹا مگر اس سے پہلے ہی زیان نے اسکے دونوں ہاتھوں کو قابو میں کر کے۔۔اپنی ٹانگ اسکے پیٹ میں۔۔ماری جس سے صفی درد سے چلانے لگا۔۔۔

دونوں کی سانسیں پھول گئیں تھیں۔۔زیان نے دونوں بازوں کمر پر رکھ کر اپنی سانسوں کو زرا ہموار کرنے کی کوشش کی وہ صفی کو درد سے کراہتے ہوئے دیکھ رہا تھا جبکہ باقی سب بھی وہیں کھڑے تھے پولیس نے چاروطرف سے انکو گھیر لیا تھا۔۔۔

ابھی مزید تمھارا کھیلنے کا دل ہے یہ پھر۔۔ سسرال چلنا ہے تم نے"زیان سرد لہجے میں بولا۔۔۔

میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑو گا زیان" صفی اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

رئیلی تمھیں ایسا کیوں لگا کہ تم مجھے زندہ نہیں چھوڑو گے اپنی حالت دیکھو۔۔۔دو ٹکے کے آدمی ۔۔۔ایک مظلوم لڑکی کو پھنسا کر کیا ملا تمھیں"زیان اسکی آنکھوں میں دیکھتا سرد لہجے میں بولا ۔۔۔

صفی کی ناک سے خون بہہ رہا تھا جسے اسنے بے دردی سے رگڑا۔۔۔

مجھے کمشنر سے بات کرنی ہے" اسنے۔۔ کہا جیسے اپنی آخری خواہش پوری کرنا چاہ رہا ہو زیان مسکرا دیا۔۔

کاشف ملا کر دو اسکو کال میں چاہتا ہوں اسکے سارے ارمان اچھے سے نکل جائیں" وہ مسکرا کر بولتا صوفے پر بیٹھ گیا۔۔ جبکہ کاشف نے کمشنر کو کال کی۔۔۔۔

اسلام علیکم سر" کاشف بولا۔۔

دوسری طرف سے جواب ملا۔۔۔

سر یہ صفی آپ سے بات کرنا چاہتا ہے" کاشف نے کہا دوسری طرف سے ملنے والے جواب پر کاشف کے بھی لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔۔ سب خاموشی سے کاشف کو دیکھنے لگے جبکہ زیان جانتا تھا کہ ہیڈ آفیسر پہنچ گئیں ہیں اور وہ اسوقت کمشنر کے ساتھ ہیں۔۔۔ اور کمشنر تار کیطرح سیدھا ہو گا۔۔۔۔

کاشف سپیکر اون کرو" زیان نے حکم دیا۔۔ کاشف نے فوراً ڈیل کو سپیکر پر ڈالا۔۔۔۔

سر کیا میں آپکی بات کرا دوں" کاشف نے پھر سے کہا۔۔۔

اے کمشنر۔۔۔" صفی ایکدم موبائل پر جھپٹا۔۔

کون ہے یہ مسٹر کاشف آپ ایک کریمنل سے میری بات کیسے کرا سکتے ہیں میں کیسے جان سکتا ہوں یہ کون ہے اور مجھ سے کیوں بات کرنا چاہتا ہے۔۔۔ زیان کہاں ہے" کمشنر کے سرد لہجے پر صفی کی آنکھیں حیرانگی سے پھٹ گئیں تھیں کتنا پیسہ اسنے اس کے منہ میں اتارا تھا اور اپنا تعلق بنایا تھا اور آج اسنے کیسے آنکھیں دیکھائیں تھیں۔۔

کاشف نے اسکے ہاتھ سے موبائل چھین کر زیان کو دیا۔۔

زیان مسکرا کر صفی کو دیکھ رہا تھا۔۔

جس کی پیشانی پر پسینہ گرمی سے نہیں پھوٹا تھا۔۔اپنی پکڑ پر پھوٹ نکلا تھا۔۔۔

آفیسر زیان۔۔میرے آرڈرز ہیں آپ اس ملک کے غدار اور قاتل شخص کو جلداز جلد اپنی ہراس میں لیں"کمشنر نے کہا۔۔

کیونکہ صفی منشیات میں بھی ملوث تھا۔۔

یس سر"زیان بولا۔۔اور سیل فون آف کر دیا۔۔

اسنے سیل ایکطرف اچھالا اور کھڑا ہو گیا۔۔

اب کیا کہو گے"زیان نے سوال کیا جبکہ صفی نے ارد گرد دیکھتے زور سے زیان کو دور دھکا دیا ۔۔اور باہر کیطرف دوڑ لگادی۔۔پیچھے پلٹ کر اپنے ماں باپ کو بھی نہیں دیکھا۔۔۔

اور ایسے لوگوں کو پرواہ ہی کب ہوتی ہے رشتوں کی۔۔

زیان کا دماغ ایکدم غصے سے کھول اٹھا تھا۔۔اسنے گن ہولڈر سے گن باہر نکالی اور صفی کی ٹانگ پر فائر کیا۔۔

صفی جو باہر پورچ میں ہی پہنچا تھا۔۔فائر لگنے سے زمین پر منہ کے بل جا گیرہ۔۔اور زور سے چلاتے ہوئے وہ کوئ پاگل لگ رہا تھا۔۔

زیان نے مظبوط قدم اسکی جانب اٹھائے اور اسکو کالر سے پکڑتے ہوئے اسکو گھر کے باہر کھینچا

۔۔۔

باہر پارس اور میڈیا کو دیکھ کر۔۔۔ صفی کے طوطے اڑ گئے تھے۔۔ جبکہ درد سے وہ الگ چلا رہا تھا ۔۔۔۔

سر کیا یہ سچ ہے۔۔۔ پارس رندھاوا پر لگے سارے الزام غلط تھے اور اصل گنھگار یہ شخص ہے "

ایک رپورٹر نے اسکے آگے اپنا مائیک کیا اسنے کبھی انٹرویو نہیں دیا تھا۔۔اور میڈیا سے کوئی خاص چیڑ سی تھی اسکو۔۔۔ مگر آج جس لڑکی کے بارے میں وہ لوگ بات کر رہے تھے وہ اسکی بیوی تھی۔۔۔۔

اسنے گھیرہ سانس بھرا اور صفی کو زمین پر دھکیل دیا۔۔ٹانگ پر گولی لگنے کے باعث وہ اٹھ بھی نہ سکا اور زیان کے قدموں میں یوں ہی پڑا رہا۔۔۔۔

پارس رندھاوا اب پارس زیان ہیں۔۔۔۔

میں جانتا ہوں وہ مشہور لڑکی تھی اور اسپر الزام لگایا۔۔۔

اسکا قاتلہ بنا دیا اس شخص نے۔۔۔ یہاں تک کے وہ اپنے گھر میں بھی نہیں رہ پائی۔۔اور جانتے ہیں اس شخص کے ساتھ کس نے۔۔۔ ساتھ دیا۔۔

آپ لوگوں نے۔۔ایکچلی آپ لوگوں کو صرف سرخیوں کی پرواہ ہوتی ہے کسی کو ذلیل کر کے سچ جان کر پھر اسی ڈھٹائی سے آکر کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ خیر۔۔۔۔ مجرم آپ لوگوں کے سامنے ہے اس آدمی نے تین قتل کیے۔۔۔۔

ہیں جبکہ منشیات میں بھی ملوث ہے۔۔اور میری بیوی۔۔۔

بے گناہ تھی اور بے گناہ ہے۔۔۔آپ لوگوں کا حق بنتا ہے آپ لوگ اس سے ایکسکیوز کریں۔۔ باقی میں کچھ نہیں کہنا چاہتا تھنکیو" سرد سپاٹ لہجے میں وہ وہاں کھڑے لوگوں کو منہ اتارتا آگے قدم بڑھا لے گیا۔۔ جبکہ پیچھے کھڑے ساتھ صفی کو گھسیٹتے ہوئے۔۔پولیس موبائل تک لا یا تھا ۔۔زیان کی نگاہ ایکطرف کھڑی پارس پر گئ جس کی آنکھوں میں لا تعداد آنسو تھے۔۔وہ ایکدم چونکا تھا وہ یہاں۔۔ کس کے ساتھ آئ تھی۔۔اسکے پیچھے سعد کو دیکھ کر۔۔وہ سمجھ گیا اور پھر اسنے کاشف کو گھور کر دیکھا۔۔۔

جس نے آنکھوں میں ہی جیسے معذرت کی تھی۔۔اسکی پیشانی پر کئ بل پڑے تھے۔۔اگر وہ پارس کیطرف بڑھتا۔۔تو ضرور میڈیا اسکیطرف متوجہ ہوتا۔۔فلحال تو وہ پارس کے حولیے کی وجہ سے اور چہرہ تقریبا چھپانے کی وجہ سے پارس کو پہچان نہیں سکے تھے۔۔۔

پارس کی بڑی بڑی آنکھوں میں زیان کے لیے عزت اور محبت جیسے دوگنی ہو گئ تھی۔۔۔

جبکہ آنکھوں میں تیرتے آنسو۔۔۔زیان نے اس سے نظریں چرائیں اور اپنی گاڑی میں سوار ہو گیا جیسے وہ چاہتا ہو کہ وہ بھی وہاں سے چلی جائے۔۔۔

---------------------------

ٹی وی پر نیوز اور صفی کی حالت دیکھ کر عالیان کے رنگ اڑ گئے تھے یہاں تک کے اسکے ماں باپ بھی پکڑے گئے تھے۔۔وہ جلدی سے یہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا۔۔۔

تبھی جلدی جلدی اپنی ضروری چیزیں اور رقم باندھ کر وہ جیسے ہی نکلا تو کاشف اسکے سواگت میں پہلے ہی کھڑا تھا مسکرا کر اسکو دیکھتا۔۔ وہ اسے گاڑی میں آنے کا اشارہ کرنے لگا جبکہ عالیان نے سارا ساز و سامان وہیں پھینکا اور بھاگنے کی کوشش کی۔۔۔

اس وقت اسے اپنی جان کی پرواہ تھی مگر کاشف نے اسے جکڑ لیا۔۔ اور کھینچ کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ جڑ دیے۔۔۔

اور اسے بھی گھسیٹتا ہوا پولیس موبائل میں پھینک کر۔۔۔ وہ زیان کے آرڈرز کو پورا کر چکا تھا ـــــ

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

سر یہ فائل میں دوبارہ کورٹ میں بھیجنا چاہتا ہوں تا کہ میری بیوی پر سے ہر قسم کا الزام ہٹ جائے "زیان نے کمشنر کو ہیڈ کے سامنے رپورٹ دی

ویل ڈن مسٹر زیان آپ نے بہت اچھا کام کیا ہے۔۔۔ اور آپ اس فائلز کو ری اوپن کرائیں" کمشنر نے کہا اور زیان سر ہلا کر باہر نکل گیا۔۔۔

ہیڈ کے سامنے کمشنر کچھ زیادہ ہی سیدھا ہو گیا تھا شاید۔۔ وہ اپنی نوکری بچانا چاہ رہا تھا۔۔ اور زیان یہ لمحے ایک منٹ کے لیے بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی اسنے۔۔۔ وکیل ہائیر کیا۔۔۔ اسد مرزا کو اور یہ کیس۔۔ اسکے حوالے کر کے وہ اب کچھ مطمئین ہو گیا تھا۔۔

جب تک کورٹ میں صفی کی پیشی نہیں لگتی پارس کو اسکا سامان اسکا گھر اسکی کمپنی یہ پیسہ کچھ بھی نہ ملتا اسی لیے وہ یہ کیس جلد از جلد کرنا چاہتا تھا۔۔

-----------------------

یہاں تک کے دو دن گزر گئے تھے زیان گھر نہیں گیا تھا۔۔اسد کے ساتھ وہ سارا کیس خود دیکھ رہا تھا جبکہ صفی اور اسکے ماں باپ اور عالیان کو اریسٹ کر لیا گیا تھا۔۔اور صفی اور عالیان کو پندرہ دن کے ریمانڈ پر بھیج دیا تھا۔۔۔

یہ سب زیان نے خود سے کروایا تھا اور جب تک وہ اس کیس میں انولو تھا تو صفی کو کیا لگ رہا تھا کہ وہ باہر نکل جائے گا۔۔۔وہ اسے کتے کی موت مار دینا چاہتا تھا۔۔۔

سر پتہ چل گیا ہے میم کے پیرینٹس کا" وہ اسد کے ساتھ کیس سٹڈی کر رہا تھا تبھی۔۔کاشف آیا اور یہ اطلاع دی۔۔زیان کو لگا اب اسکے اوپر سے۔۔وزن اتر گیا ہے اسنے سر ہلایا اور خود اٹھا وہ کاشف کے ساتھ خود جانا چاہتا تھا یہاں تک کے وہ۔۔یہ سب دوبارہ پارس کو لوٹا کر اسکے چہرے کی خوشی دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ہاں اسکے قربت نے اسکے حواسوں پر پارس کو سوار کر دیا تھا۔۔۔اس سے دور یہ دو دن اسنے بہت سوچ سوچ کر گزارے تھے مگر۔۔جب تک اسے وہ خوشی نہیں دے گا جو اسکا اصل ہے تب تک وہ گھر نہیں جانا چاہتا تھا اور در حقیقت ان معاملات میں الجھ کر اسکو واپس لوٹنے کا وقت بھی نہیں ملا تھا۔۔۔کچھ گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ ایک بیلڈینگ کی

بیسمنٹ میں تھا جہاں پر عالیان اور صفی کے بندے تھے جنھیں اریسٹ کر لیا گیا تھا۔۔ جبکہ
بیسمنٹ میں مسٹر اینڈ مسز رندھاوا کو دیکھ کر ایک پل ہ
کے لیے زیان۔۔ نے اپنی آنکھیں بند کر کے گھیرہ سانس بھرا تھا۔۔ دونوں کی حالت ایسی تھی
گویا۔۔ ابھی مر جائیں گے۔۔ شاید انھیں کچھ دنوں سے کھانا نہیں دیا گیا تھا۔۔۔ مسز رندھاوا تو
ہوش میں بھی نہیں تھی۔۔۔ زیان نے۔۔ کاشف سے ان لوگوں کو باہر نکلوایا دونوں میں اپنے
قدموں پر چلنے کی ہمت باقی نہیں تھی۔۔ انھیں فوراً ہسپیٹل پہنچا کر۔۔ زیان۔ خود بھی انکے پاس
ہسپیٹل جانے کے لیے نکلا تھا۔۔

---------------------

بیٹا زیان کو فون کر کے پتا کر لو۔۔۔" وہ پارس کے پاس آئیں جو۔۔۔ دو دن سے کافی خاموش تھی
ورنہ پہلے تو خود سے بات کرنے کی کوشش بھی کر لیتی تھی۔۔
انھوں نے کہا تو وہ ایکدم چونک گئ۔۔۔
س۔۔ سوری آنٹی میرے پاس سیل فون نہیں ہے" پارس نے کہا۔۔۔
تو انھوں نے سر ہلایا۔۔
ویسے عجیب ہے میرا بیٹا۔۔ حیرت ہے تم اسے پسند کرتی ہو۔۔۔ ایک موبائل تو اسنے دیا نہیں
لے کر تمھیں" وہ زرا خفا سی لگ رہیں تھیں۔۔۔
پارس انکی طرف دیکھنے لگی۔۔

وہ بچپن سے ہی ایسا ہے۔۔۔اگر زمانہ آگے جا رہا ہو گا اسنے کسی اور راستے پر چل پڑنا ہے۔۔یہ فیشن ویژن اسے نہیں پسند۔۔مگر آنے دو اس لڑکے کو سمجھتا کیا ہے دو دن سے میری بہو کا منہ اترا ہوا ہے۔۔ویسے بیٹا ایک بات کہو۔۔پولیس والے سے شادی نہیں کرنی چاہیے۔۔۔ایسے ہی روکھے پھیکے ہوتے ہیں" وہ بولیں جبکہ پارس کو نہ چاہتے ہوئے بھی بے ساختہ ہنسی آ گئی۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کے بارے میں کیسے بات کر رہیں تھیں۔۔۔

ویسے محسوس تو اسنے بھی کیا تھا زیان۔۔کچھ زیادہ ہی بیک ورڈ تھا۔۔۔

اسکے ہنسنے پر وہ بھی مسکرادیں۔۔۔۔

جبکہ ہنستے ہنستے پارس کی آنکھوں میں کئی آنسو جمع ہو گئے۔۔۔

ارے رونے کیوں لگی" وہ اسکے پاس آئیں۔۔اور پارس کے سر پر ہاتھ رکھا تو پارس انکے گلے لگ گئی۔۔۔۔

آپ بہت اچھی ہیں مجھے لگا آپ مجھے ایکسیپٹ نہیں کریں گی" وہ بولی تو وہ اسکی پیٹ سہلانے لگیں ۔۔

میں نے اپنے بیٹے کی آنکھوں میں پہلی بار اتنی چمک دیکھی تھی۔۔۔۔

تو کیسے نہ میں اسکی پسند میں راضی ہوتی۔۔۔ازمیر کے لیے وہ بہت ہلکان ہوا ہے زندگی کا اچھے دن اسنے۔۔۔اسکی دیکھ بھال میں گزار دیے۔۔۔اور وہ اب بھی سمجھتا ہے کہ وہ اسکی موت کا زمہ دار ہے۔۔۔۔

مگر جب اسے تمھارے ساتھ دیکھا تو خوشی ہوئی۔۔ جیسے وہ ان گزرے لمہوں کو بھول گیا ہو

۔۔۔۔" وہ اسے بتانے لگی۔۔ پارس نے سر ہلایا اور ان سے الگ ہوئی۔۔

مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں صرف بیٹے کی ہی وجہ سے تمھیں قبول کر رہی ہوں۔۔۔ میری بہو اتنی پیاری ہے۔۔۔ بس مجھے میرے بیٹے کی طرح پسند آگئی ہے" وہ مسکرائیں تو پارس۔۔۔ شرما سی گئی۔۔

بس جلدی سے خوشخبری دے دو تو مزہ آجائے" وہ بولیں تو پارس کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔ جبکہ آنکھیں جھک سی گئیں۔۔۔

اسلام علیکم "اسکی آواز پر دونوں نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔۔ وہ سنجیدہ سا تھا۔۔۔ پولیس یونیفارم میں تھکی تھکی آنکھیں۔۔۔ لیے وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔

آگئے ہو فرست مل گئی ہے۔۔ ماں تو بیٹا چلو ماں ہوتی ہے مگر بیوی یہ ناز نخرے نہیں اٹھائے گی ۔۔۔ وقت پر گھر آیا کرو" وہ اسے لتاڑتیں بولیں۔۔

ماں میری بیوی کو بھی نخرے اٹھانے پڑیں گے۔۔۔" وہ مصروف سا بولتا اپنے بیگ میں موجود ڈاکومنٹ کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

دوبارہ جاؤ گے" وہ سر نفی میں ہلاتی بولیں۔۔

جی دوبارہ جانا ہے ضروری کیس ہے" وہ مطلوبہ ڈاکومنٹ ملنے پر اٹھا۔۔۔

میں فریش ہو جاؤ" اسنے کہا۔۔ پارس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔

ٹھیک میں کھانا لگاتی ہوں کھا کر جانا" انھوں نے کہا اور باہر نکل گئیں۔۔

جبکہ زیان واشروم میں چلا گیا۔۔اور پارس بھی باہر آ گئ۔۔

آنٹی میں کر لیتی ہوں آپ بیٹھ جائیں "اسنے کہا وہ بہت کوشش کرتی تھی کہ ہر چیز کو درست رکھے۔۔۔

مگر پھر بھی کچھ چیزیں خراب رہتیں۔۔۔ تھیں۔۔

جن کو دیکھنے کے باوجود بھی وہ اسے کچھ نہیں کہتی تھیں

پارس برتنوں کو ایسے ہی پڑا دیکھ کر شرمندہ سی ہو گئ۔۔۔

جاؤ تم تھوڑا سا اسکے کان کھینچو اور کہو مجھے موبائل لے کر دے۔۔۔"انھوں نے رازداری سے کہا ۔۔۔پارس آنکھیں کھولے انھیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

جاؤ بھی "انھوں نے زبردستی اسے اٹھایا۔۔تو پارس کو اندر جانا پڑا۔۔ مگر اندر قدم رکھتے ہی اسکا ٹکراؤ زیان سے۔۔ہوا جو کہ شرٹ لیس تھا۔۔ٹراؤزر میں۔۔۔۔

وہ کچھ گھبرا کر اس سے دور ہو گئ۔۔۔

زیان نے تھوڑے سے کھلے دروازے پر ہاتھ رکھ کر دروازہ بند کیا پارس اسکے لمبے چوڑے قدو قامت کے آگے جیسے چھپ سی گئ تھی۔۔۔

زیان اسکے نزدیک ہوا۔۔۔اسکا گھبرایا ہوا چہرہ اپنے ہاتھ سے اوپر کیا جبکہ پارس۔۔۔دروازے سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔

آئی مس یو" اسنے کہا۔۔بے تاب نظریں اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کا طواف کر رہیں تھیں

۔۔۔پارس کی دھڑکنوں کا شور دونوں سن سکتے تھے۔۔زیان نے پھر سے اسکے گلے میں دوپٹہ

نہیں دیکھا۔۔تو گہری سانس بھری۔۔

تمھاری دوپٹے سے دشمنی ہے" وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔

پارس نے نگاہ اسکی جانب اٹھائی۔۔۔

وہ وہ گیر تا ہے۔۔تو مجھ سے سنبھلتا نہیں" اسنے اپنی مجبوری بتائی۔۔

تو کیا اب میں تمھارے ساتھ چیپکا رہو تمھارا دوپٹہ سمبھانے کے لیے" زیان نے اسکو گھورا۔۔

میں نے تو نہیں کہا" پارس ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

ہمم ڈر پھوک" وہ کہہ کر اس سے الگ ہو گیا۔۔

جی نہیں مجھے کسی سے ڈر نہیں لگتا" زیان کو آئینے کے سامنے کھڑا دیکھ وہ اسکے پیچھے آ کھڑی ہوئی

۔۔زیان نے دونوں کا عکس آئینے میں دیکھا۔۔۔

اور معمولی سا مسکرادیا کہ پارس کو گمان بھی نہیں گزرا کہ وہ مسکرایا ہے۔۔

پارس اسکو دیکھ رہی تھی۔۔۔

میں جانتا ہوں پارس تمھیں ڈر نہیں لگتا" وہ مزاق اڑانے والے انداز میں بولا۔۔

یہ سچ ہے

سمجھ آئی آپکو۔۔۔" پارس نے کہا اور خفگی سے اسکے پاس سے آ ہٹنے لگی۔۔

یہیں کھڑی رہو اچھی لگی رہی ہو" اسنے کہا اور خود بال بنانے لگا جبکہ پارس نے خود کو آئینے میں دیکھا۔۔ جو وہ تھی اس سے

کتنا بدل گئی تھی۔۔۔

بال بھی لمبے ہو گئے تھے

کہاں اچھی لگ رہی ہوں۔۔۔ اگر آپ پارس رندھاوا سے ملیں تو۔۔ پھر بھی کوئی بات ہے یہ والی پارس تو دیکھتی ہی بورنگ ہے" وہ اپنی اداسی میں بولتی گئی۔۔ زیان نے ڈراسنگ پر برش پھینکا اور مڑا۔۔۔

اچھا۔۔۔ پھر تو مجھے واقعی تمھیں ایک موقع دینا چاہیے۔۔ مگر یاد رکھنا میرے کمرے کی چار دیواری تک۔۔ میں ایک لمحے کے لیے بھی برداشت نہیں کروں گا تم پر کسی کی پسندیدہ نظر اٹھے" اسنے معمولی سی جسارت کرتے ہوئے کہا۔۔۔ پارس سن سی ہو گئی۔۔۔

زیان کو جلدی تھی تبھی اسکو زیادہ وقت نہیں دے سکتا تھا۔۔ شرٹ پہن کر وہ۔۔ کمرے سے باہر نکلا کچھ دیر بعد پارس بھی باہر آ گئی۔۔۔

ہمم آج آپ نے کھانا بنایا ہے۔۔" اسنے اپنی ماں کو دیکھا۔۔

تبھی میں بھی سوچ رہا تھا سارے گھر میں کھانے کی خوشبو ہے" وہ مزے سے بولا۔۔۔

پارس چپ چاپ کھانا کھا رہی تھی۔۔

میری بہو کے ہاتھ کا ذائقہ مجھ سے بھی زیادہ اچھا ہے۔۔ اور ایک بات بتاؤ تم نے اسکو موبائل کیوں نہیں لے کر دیا کپڑے بھی دو چار ہیں جوتا تو کوئی بھی نہیں اور میک اپ کا سامان۔۔ نظر بھی

نہیں آتا۔۔ جیولری نام کی نہیں اسکے پاس۔۔۔ یہ تمھاری محبت ہے۔۔۔" وہ غصے سے بولیں جبکہ زیان منہ کھولے انکو دیکھ رہا تھا۔۔ پارس نے ایک نظر زیان کو دیکھا۔۔اور پھر اپنی ساس کو ۔۔۔اور اچانک اسے ہنسی آ گئی۔۔۔

اسکی کھلکھلاہٹ سے ماں تو بہت خوش ہوئی تھیں جبکہ زیان نے اسکو ایسے گھورا کہ تمھیں تو اچھے سے دیکھ لوں گا۔۔۔۔

ماں میں مصروف تھا اس لیے" اسنے کہا۔۔۔

تو شادی نہ کرتے بیٹا" انھوں نے گھور کر کہا۔۔۔ تو زیان نے کھانا کھانے میں ہی عافیت جانی ۔۔۔۔

جبکہ پارس نے انکی طرف دیکھا۔۔۔

اور انھوں نے آنکھوں آنکھوں میں خوشی کا اظہار کیا۔۔۔ دونوں کی چالا کی دیکھ کر زیان گھیرہ سانس بھر گیا۔۔ مگر پارس نظروں میں آ گئی تھی۔۔اچھے ماحول میں کھانا کھایا۔۔۔ جب وہ جانے لگا۔۔ تو پارس کمرے میں نہیں گئی۔۔۔

میرے پیپرز نہیں مل رہے" زیان نے سنجیدگی سے کہا۔۔

مجھے کیا پتہ کہاں رکھے ہیں" پارس بولی اور آنٹی سے بات کرنے لگی۔۔

ڈھونڈ کر دو" زیان نے گھور کر اسے آنکھوں میں اندر آنے کا کہا۔۔ پارس نے ایک نظر اپنی ساس کو دیکھا۔۔

جاؤبیٹا۔۔ تمھارے جاتے ہی مل جائے گی اسکو چیز "وہ بولیں پارس شرمندہ سی ہو گئ۔۔۔اور اندر کمرے میں آئ تو زیان نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے۔۔دوسری طرف لے گیا۔۔۔

زیان دروازہ کھلا ہوا ہے "پارس گھبرا گئ۔۔

کھلا رہے۔۔ تم یہ بتاؤ تم کیا کیا کہتی ہو ماں کو "وہ گھور کر بولا۔۔

جو حقیقت ہے "پارس نے شانے اچکاے۔۔

ہمم کونفیڈینس "زیان نے اسے داد دی۔۔۔

پارس مسکرادی۔۔۔

میری آئ مس یو کا جواب نہیں دیا تم نے "زیان نے اسکو خود سے نزدیک کیا۔۔۔

پارس شرما سی گئ۔۔

آآ "زیان نے اسکا چہرہ اوپر کیا۔

۔اب بھی پٹ پٹ جواب دو "اسکے گالوں کو چھوتے ہوئے وہ بولا۔۔

تو پارس نے اسکے گرد بازو حائل کر لیے

۔

زیان نے اسکے نرم لمس کو خود میں سمیٹ لیا۔۔۔

تھینکیو۔۔۔وہ سب دینے کے لیے جو میں اپنی بیوقوفی سے گنوا چکی تھی۔۔۔میں میں بس اپنی ماں سے ملنا چاہتی ہوں "وہ بولی تو زیان نے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔

میں تمھیں بہت جلد ملواو گا۔۔۔اس

دن سپیشل انعام دینا ہے تم نے مجھے" وہ بولا تو پارس مسکرا دی۔۔۔

کون سا انعام چاہیے آپکو میرا شوہر تو زرا غریب سا ہے مجھے پیسے نہیں دیتا پھر میں کیا لوں گی آپ کے لیے" پارس نے آنکھیں گھما کر کہا۔۔ تو زیان نے اپنا قہقہہ روکا۔۔۔

بس جو غریب شوہر کہتا جائے۔۔ بنا آواز نکالے ویسا کرتی رہنا۔۔۔" اسنے اسکے کان میں کہا۔۔۔

پارس سرد سی ہو گئ۔۔۔۔

ہمم غریب۔۔۔" اسنے اسکو دور کرنا چاہا۔۔۔۔

ہاں غریب" زیان نے اچانک اسے خود سے نزدیک کیا۔۔ اور اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔۔

بے تابی سے اسپر لمس بکھیرتے۔۔۔ وہ پیچھلے گزرے دنوں کی کثرت نکال رہا تھا۔۔ جبکہ پارس اسکے بالوں میں انگلیاں ڈالے اسکی من مانی کو سہہ رہی تھی۔۔۔

اپنی مرضی سے وہ الگ ہوا۔۔ اور ایک پر زور جسارت اسکے گال پر کی جیسے من نہ بھرا ہو۔۔۔

بس میں فارغ ہو جاؤ اسکے بعد۔۔۔" وہ رک گیا۔۔ معنی خیزی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

پارس نے اسے دور دھکیلا۔۔۔

نادیدے" اسنے کہا۔۔ تو زیان ہنس دیا۔۔۔۔

جا رہا ہوں۔۔۔ آؤ گا تو تیار رہنا" وہ بولا۔۔۔۔ پارس مسکرا دی۔۔۔

جبکہ زیان وہ ڈاکومنٹ لے کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

\-----------------------

بس میں فارغ ہو جاؤ اسکے بعد۔۔۔" وہ رک گیا۔۔ معنی خیزی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

پارس نے اسے دور دھکیلا۔۔۔

نادیدے" اسنے کہا۔۔ تو زیان ہنس دیا۔۔۔

جارہا ہوں۔۔۔ آؤ گا تو تیار رہنا" وہ بولا۔۔۔۔ پارس مسکرادی۔۔۔

جبکہ زیان وہ ڈاکومنٹ لے کر باہر نکل گیا۔۔۔

---

پارس مشل کے سامنے کچھ کنفیوز سی تھی جبکہ وہ اس سے چھوٹی تھی اور خود بھی کافی شائے تھی اور پارس کو اچھی بھی لگی تھی مگر۔۔ پھر بھی گزشتہ اسکے اور زیان کے مابین رشتے کو سوچ کر وہ کنفیوز سی تھی۔۔۔ مشل اور اسکی والدہ دونوں ہی آئیں تھیں پارس کو یہ بات ماننی پڑی تھی کہ یہ لوگ بہت اچھے تھے۔۔۔ جو کسی بھی قسم کے وسیلے سے دور تھے۔۔۔ اور آج اسنے ایک بات اور بھی سیکھ لی تھی کہ زندگی میں ضروری نہیں ہر چیز پیسہ ہو۔۔۔ پیسے کی خواہش رکھنے والے لوگوں کے پاس رشتوں کی اور وفاداری کی قلت ہوتی ہے۔۔۔ جیسے کے وہ۔۔۔ جبکہ ان لوگ کے پاس بہت سارے پیسے نہیں تھے مگر ہر رشتہ دوسرے کے لیے مخلص اور پائیدار تھا۔۔۔

وہ کھانا بناتے ہوئے مسلسل سوچ رہی تھی۔۔ آنٹی اور مشل کی امی دونوں باتیں کر رہیں تھیں آنٹی نے پارس کی انکے سامنے کافی تعریف کی جبکہ انھوں نے بھی اسے پیار کیا۔۔۔

پارس انکے رویے پر حیران تو ہوئی مگر انکے کھلے دل کی قائل ہو گئی۔۔۔

تبھی اسنے کچھ اچھا بنانے کا سوچا تھا۔۔ اور وہ بریانی بنانے لگی تھی مشل اسکے پاس آگئی۔۔ اسنے مڑ کر دیکھا اور مسکرا دی۔۔۔

مشل بھی مسکرائی

ام م سوری" مشل نے کہا۔۔۔۔

پارس حیران ہوئی۔۔

وہ کس لیے" پارس نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

میں اس دن۔۔۔ بد تمیزی کر گئی۔۔۔۔" مشل شرمندہ سی کھڑی تھی۔۔ پارس اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

تم بہت اچھی ہو" پارس نے مسکرا کر اسکا گال تھپتھپایا۔۔۔

مشل بھی ہلکا سا مسکرا دی۔۔

میں کچھ ہیلپ کردوں آپکی" اسنے پوچھا تو پارس نے اسکے آگے سلاد کا سامان رکھ دیا۔۔۔

آپ اتنی امیر ہیں مجھے نہیں لگتا تھا آپکو کھانا بنانا آتا ہوگا" مشل نے کہا تو پارس ہنس دی۔۔

اکیلی میری مما تھوڑا مینٹلی ڈسٹرب تھیں۔۔۔تو انکی کیئر میں نے کسی چھوٹے بچے کیطرح کی ہے ۔۔۔تو انکی فرمائش پر میں نیٹ سے کھانے دیکھ کر۔۔بنالیتی تھی شروع شروع میں تو خراب ہوئے پھر میں نے کوکینگ کلاسز لے کر یہ سلسلہ ہی ختم کردیا" پارس نے تفصیل سے بتایا تو مشل نے سر ہلایا۔۔۔

آپ کو زیان نے پسند کیا تھا" مشل بے ساختہ بولی۔۔۔

تو پارس اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

سوری میرا مطلب کچھ اور نہیں بس ایسے ہی پوچھ رہی ہوں۔۔۔اگر آپ نے مائینڈ کیا تو۔۔۔ کوئی اور بات کرلیتے ہیں" وہ بولی تو پارس مسکرادی۔۔۔

سوانوسینٹ" وہ اسکا گال کھینچ کر بولی تو مشل شرماسی گئ۔۔

ام م اکیلی سچ بتاؤ تو ہم دونوں کو ہی نہیں پتہ کہ۔۔۔کس نے پہلے پسند کیا۔۔۔

پارس ہنس دی۔۔۔تو مشل حیرات سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔"

پارس جیسے ہوش میں ائی۔۔

آئی مین الکورس ایسے کام مرد ہی پہلے کرتے ہیں مگر دل دل میں لڑکی بھی اسے چاہنے لگتی ہے

۔۔۔"اسنے کہا تو مشل مسکرادی۔۔۔۔

پارس بھی مسکرا رہی تھی۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتی۔۔ کہ ڈور بیل بجنے لگی۔۔۔۔

سعد صاحب آگئے ہیں" پارس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔

اور دروازہ کھولنے چلی گئ۔۔ جبکہ مشل اپنے کام میں مگن رہی۔۔

اور توقع کے عین مطابق سعد باہر کھڑا تھا ہاتھ میں پیزا بوکس تھا۔۔

کیا ہوا" اسنے پوچھا اور اندر آگیا۔۔ مگر سامنے اوپن کچن میں کھڑی اس خوبصورت سی لڑکی کو ایک بار پھر اپنے سامنے دیکھ کر۔۔ اسنے جلدی سے اپنے بال درست کیے۔۔اور پارس کو وہ بکس دے کر وہ صوفے پر سے چھلانگ لگاتا۔۔۔ کبنٹ کے پاس آرکا۔۔۔جبکہ۔۔ مشل ڈر گئ اسکی اس حرکت پر۔۔

ہائے"سعد نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔

جبکہ پارس۔۔ ہنسی دباتی دروازہ بند کرتی۔۔۔ انکے پاس آئی۔۔۔

مشل نے پارس کی طرف دیکھا۔۔۔

یہ میرا چھوٹا بھائی ہے ایسا سمجھ لو سعد" پارس نے تعارف کرایا۔۔۔ سعد نے بالوں میں ہاتھ پھیرہ

پارس اسکی ہیرو گیری پر ہنسی دبا رہی تھی جبکہ مشل۔۔۔نے اسکو اگنور کر دیا تھا۔۔۔

وہ مڑی اور اب رائتہ بنانے لگی۔۔

سعد کا ایکدم منہ سا اتر گیا جبکہ پارس نے شانے اچکائے۔۔۔

اور خود بھی کام میں لگ گئ۔۔۔

ویسے مجھے اگنور کرنے کی کوئی تک نہیں تھی۔۔یو مس دوپٹہ "سعد ڈھٹائی سے بولا۔۔۔

پارس نے تو دوپٹہ نہیں لیا ہوا تھا مشل بے ساختہ مڑی۔۔

اف کتنی پیاری ہے "سعد نے دل میں سوچا۔۔۔

آپ مجھ سے بات کر رہے ہیں" مشل حیرانگی سے بولی۔۔

یہ آوارہ لڑکی تو دوپٹہ نہیں لیتی تو بندہ آپ سے ہی گفتگو کرنا چاہ رہا ہے۔۔۔" سعد کبنٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔

سعد تمھیں تمیز بلکل نہیں ہے "پارس نے گھور کر پیزا بوکس کھولا۔۔اور ایک سلائس اٹھا کر۔۔ مشل کیطرف بڑھایا۔۔۔

سوری میں یہ سب چیزیں نہیں کھاتی" مشل نے صاف جواب دیا پارس نے فورس نہیں کیا۔۔وہ اسے کمفر ٹیبل رکھنا چاہتی تھی۔۔وہ سلائس خود کھانے لگی۔۔

کیا واقعی پیزا نہیں کھاتی تم میں بھی نہیں کھاتا کیا باسی روٹی پر دو بوٹی ڈال دیتے ہیں یخ مجھے تو خود بھی نہیں پسند۔۔بس یہ تو۔۔اس لڑکی کے لیے لے آتا ہوں" سعد جلدی جلدی بولا۔۔۔پارس کا منہ وہیں اٹک گیا۔۔۔

جبکہ اتنے عرصے میں وہ یہ جان گئ تھی کہ وہ گھر کا کھانا کم پیزا زیادہ کھاتا تھا اور فلرٹ کا لیول تھا کہ وہ۔۔ کھڑے پاؤں پر ہی پلٹ گیا تھا۔۔۔۔

مشل نے پھر بھی کوئی ریسپوں س نہیں دیا۔۔۔

یہ تم نے بنائ ہے۔۔۔ آف خوشبو تو بہت مزے کی ہے۔۔ محترمہ پارس کچھ سیکھ لیں آپ بھی کتنے زائقے کی خوشبو ہے "وہ بریانی کی تعریف کرتا بولا۔۔۔

یہ پارس نے بنائی ہے" مشل سنجیدگی سے بولی۔۔ سعد کی مسکراہٹ غائب ہوئی جبکہ پارس کا قہقہہ نکلا۔۔۔

میرا مطلب۔۔ کچھ کمی سی لگ رہی ہے اگر تم بناتی تو۔۔ زیادہ زائقے کی ہوتی" سعد بولا۔۔ پارس نے زور سے اسکے شانے پر تھپڑ مارا۔۔

فلرٹ بند کرو۔۔۔" پارس گھور کر بولی۔۔۔

مشل بھی جیسے یہ ہی چاہتی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر پیزا واپس کرو" ورنہ غصے سے اس سے چھینا۔۔

سعد" پارس بھی غصے سے بولی۔۔۔۔ اور اس سے ڈبہ چھینا۔۔ مشل حیرانگی سے اتنے بڑے لوگوں کو بچوں کیطرح جھگڑتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

دونوں ایک دوسرے سے چھینا جھپٹی میں لگے ہوئے تھے۔۔

ایک ایک منٹ" مشل نے جلدی سے ڈبہ پکڑ لیا۔۔۔۔

جی فرمائیے" سعد مسکرایا۔۔۔

آپ دونوں اکٹھے بھی کھا سکتے ہیں" اسنے کہا۔۔

تو یہ مجھے نہ روکے فلرٹ کرنے سے "سعد نے آنکھ دبائی۔۔ مشل نے سٹپٹا کر نگاہ پھیر لی۔۔۔۔

پارس نے اپنی ہنسی روکی۔۔

آپ واقعی بد تمیز ہیں" مشل غصے سے کمپلیمنٹ دیتی وہاں سے چلی گئ۔۔

سنیں" سعد مزے سے بولا۔۔۔ مشل روک گئ۔۔۔وہ سمجھ نہیں پائ کیوں۔۔

حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگی۔۔

چلی جایئے۔۔۔"وہ بولا۔۔۔ مشل نے غصے سے پاؤں پٹخا۔۔ سعد اور پارس ڈھٹائی سے ہنسنے لگے

۔۔۔۔۔

اور یہ کیا ہو رہا ہے" پارس نے اسکے کان پکڑے۔۔

یار آپ تو چھوڑیں۔۔۔ کوئ عزت نہیں میری"سعد نے غصے سے کان چھڑایا۔۔۔

پارس اسکو گھورنے لگی۔۔

اچھی لگتی ہے"سعد نے بتایا۔۔اور شرمانے کی اداکارہ کرنے لگا۔۔۔

توبہ بیہودہ لگ رہے ہو" پارس نے جیسے برا سا منہ بنایا۔۔

اب آپ کوئی لائن چیٹ کرادیں پکی والی" سعد عجلت میں بولا۔۔

بکواس بند کرو زیان تمھارے ساتھ ساتھ مجھے بھی شوٹ کر دیں گے "پارس نے نفی کی۔۔

یار۔۔۔اٹس کومن" سعد بولا۔۔

نوبیبی اٹس نوٹ کومن۔۔ان لوگوں میں یہ کومن نہیں ہے۔۔۔"پارس نے اسے احساس دلایا

۔۔۔

اور ساتھ ساتھ اپنا کام بھی کرنے لگی۔۔

پھر کیا کیا جائے" سعد بولا۔۔۔

منگنی یہ شادی "پارس نے مسکرا کر مشورہ دیا۔۔

ش۔۔شادی میں میں تو بچہ ہوں خود ابھی" سعد کی اداکارہ پر پارس پھر سے ہنس دی۔۔

بچے لائنیں فیٹ نہیں کرتے۔۔۔ڈیزنی چینل دیکھتے ہیں۔۔۔تو تم بھی۔۔بھاگو اب یہاں سے

اور ویسے بھی اس کے لیے لڑکا تلاش کر رہے ہیں یہ لوگ "پارس نے اسے بتایا۔۔

سعد سنجیدہ سا دیکھائی دینے لگا پارس کو ہنسی آئی۔۔

اتنی سی کی شادی کر دیں گے "سعد نے پیزے کا ڈبہ بند کیا۔۔

میں نے بتایا کہ ان لوگوں کے رواج الگ ہیں" پارس دم لگاتی بولی۔۔۔

تمہاری کوئی لائن فیٹ نہیں ہو سکتی۔۔شادی کرو۔۔مزے کرو" وہ ہنسی۔۔

کافی بد تمیزی تھی یہ "سعد نے اسکو گھورا۔۔

اوہ میرا ببی شرما رہا ہے" پارس کا قہقہہ نکلا۔۔۔

اور دروازہ ان لوک ہوا۔۔۔

دونوں کی نگاہ اندر داخل ہوتے زیان پر گئی۔۔۔

زیان نے ایک نگاہ پارس کو اور پھر۔۔۔سعد کو دیکھا۔۔

ہاتھ میں موجود سامان صوفے پر پٹخا۔۔۔

اور سعد کے پاس آنے لگا۔۔۔

یا اللہ یہ جن مجھ تک اتنی جلدی کیوں پہنچ رہا پارس" وہ چلاتا ہوا پارس کے پیچھے چھپا۔۔

باہر نکلو" زیان نے بھڑک کر کہا۔۔۔

زیان کیا ہو گیا ہے "پارس نے زیان کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔

اسکی ہڈیاں توڑنی ہے میں نے۔۔۔ ہر وقت میرے گھر میں گھسا رہتا ہے یہ۔۔ "زیان چلایا تو وہ تینوں بھی باہر آ گئیں۔۔۔۔

زیان بیٹا کیا ہو گیا ہے "ماں کیا آواز پر وہ پلٹا اور آنٹی اور مشل کو دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی۔۔

" ماں یہ چور ہے

یا اللہ شرم کریں آپ۔۔ اتنا ہینڈسم لڑکا چور ہو سکتا ہے آپ کے فلیٹ سے بڑا بنگلا ہے میرا "سعد غصے سے بولا۔۔۔

تو ماں مسکرا دیں۔۔

"ارے سعد بیٹا۔۔۔

جی جی آنٹی میں اور آپکے بیٹے نے مجھ پر دل دکھا دینے والا الزام لگایا ہے میری ریپوٹیشن خراب کی ہے۔۔ لوگوں کے سامنے "وہ شکایتی انداز میں بولا۔۔ بس ایک دو بار ہی۔۔ اسکی آنٹی سے ملاقات ہوئی تھی۔۔۔

جس پر وہ اتنا بن رہا تھا۔۔۔

تمھاری عزت کی تو ایسی کی تیسی "زیان اسکی جانب بڑھا جبکہ وہ پیچھے ہوا۔۔۔

سمجھالو پارس اپنے شوہر کو۔۔ "سعد نے انگلی اٹھا کر کہا۔۔۔

بیٹا کیا ہو گیا ہے اتنا پیارا بچہ ہے۔۔۔ مت غصہ کی کرو اسپر "ماں نے کہا۔۔ تو سعد نے مزے سے ۔۔۔ ناخنوں پر اترا کر پھونک ماری۔۔۔

جبکہ زیان ایک اور ووٹ پر تپ کر کمرے میں چلا گیا۔۔

جاؤ پارس۔۔۔ دیکھو اسکو اب تم۔۔۔ "آنٹی نے ہنس کر کہا۔۔ تو پارس نے سر ہلایا۔۔۔ اور کمرے میں چلی گئ۔۔

تھینکیو میڈیم "سعد نے آنٹی کے ہاتھ پکڑے۔۔۔ تو وہ مسکرائیں۔۔

مشل کے لیے انکو تو سعد پسند آ گیا تھا۔۔ اچھا امیر کبیر لڑکا تھا۔۔ اور اوپر سے نیت کا بھی کافی اچھا تھا۔۔۔

سعد کو اب یہاں کھڑا ہونا بے معنی سا لگا تبھی ایک نگاہ مشل پر ڈال کر وہ وہاں سے جانے لگا۔۔

بیٹا رات کا کھانا ہمارے ساتھ کھانا "انھوں نے کہا تو وہ مسکرایا۔۔۔

آپکا بیٹا میرا بروسٹ بنا کر کھا جائے گا "وہ بولا معصومیت سے۔۔

تو وہ ہنس دیں نہیں کچھ نہیں ہو گا بس تم نے آنا ہے" انھوں نے کہا تو وہ سر ہلا کر مسکرا کر چلا گیا

----

-----------------------------------

کافی اچھا لڑکا ہے۔۔۔رقیہ مجھے تو اپنی مشل کے لیے پسند آ گیا ہے" وہ دونوں کمرے میں باتیں کر رہی تھیں جبکہ مشل کو وضو کرنے گئ تھی حیرانگی سے انکی گفتگو سننے لگی۔۔۔

ہم دیکھنے میں تو بہت پیارا ہے انگریز سا لگتا ہے مگر۔۔باجی غیر لوگ ہیں۔۔۔ پتہ نہیں کیا ہو" وہ گھبرا سی گئیں

۔

ارے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔زیان ہے نہ اور سکندر بھی اچھے سے پوچھ پڑتال کر لیں گے" وہ بولیں۔۔۔

دیکھ لیں باجی" روقیہ کچھ گھبرا سی رہیں تھیں۔۔

بس تم مجھ پر چھوڑ دو۔۔" انھوں نے کہا۔۔

مشل سے تو وضو بھی ٹھیک سے نہ ہو سکا ایک بار پھر سعد کو سوچا تو وہ۔۔اسے کسی ٹھرکی سے کم نہیں لگا تھا۔۔۔

---------------------------

اتنا غصہ دو دن بعد آئیں ہیں اور اتنا غصہ کر رہے ہیں" پارس نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

تم مجھے یہ بتاؤ تمھارا دوپٹہ کہاں ہوتا ہے "زیان نے اسکو گھور کر دیکھا۔۔۔

زیان۔۔پلیز نہ۔۔۔ آپکو پتہ ہے مجھے دوپٹہ لینا نہیں آتا مجھ پر غصہ نہ کریں آپ" اسنے اٹھلا کر کہا۔۔۔جبکہ زیان۔۔۔نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے ایک جھٹکے سے اپنی گود میں بیٹھا لیا۔۔۔

بنا دوپٹے کے آئندہ دیکھی نہ تو۔۔۔وہیں گال پر دور کھ دوں گا" وہ اسکا چہرہ اپنے چہرے کے نزدیک کرتے روعب سے بولا۔۔۔۔

پارس بڑی بڑی آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔

زیان کو اس چہرے پر ٹوٹ کر پیار آتا تھا۔۔اسنے پر زور جسارت کی۔۔ کہ لمحے میں پارس کی سانسیں اتھل پتھل ہو گئیں۔۔۔

وہ گھبرا کر اپنا چہرہ موڑ گئ۔۔

آپ مجھے ماریں گے "حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

ہاں اگر میری بات نہ مانی تو۔۔"زیان نے شانے اچکاے اور ریلکس ہو کر بیڈ کرون سے ٹیک لگالی جبکہ پارس اسپر تھی۔۔۔۔

آپ واقعی سچ کہہ رہے ہیں" پارس نے پھر سے پوچھا۔۔

افکورس سوئیٹ ہارٹ "زیان نے بھی اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

ایسے کیسے ماریں گے آپ مجھے "پارس کا لہجہ بھیگ گیا۔۔ جبکہ زیان کو مزہ آیا تھا۔۔ساری تھکاوٹ دو دن کی جاتی رہی تھی۔۔۔

کوٹ میں پارس کی ساری پروپرٹی صفی سے لیکلی دوبارہ پارس کے پاس آچکی تھی جبکہ زیان نے وہ گھر جو انکا تھا۔۔اسکو بھی بچالیا تھا دوسری طرف اسکے ماں باپ کی بھی اب کنڈیشن نارمل تھی

---

اور وہ اسے یہ خوشخبری دینا چاہتا تھا۔۔۔

میں تمھارے ہاتھ ہتھکڑی سے باندھ کر۔۔۔ تمھارے منہ میں کپڑا اٹھونس کر۔۔۔ کہ باہر آواز نہ جائے۔۔ماں ہیں میری کیا سوچیں گی۔۔۔ تمھارے پاؤں رسی سے باندھ کر۔۔۔

" بیلٹ سے مارو گا۔۔۔اور پیار بھی کروں گا۔۔۔پھر مارو گا بھی

آپ تو پاگل ہیں" پارس جلدی سے اس سے دور ہوئ۔۔

تو یہ بات تمھیں پتہ نہیں تھی پہلے" زیان جلدی سے اٹھ کر اسکی جانب بڑھا۔۔۔

زیان مجھے ڈر لگ رہا ہے" پارس منمنائ۔۔

تمھیں ڈرنا چاہیے۔۔۔اٹھاؤ دوپٹہ "وہ گھور کر بولا۔۔پارس نے جلدی سے اٹھالیا۔۔

گلے میں لو" اسنے گلے میں لیا۔۔۔

گڈ گرل" وہ مسکرایا۔۔۔

پارس مسکرا نہ سکی۔۔

زیان اسکے پاس آیا۔۔۔اور اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسکے سارے بال اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیے۔۔نرمی سے۔۔۔پارس اسکی انگلیوں کے لمس پر۔۔۔کانپ سی گئ۔۔۔

آنکھوں نے یہ بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا۔۔اسکی نگاہیں اسکے لمس پر بند ہوتی گئیں۔۔زیان نے غور سے اسکو دیکھا تھا۔۔دل کی دھڑکنیں اسکے چہرے کے دیدار سے ہی بڑھ جاتیں تھیں

---

زیان نے اسکے کان کے پیچھے پیار کیا۔۔

پارس نے جلدی سے اسکی شرٹ تھام لی۔۔۔

میں کتنی بار کہوا اپنی بیوی کو صرف میں ہی کھل کر دیکھنا چاہتا ہوں۔۔یہ حسن سب کے لیے تو نہیں ہے اسپر صرف میرا حق ہے۔۔اور میں اپنے حق حقوق کے معاملے میں کیسا ہوں جان تو گئ ہو گی تم" وہ اسکی نازک گردن پر جا بجا اپنی چاہت لٹاتا اسے مدھم آواز میں بتا رہا تھا۔۔

جان گئ ہو نہ" اسنے پوچھا۔۔پارس نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔

تمھارے لیے سرپرائز ہے" اسنے اسکی مسکراہٹ پر پیار کیا۔۔

میری مام مل گئیں" پارس ایکدم چلائی۔۔

زیان نے زور سے آنکھیں بند کیں۔۔

ہم رومینس کر رہے تھے شاید" اسنے ضبط سے کہا۔۔

تو میں نے کیا کیا ہے" پارس نے منہ بنایا۔۔۔

زیان نے گھیرہ سانس بھرا۔۔

ہاں مل گئیں تمھاری مام" وہ رخ موڑ کر دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

آہ سچ کہہ رہے ہیں" پارس کو یقین نہیں آیا۔۔۔

یس" زیان مسکرا دیا۔۔۔

مجھے ملنا ہے ان سے" پارس بولی۔۔۔

نو۔۔۔۔ایسے کیسے پہلے میرا انعام" وہ بولا انکھوں میں شرارت تھی۔۔

زیان سچی جو آپ کہیں گے جیسا کہیں گے ویسا کروگی بٹ پلیز میری مام سے ملوادیں" وہ بولی آنکھوں میں آنسو سے آگئے۔۔۔

میری جان۔۔۔ابھی انکی طبعیت نہیں ٹھیک جیسے ہی ٹھیک ہوں گی ویسے لے جاؤ گا۔۔" زیان نے پیار سے کہا۔۔

نہیں پلیز ابھی" وہ بولی۔۔۔

زیان اسکے جزبات کا احساس کر کے سر ہلا کر اٹھا۔۔

اور باہر آیا۔۔۔ پیچھے پارس بھی عجلت میں نکلی۔۔۔

زیان نے سارے ڈاکومنٹس اٹھا کر اسکیطرف بڑھائے

یہ تمھارے گھر کے لیگل پیپرز ہیں۔۔ یہ کمپنی کے یہ بینک اکاؤنٹس۔۔۔

اور یہ گاڑیاں۔۔۔

"یہ کچھ پروپرٹی ہے۔۔۔ اور یہ جو تمھارے سکاؤٹس سیل ہو گئے تھے۔۔۔

زیان نے اسکے ہاتھ میں سب تھما دیا۔۔۔

پارس حونک سی رہ گئ۔۔ دوبارہ اسے یہ سب ملے گا اسنے یہ نہیں سوچا تھا

آنکھ سے آنسو گیرہ تھا۔۔۔

اور وہ کس طرح شکر ادا کرتی۔۔ اچانک وہ اسکے گلے سے لگی تھی۔۔ زیان سٹپٹا گیا۔۔

" پارس

تھینکیو تھینکیو سو مچ زیان۔۔۔ آپ بیسٹ ہز بینڈ ہیں" اسنے کہا۔۔۔

ہم لاونج میں ہیں" اسنے اسکے کان میں کہا۔۔پارس جلدی سے دور ہوئ۔۔زیان مسکرادیا۔۔

جبکہ پارس شرم سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

مام" اسنے زیان کیطرف دیکھا۔۔

"کھانا کھالو پھر چلتے ہیں۔

آکر کھالیں گے" زیان ہنس دیا۔۔۔

"اوکے۔۔

اسنے کہا اور اپنے امی کے کمرے میں جاکر انکو ساری بات سمجھائی۔۔آج انکو سب سچ بتادیا تھا

پارس باہر اسکا انتظار کررہی تھی مگر یہ اسنے نہیں بتایا تھا کہ انکی شادی کنٹرکٹ تھا۔۔۔

باقی سب بتادیا۔۔وہ جلدی سے پارس کے پاس آئیں اور اسے مبارک باد دی

پارس مسکرادی۔۔۔

انکے تو وہم میں بھی نہیں تھا کہ پارس اتنی امیر ہے۔۔۔

بڑے لوگ تھے شاید وہ دب سی گئیں تھیں۔

مگر پارس نے ایسا کچھ فیل نہیں کرایا تھا۔۔۔

-------------------

مام" اسکی آواز بیٹھ سی گئ۔۔۔وہ بے حد کمزور نظر آرہیں تھیں۔۔۔انھوں نے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔توزیان جو ایک طرف کھڑا تھا آج اسے اس بات کا مطلب سمجھ آیا تھا۔۔جو وہ ہر جگہ اسکے آگے اپنا ہاتھ پھیلا دیتی تھی یہ عادت اسکو اسکی ماں سے تھی۔۔شاید وہ اسکے آگے یوں ہی مدد کے لیے ہاتھ بڑھاتی تھیں اور جب اسے کسی کی مدد کی ضرورت پڑی تو اسنے بھی یوں ہی کرنا شروع کر دیا۔۔ مگر زیان کو اسکی جانب ہمیشہ سے اسکا ہاتھ بڑھانا اچھا لگتا تھا۔۔۔شاید اسکے دل میں پارس کے لیے پہلا جزبہ اسکی اسی حرکت سے پیدا ہوا تھا۔۔پارس نے جلدی سے انکا ہاتھ تھام کر چوم لیا۔۔۔۔

اور رونے لگی اسکے والد بھی ایک طرف کھڑے تھے۔۔وہ قدرے بہتر تھے بانسبت اسکی مام کے

---

مگر پارس نے انھیں نہیں دیکھا تھا۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں" وہ بولی تو انھوں نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔انکی آنکھوں سے آنسو نہیں نکلے تھے

زیان کو اندازا ہوا تھا۔۔کہ وہ واقعی مینٹلی کافی ڈسٹرب ہیں۔۔۔

تم دیر سے آئی ہو۔۔۔"وہ بچوں کیطرح بولیں۔۔پارس کا بس نہیں چلا انھیں اٹھا کر اپنے دل

میں سمالے۔۔

زیان خاموش کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا پارس نے انکو اپنے سینے سے لگالیا۔۔

اب کہیں نہیں جاؤ گی" اسنے انکی پیشانی چومی۔۔۔۔

مجھے بھوک بھی لگی ہے" سپاٹ نظروں سے وہ پارس کے گلے سے لگیں بولیں۔۔۔

کیا کہیں گی آپ "پارس نے انکے بال سنوارے اور اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

اس وقت وہ سب کچھ بھول گئ تھی۔۔۔۔

کہ اسکا شوہر کہاں ہے یہ اسکا باپ بھی وہاں موجود ہے۔۔۔۔

پاستہ "انھوں نے کہا اور سر کھجانے لگی۔۔پارس نے انکے بالوں میں سے ہاتھ نکالا۔۔اور دوبارہ

انکی پیشانی پر پیار کیا۔۔اسکے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔

میں آپکو پاستہ کھلاؤ گی آپ ٹھیک ہوں جائیں بس" اور یہ بات تو وہ انھیں اپنے بچپن سے کہتی آ رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ انکی نگاہ پارس سے ہٹ کر پیچھے کھڑے اپنے شوہر پر گئ اور انھوں نے سہم کر۔۔پارس کے پیچھے چھپنے کی کوشش کی۔۔

پارس نے انکی نگاہ کے سامنے دیکھا جہاں رندھاوا صاحب کھڑے تھے۔۔چہرے پر کئ چوٹیں تھیں۔۔۔۔

مگر وہ بہتر تھے۔۔

پارس ایک پل انکو دیکھتی رہی۔۔

آگر اسکا باپ چاہتا تو وہ ایک دن بھی جیل میں نہ گزارتی۔۔اور اسکی ماں۔۔کو پاگل اسکے باپ نے ہی کیا تھا۔۔۔۔

اسنے غصے سے چہرے کا دور لیا۔۔

پارس بیٹا" وہ خود آگے بڑھے۔۔

میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی" پارس نے تلخی سے کہا۔۔

زیان یہ سارا تماشہ چپ چاپ دیکھا رہا تھا۔۔۔

مگر تمھیں سننی ہو گی یہ بات تم سمھجتی ہو تمھاری ماں کی حالت کا زمہ دار میں ہوں جبکہ یہ عورت میرے پاس بھی اسی طرح آئ تھی۔۔"وہ نفرت سے بولے۔۔

مجھے نہیں سننی آپ کی کوئ بھی بات۔۔ آپ نے ساری زندگی میری ماں کو اذیت میں رکھا اگر جب وہ پاگل تھیں تو شادی کیوں کی تھی آپ نے "پارس غصے سے چلائ۔۔

پیسے کے لیے۔۔۔۔ کیا سمھجتے ہیں آپ لوگ۔۔۔ مرد کے لیے پیسے کی اہمیت اتنی کیوں ہوتی ہے کہ عورت پاگل ہے لنگڑی ہے آندھی ہے پھر بھی اسکی دولت کے لالچ میں شادی کر لو۔۔ پھر اس سے زبردستی کر لو۔۔ اولاد کو بھی ناسور بنالو۔۔۔ اور پھر۔۔۔ اسکے ساتھ ساتھ۔۔ اسکی اولاد کو بھی ساری زندگی اذیت میں رکھو۔۔ تو رندھاوا صاحب۔۔۔ مجھے۔۔ شرم اس بات پر نہیں۔۔ کہ۔۔ میری ماں دماغی طور پر۔۔ کبھی ٹھیک تھی ہی نہیں۔۔۔ بلکہ اس بات پر ہے۔۔ کہ میرا باپ ایک لالچی۔۔ آدمی تھا۔۔۔"وہ غصے سے چلائ۔۔۔

زیان۔۔۔ اسکو حیرانگی سے دیکھنے لگا۔۔

اسنے توپارس کا یہ رخ دیکھا ہی نہیں تھا۔۔بڑی بڑی آنکھوں میں جیسے انگارے سے جل اٹھے

تھے۔۔۔

میں "رندھاوا صاحب نے کچھ کہنا چاہا۔۔

آپ پہلے بھی ہم دونوں سے دور تھے اب بھی آپ چلے جائیں ہمیں آپکی ضرورت نہیں۔۔۔

اور جہاں تک رہی پیسوں کی بات۔۔۔وہ تو آپکو پہلے بھی ملتے رہتے تھے "اسنے کہا لہجہ بھیگ سا گیا

۔۔۔۔

میں مجھے معاف کر دو "وہ بولے تو انکی بھی آنکھوں میں سرخی تھی پارس نے ان سے منہ پھیر لیا

۔۔۔جبکہ اپنی ماں کو اچھے سے جیسے خود میں چھپا لیا جو ان سے ڈر رہیں تھیں۔۔۔

کچھ دیر رندھاوا صاحب وہاں کھڑے رہے۔۔۔اور پھر وہاں سے چلے گئے۔۔جبکہ۔۔۔پارس

نے اپنی ماں کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما۔۔

ہم گھر چلے گے "وہ پیار سے بولی۔۔زیان کو وہ اپنی ماں کے سامنے بڑی بڑی لگ رہی تھی۔۔۔

پارس نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔زیان کو جیسے ہوش آیا۔۔

ڈاکٹر سے بات کرلیں "وہ بولی۔۔۔

تو زیان نے سر ہلایا۔۔۔

اور خود ڈاکٹر سے بات کرنے چلا گیا۔۔ جس نے انھیں دو دن تک ڈسچارج کرنے کی بات کی تھی ۔۔ پارس انکے پاس روکنا چاہتی تھی۔۔ جبکہ زیان۔۔ اپنے دل کے سارے ارمان دبا کر خاموشی سے وہاں سے چلا گیا۔۔

-----------------------

وہ ڈسچارج ہو کر گھر آگئیں تھیں زیان نے اسکو پھر سے اپنی ماں کے پاس چھوڑ دیا اسطرح وہ بھی اپنی ماں کے ساتھ وقت گزار لیتی مگر وہ۔۔ آتا جاتا رہا تھا اسی دوران۔۔۔ کئی بار آنٹی بھی اسکی ماں سے ملنے ائیں تھیں۔۔۔

جو کہ پارس کو بہت اچھا لگا تھا۔۔۔

مام یہ میڈیسن لے لیں" پارس نے انکے آگے دوائی دی۔۔ اپنے گھر کے لون میں سکون سے بیٹھے ہوئے آج اسے بہت اچھا لگ رہا تھا اور یہ سب کچھ۔۔۔ زیان کی بدولت تھا آج جو یہ سب کچھ

اسے دوبارہ مل گیا تھا زیان کی محنت سے تھا۔۔۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ زیان کے لیے دل میں محبت دوگنا ہو رہی تھی۔۔۔

انھوں نے میڈیسن لی اور چائے پینے لگی پارس انھیں مسکرا کر دیکھتی رہی۔۔ وہ سنیکس بھی کھا رہیں تھیں۔۔ اور ایسے ہی آسمان کو دیکھ رہیں تھیں موسم خوشگوار تھا۔۔۔

پارس نے ہوا کے دوش پر جھولتے بالوں کو ایک طرف کیا جب سے وہ یہاں آئ تھی اپنے پرانے لباس میں تھی۔۔۔

ہاں وہ زیان کی پیچھلی ساری باتیں بھول گئ تھی۔۔۔ اسنے۔۔۔ اپنا سیل فون مل جانے پر بھی کافی سکون محسوس کیا تھا۔۔۔ جو کہ زیان کی وجہ سے ہی تھا۔۔۔ پولیس سٹیشن سے زیان نے ہی اسے لا کر دیا تھا۔۔۔

پارس نے اپنے سیل پر نمبر ڈائل کیا۔۔۔

اچانک یاسر صاحب کی یاد گئ۔۔ انکا نمبر دیکھ کر۔۔۔

اسنے گھیری سانس بھری۔۔۔۔

صرف پیسے کے لیے صفی نے کیا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔ بر حال وہ ابھی سوچنا نہیں چاہتی تھی اسنے وائس پریزیڈنٹ کو کال کی۔۔۔

میم مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ آپ پر سے سارے الزام ہٹ گئے" وہ بولے تو پارس مسکرا دی۔۔۔

اب آپ کل سے کمپنی اور کمپنی کے ورکز کو دوبارہ بولا لیں۔۔"پارس نے کہا۔۔

میم تھوڑا مشکل ہے یہ چھ سات مہینے جو گزرے ہیں ہو سکتا ہے کچھ ورکرز نئی جوب پر ہوں۔۔۔ مگر میں انٹرویو سٹارٹ کر لوں گا۔۔۔ انشاللہ نیسکٹ کمپنی دوبارہ سے۔۔۔ ابھرے گی" وہ بولے تو پارس نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔

اور کچھ دیر بات چیت کے بعد اسنے فون بند کر دیا۔۔۔

وہ سیل فون کو ایسے ہی گھور رہی تھی۔۔ حیرت کی بات تھی اسکے پاس اسکے شوہر کا ہی نمبر نہیں تھا اسنے سرد سانس کھینچی اور سعد کو کال کی۔۔۔ جو تقریبا اسکے پاس ہی آتا رہتا تھا۔۔ مگر اب دو دن سے نہیں آ رہا تھا۔۔۔

کیا مسلہ ہے تمھارے ساتھ آئے کیوں نہیں آج"پارس نے پوچھا۔۔

بابا آگئے ہیں محترمہ" وہ دھیمی آواز میں بولا۔۔۔

اوہ بہی ڈرپھوک" پارس ہنسی۔۔

شیٹ آپ۔۔" سعد نے غصے سے کہا۔۔۔۔

پارس ہنسنے لگی۔۔۔

مجھے ایک بات کہنی ہے" سعد نے سنجیدگی سے کہا۔۔

ہاں بولو" پارس بھی سنجیدہ ہوئی۔۔۔

میں مشل سے شادی کرنا چاہتا ہوں" وہ سیریس تھا۔۔پارس ایک پل کو خاموش ہو گئ۔۔۔

آر یو سیریس" اسنے کچھ توقف سے کہا۔۔۔

میں نے کون سا قہقہے لگائے ہیں جو تم پوچھ رہی ہو" وہ کچھ غصہ ہوا۔۔۔

اوہ شیٹ آپ سعد مجھے یقین نہیں آرہا تمھیں ایک نظر میں طوفانی محبت ہو گئ ہے کیا" پارس حیران تھی۔۔

نہیں ایسا کب کہا۔۔ میں نے بس اچھی لگتی ہے پھر تم نے کہا تھا اسکے ماں باپ شادی کرنا چاہتے ہیں تو۔۔۔ مجھے روز ڈر لگتا ہے کہیں دیر نہ ہو جائے" وہ بولا۔۔۔ تو پارس مسکرا دی۔۔

" ایکسیلینٹ

اور تمھارے بابا" پارس کو یاد آیا۔۔۔

وہی تو کباب میں ہڈی ہے" سعد رو دینے کو تھا۔۔

پارس ہنسنے لگی۔۔

یار پلیز تم کچھ کرو تم آکر بات کرو

۔ورنہ میرے دل میں محبت کا پھول کھلنے سے پہلے ہی وہ مجھے کینیڈا بھیج دیں گے "سعد روہانسی ہوا

۔۔

تو تم نے تو اپنی تعلیم وہاں سے پوری کرنی تھی" پارس کو یاد آیا ایک بار اسنے بتایا تھا۔۔

ہاں جاؤ گا نہ مگر اپنی بیوی کے ساتھ" سعد بولا پارس کو محسوس ہوا وہ مسکرا رہا ہے۔۔۔

پارس نے سر ہلایا۔۔۔

میں ٹرائے کروگی۔۔پکی کوئی بات نہیں" پارس نے زرا اترا کر کہا۔۔

اوہ یو پارس مطلبی۔۔۔آنکھیں دیکھا رہی ہو" سعد بھڑکا۔۔

افکورس۔۔۔دیکھا رہی ہوں۔۔۔" پارس ہنسنے لگی۔۔۔

وہ تمھارا شوہر آیا ہے۔۔۔کتنا پیارا لگ رہا ہے" اچانک اپنی ماں کی بات پر وہ۔۔۔جلدی سے مڑی۔۔۔

ہنستے لب دلکش مسکراہٹ میں بدل گئے۔۔۔

وہ گاڑی سے اترا وائٹ ٹی شرٹ اور بلیو پینٹ میں گاگلز لگائے وہ ادھر ہی آرہا تھا۔۔

پارس کو وہ بے حد چارمنگ لگا جیسے پرنس ہو۔۔۔

اسنے خود وائٹ ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ پہنی ہوئی تھی۔۔

اسکے آنے پر وہ ایکدم کھڑی ہو گئ۔۔

زیان نے پارس کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔۔

سعد ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا جبکہ۔۔۔پارس نے کال کاٹ کر اسکا گلہ گھونٹ دیا۔۔

اسلام علیکم کیسی ہیں آپ" وہ بولا۔۔۔۔

پارس کو لگا اسنے اسے اگنور کر دیا ہو۔۔۔

اسکی ماں بچوں کیطرح سر ہلانے لگی زیان مسکرایا۔۔۔۔

پارس کو ترچھی نگاہ سے دیکھا۔۔۔ اسکے سامنے وہ کچھ گھبرائی ہوئی لگتی تھی۔۔۔

پارس نے بھی نگاہ اٹھائی۔۔۔۔

پارس اسکو کافی دو کافی۔۔۔ وہ جو مجھے بھی پسند ہے" وہ بولیں تو پارس کو جیسے ہوش آیا۔۔۔

آپ آپ اندر آئیں میں آپکے لیے کافی بناتی ہوں" اسنے کہا اور جلدی سے اندر بھاگی زیان نے حیرانگی سے اسکے سفید دودھ کیطرح چمکتے پاؤں میں کالی ہیل کے سینڈل دیکھے۔۔۔۔

وہ واقعی حسین لگ رہی تھی کہ زیان کی نگاہ ہی نہیں ہٹ رہی تھی مگر ان ملازموں کے بیچ اسکا حولیہ اسے پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

لاکھ کہنے کے باوجود اسے یہ بات سمجھ نہیں آتی تھی کہ اسکے شوہر کو اسکا یہ لباس پسند نہیں

----

پارس اوپن کچن میں کافی بنانے لگی زیان اسکے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔۔۔

گاگلز اتار کر اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

پارس کچھ کنفیوز سی ہوئی۔۔۔

اور اسنے اسکے آگے کپ کیا۔۔۔

کیا یہاں کوئی نہیں آئے گا" زیان نے کپ تھام کر پوچھا۔۔

نہیں وہ میڈز ہیں۔۔ میں انھیں کہہ دیتی ہوں باہر جانے کا" پارس نے کہا تو زیان نے کافی کا سیپ لیا۔۔ اور سر ہلایا۔۔ پارس نے انٹر کام اٹھایا۔۔۔

آپ سب لوگ کچھ دیر کے لیے اپنے کوارٹرز میں چلے جائیں۔۔۔ جب تک میں نے کہو آپ لوگ اندر نہیں آیئے گا۔۔۔ اور مام کا خیال رکھیے گا۔۔۔" اسنے کہا۔۔ اور انٹر کام رکھ دیا۔۔

زیان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ کچھ دیر پارس کھڑی لون میں دیکھتی رہی۔۔۔

چلے گئے سب اب یہاں کوئی نہیں آئے گا" اسنے کہا۔۔ اور زیان کی جانب دیکھنے لگی۔۔ زیان نے کافی کا کپ کاؤنٹر پر رکھا اور اسکے نزدیک آنے لگا

---

پارس کا دل زور و شور سے دھڑک اٹھا۔۔۔

زیان چند قدموں میں ہی اسکے پاس آگیا۔۔۔اور اسکو پیچھے کیطرف دھکیلا پارس دیوار سے جا لگی۔۔۔

زیان نے اسکے ارد گرد ہاتھ رکھا۔۔اور پارس کے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنی گردن میں ڈال لیے وہ قریب سے اسکے سرخ ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا جس پر لیپسٹک لگی تھی۔۔دونوں کی سانسوں کا شور ایک دوسرے کو سنائی دے رہا تھا۔۔زیان نے انگوٹھے کی مدد سے اسکی لیپسٹک کو خراب کیا ۔۔۔اور اسی انگوٹھے سے لیپسٹک کو ٹیسٹ کرنے لگا۔۔۔

ہمم اچھا ہے ذائقہ "وہ بولا مگر چہرہ سنجیدہ تھا۔۔پارس البتہ شرم سے سرخ پڑ گئ تھی۔۔۔

تمھیں میری بات سمجھ نہیں آتی "اسنے اچانک۔۔۔پارس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر زور سے جکڑ ۔۔۔پارس کو لگا اسکی کمر ٹوٹ جائے گی۔۔

ک۔۔کیا کیا ہے میں نے "وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی۔۔۔

ان ہزاروں کی تعداد کے نوکروں کے درمیان۔۔تم اس لباس میں پھر رہی تھی "وہ کڑک لہجے میں بولا۔۔۔

پارس کو اچانک جیسے یاد آگیا۔۔اسنے دانتوں تلے ہونٹوں کو دبا لیا۔۔

"س۔۔سوری میں بھول گئی تھی

۔۔کافی کچھ نہیں بھول گئی ہو۔۔ایک اعداد شوہر ہے تمھارے پاس تم یہ بھول گئی۔۔۔تمھارے شوہر کو یہ پ

لباس نہیں پسند تم یہ بھول گئی۔۔۔

سب بھول جاؤ۔۔"وہ غصے سے بھڑک رہا تھا۔۔۔

سو۔سوری نہ اب اب یاد رکھو گی "پارس نے اسکے گال پر ہاتھ رکھا۔۔۔

زیان نے چہرہ جھٹک کر اسکا ہاتھ ہٹایا۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔"پارس نے معصومیت سے کہا۔۔

تمھیں یاد ہے میں نے کیا کہا تھا"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔۔۔

ک۔۔کیا"پارس کو لگا وہ اسکی سانسوں کو تھام لے گا۔۔۔اسکی سانسیں روک دے گا۔۔۔مگر زیان نے اس کی طرف سے اپنا چہرہ ہی ہٹا لیا۔۔

وہ مسکرا کر پارس کو دیکھنے لگا طنزیہ مسکراہٹ۔۔۔۔

پارس نے آنکھیں جھکالیں۔۔۔ جبکہ زیان پھر سے جھکا۔۔پارس نے پھر سے چہرہ اٹھایا۔۔۔اور زیان نے پھر سے۔۔۔اس سے دوری بنالی۔۔پارس نے خمارزدہ آنکھوں سے اسکے اس ظلم پر اسکو دیکھا تھا۔۔۔

یو وانٹ "زیان۔۔پوچھنے لگا۔۔

پارس نے اسکے پاس سے چہرہ موڑ لیا۔۔

نو" اسنے کہا۔۔زیان کے ماتھے پر بل ڈلے اسنے ایک ہاتھ سے اسکا چہرہ جکڑا۔۔اور اپنے نزدیک کیا۔۔

وائے "وہ بھڑک کر پوچھنے لگا۔۔۔

پارس نے اسکو دیکھا۔۔اور اچانک چھوٹی سی جسارت کردی۔۔اور جلدی سے اپنا چہرہ اس سے دور کیا۔۔چاہتی تو وہ خود بھی تھی مگر زیان کی پکڑ مظبوط تھی۔۔۔

زیان اس نرم لمس میں کھویا سا گیا۔۔آنکھیں بند کر کے اسکو لمس کی حدت کو محسوس کرنے لگا ۔۔اور کچھ توقف سے اسنے۔۔پارس پر جھک کر اسکی سانسوں کو قید کرلیا۔۔

مظبوطی سے۔۔پارس کچھ ہی دیر میں ہلکان سی ہو گئی۔۔۔

جبکہ زیان۔۔نے ایک ہاتھ دیوار پر رکھ کر اسے دیوار کے قریب دھکیلا اور دونوں ہاتھوں سے

۔۔۔اسکا چہرہ تھام کر وہ اپنا شوق پورا کر رہا تھا۔۔۔۔

مسرور سا لطف لے رہا تھا۔۔۔

پارس تھک کر اسکے شانے پر ہاتھ رکھ گئ۔۔۔۔

زیان کو اسکی سانوں کی رفتار مدھم ہوتی محسوس ہوئی۔۔تو اسنے اپنا چہرہ ہٹایا۔۔پارس کے ہونٹوں سے خون نکل رہا تھا۔۔جب آنکھوں میں کئ آنسو تھے۔۔

میری بات نہ ماننے پر تمھیں اس سے بھی زیادہ سخت سزا مل سکتی ہے" اسنے اسکے پھٹے ہوئے ہونٹ پر انگوٹھا رکھا۔۔

پارس نے "سی" کر کے جلن برداشت کی۔۔۔

زیان نے گھیری سانس بھری۔۔۔اور اسکی گردن پر بھی کئ لمس چھوڑ کر وہ اس سے دور ہوا

۔۔۔

پارس نے اچانک اسکے چھوڑ دینے پر خود کو سمبھالا۔۔کبنیٹ کا سہارا لیا۔۔۔

گھر چل رہی ہو" زیان نے پوچھا۔۔

ن۔۔ نہیں" پارس نے آنسو صاف کیے۔۔۔

"میں نے پوچھا نہیں بتایا ہے

زیان بولا۔۔۔

مام کے پاس کون رو کے گا۔" پارس کو صرف انکی فکر تھی۔۔۔

تو کیا ساری زندگی ادھر ہی رہنا ہے" زیان زرا بھڑکا۔۔۔

اسکی تیز تیز بھرتی سانسوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

جو اسی کا دیا ہوا تحفہ تھیں۔۔۔

میں میں کیا کرو" پارس نے بے بسی سے پوچھا۔۔۔۔زیان نے سرد سانس کھینچی۔۔۔

وہ جب سو جائیں تو میرے ساتھ چلنا ہے تم نے۔۔ انکے اٹھنے سے پہلے یہاں آجانا۔" زیان نے کہا۔۔

پارس نے سر ہلایا۔۔۔

اتنی ہلکان کیوں ہو رہی ہو۔۔۔ ابھی تو شروعات ہے" وہ مسکرا کر اسکا چہرہ اوپر کر کے بولا۔۔

آپ بہت بد تمیز ہیں" پارس نے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔

اور تم بہت اوبیڈینٹ" وہ ہنسا۔۔۔۔

پارس شر ماسی گئ۔۔۔

ایک بات کہو" زیان نے پھر سے اسکو بانہوں کے گھیرے میں لیا اور چلتا ہوا صوفے پر آ بیٹھا

۔۔اب وہ مکمل اسکی بانہوں میں قید تھی۔۔۔

ہمم بولو" اسنے اسکے ریشمی بالوں میں انگلیاں چلائیں۔۔۔

وہ سعد مشل سے شادی کرنا چاہتا ہے" پارس نے بتایا۔۔

واٹ" زینا کو دھچکا لگا۔۔۔

جی۔۔اور پلیز اختلاف مت کیجیے گا۔۔وہ اچھا لڑکا ہے۔۔"پارس نے کہا۔۔

تو زیان سعد کو سوچنے لگا۔۔۔

تو اس سے کہو رشتہ لے جائے" زیان نے کہا۔۔۔

مسلہ اسکے ڈیڈ ہیں وہ اسکو کینیڈا بھیجنا چاہتے ہیں۔۔ جبکہ

اس نکمے کو شادی کو شوق چڑھا ہے "زیان نے بات پوری کی۔۔

ایسے ہی جلتے ہیں آپ اس سے "پارس نے منہ بنایا۔۔

واٹ میں جلتا ہوں میں۔۔ مس پارس ابھی کم آنسو نکلیں ہیں۔۔ پھر زیادہ نکل جائیں گے "وہ وارن کرنے لگا۔۔

پارس ہنس کر کان پکڑ گئ۔۔۔

اسکے بابا کو منانا ہے نہ "پارس نے اصل مدعا بتایا۔۔۔

تو وہ خود منائے "زیان نے ہری جھنڈی دیکھائی۔۔

اف ہو "ہم دونوں نے "پارس نے اسکے ماتھے پر ہاتھ مارا۔۔۔

رینٹ لگے گا "زیان معنی خیزی سے اسکو دیکھنے لگا۔۔

آپکو آخر کتنا رینٹ چاہیے 'پارس مسکرا کر اسکے کان میں پوچھنے لگی۔۔

ہائے۔۔۔ "زیان نے گہری سانس کھینچی اور دونوں ہنس دیے۔۔۔۔

---------------------------

سعد معصومیت کی انتہا پر تھا یہ تو زیان اور پارس کی جانتے تھے وہ کیا چیز ہے۔۔اسکے فادر حیرانگی سے سعد کی شکل دیکھ رہے تھے۔۔

تم اس لڑکی کو پسند کرتے ہو" انھوں نے کڑک لہجے میں پوچھا۔۔۔

"تو ہو سر ہلا گیا۔۔

عمر ہے تمھاری" وہ ایکدم بھڑکے۔۔۔

سعد نے بے چارگی سے پارس کو دیکھا جس کے دانت پیس اندر نہیں جا رہے تھے ہر دو منٹ بعد سعد کو پڑنے والا ا

جھڑ کا پارس کو خوب مزہ دے رہا تھا۔۔زیان نے بھی اپنی بیوی کے اوچھی حرکتوں پر سر تھامہ ۔۔۔

دانت اندر کرو جو بات کرنے آئی ہو وہ کرو" زیان نے اسکو گھورا۔۔۔

مزہ آرہا ہے چوہیا لگ رہا ہے" وہ قہقہہ لگا اٹھی پھر ایکدم چپ ہو گئ۔۔

زیان نے زبر دست گھوری لگائی تھی۔۔

سر۔۔۔ آپکا بیٹا بڑا ہو گیا ہے آپکو ہی چھوٹا لگتا ہے" اسنے کہا۔۔

اور ویسے بھی اب اس لڑکی کا سوچیں جس سے اسنے کتنے وعدے قسمیں کھائے ہیں۔۔۔ کیا وہ یہ برداشت کر لے گی کہ یہ کینیڈا جائے" پارس کی ایکٹنگ خوب تھی سعد اور زیان حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگے۔۔

اس کھوتے نے اس سے وعدے بھی کر رکھے ہیں" وہ ایکدم بھڑک کر سعد کی گدی پر تھپڑ رکھ گئے۔۔

جبکہ پارس نے اپنی ہنسی روکی۔۔

آپ اس کے بارے میں نہیں اس مظلوم لڑکی کا سوچیں۔۔ اور پھر فیصلہ کریں۔۔" پارس نے آنکھیں پٹپٹائی۔۔۔

اور انھوں نے گہیرہ سانس بھرا۔۔

" غصہ تو مجھے اس گدھے پر اتنا ہے کہ اسکی گردن توڑ دوں۔۔ مگر بچی کا کیا قصور ہے

جی جی میں یہ ہی کہہ رہی ہوں" پارس نے جلدی سے کہا۔۔۔

کل ہم تاریخ لیں گے شادی کی" انھوں نے کہا۔۔۔ تو وہ تینوں حیران رہ گئے۔۔۔

انکار داہ صرف منگنی تک تھا۔۔۔

مجھے آسٹریلیا جانا ہے اس سے پہلے اس کھوتے کو اسکی بیوی کے ساتھ کینیڈا بھیج کر جاؤں گا" وہ

بولے تو سعد کے پورے دانت باہر کو نکل آئے۔۔۔

جبکہ وہ سعد کو گھور کر اٹھ کر چلے گئے۔۔۔۔

---

سیاہ ساڑھی میں وہ اس وقت تیار ہوتی زیان کے دل پر بجلیاں گیرہ رہی تھی۔۔

"ضروری ہے شادی میں جانا

زیان نے اسکو پیچھے سے جکڑا اور معصومیت سے اسکے شانے پر ٹھوڑی ٹکائی۔۔۔۔

مائے سویٹ ہز بینڈ۔۔ ہمارا شادی میں جانا بہت ضروری ہے" وہ اسکا گال تھپتھپا کر بولی۔۔۔

ہمم" زیان بستر پر دونوں بازو پھیلا کر گیرہ۔۔۔

اگر تم نے مجھے شادی پر لے کر جانا ہے تو رینٹ پے کرو" وہ مزے سے بولا۔۔

آخر آپکا پیٹ کیوں نہیں بھرتا" پارس حیران ہو کر بولی۔۔۔۔

تم چیز ہی ایسی ہو" وہ آنکھ دبا کر بولا۔۔۔

پارس نے شرما کر نفی میں سر ہلایا۔۔

چلیں اٹھیں" اسنے زیان کیطرف ہاتھ بڑھایا۔۔

زیان نے وہ ہاتھ تھام کر کلائی پر پیار کیا۔۔۔

پھر اسکی پیشانی پر۔۔۔

پھر اسکے گالوں پر۔۔۔ پھر اسکی چین پر۔۔اور آخر میں جہاں وہ کر رہا تھا۔۔پارس نے چہرہ موڑ لیا ۔۔۔

میری لپسٹک خراب ہو جائے گی" وہ خفیف سی ہوئی۔۔۔

زیان نے سرد آہ بھری۔

واپسی پر تمھاری خیر نہیں" وہ غصے سے بولا۔۔

وہ تو روز ہی نہیں ہوتی" پارس نے معصومیت سے کہا۔۔زیان کا قہقہہ نکلا۔۔۔

---

کیسا لگ رہا ہے۔۔" مشل کے کندھے پر ہاتھ مار کر وہ بولا۔۔۔ڈھٹائی سے سب کے سامنے سب رشتے دار حیرانگی سے اسکو دیکھ رہے تھے پارس نے۔۔۔

اسکے شانے پر ہاتھ مارا۔۔ تمھیں کتنی بار کہا ہے یہ لوگ۔۔ ہماری سوسائٹی کے نہیں ہیں یہاں یہ "سب معیوب سمجھا جاتا ہے

آہ سمجھتے رہیں میں اپنی بیوی سے بات بھی نہ کرو" سعد نے احتجاج کیا۔۔

میں بتاتا ہوں تمھیں" زیان سٹیج پر چڑھا۔۔

سوری برو" سعد نے فوراً ہاتھ اٹھا دیے اس دیو سے کون کرتا۔۔

مگر مشل پر سے تو نگاہ ہٹ نہیں رہی تھی جبکہ اسکی گھبراہٹ اسکے ہاتھوں سے واضح تھی۔۔

دوسری طرف۔۔زیان کی نگاہ اپنی بیوی پر سے نہیں ہٹ رہی تھی۔۔جو شرمائے شرمائے سی تھی اور ماں نے سب رشتے داروں سے اسکو ملوایا تھا۔۔۔

جبکہ سکندر ان دونوں کو دیکھ کر بس آہیں بھر رہا تھا۔۔

کوئی میری بھی کرادے" وہ بے چارگی سے بولا تو سب ہنسنے لگے۔۔۔

-------------------------

ختم شد

Parisa Digest
Novelistan